
Monthly
ماھنامہ
معالج
کراچی
قیمت 60 روپے
1984 سے شائع ہونے والا منفرد ہومیوپیتھک جریدہ
مارچ 2010
سالنامہ
MARCH 2010
Special Issue on Clinical Cases.
خاص شمارہ برائے کلینیکل کیسز
H/DR. S.M. ZAFFAR
B.Sc. D.H.M.S. RHMP
Ex-Lecturer S.H.M.C
D.I.K

سال-2010



عنوان	مصنف	صفحہ
تو رب دو عالم خالق ہے نام تیرا	ہومیو پیتھک ڈاکٹر فرزانہ صدیقی	1
ہومیو پیتھی چند حقائق اور چند کیس	ہومیو پیتھک ڈاکٹر سید امجد علی جعفری	3
ہماری ہومیو پیتھک پریکٹس سے چند کیس	ہومیو پیتھک ڈاکٹر چوہدری احمد حسن	6
ہومیو پیتھی کا کمال	ہومیو پیتھک ڈاکٹر فضل الدین چوہدری	9
ٹیوبرکلوسس کا ایک کیس	ہومیو پیتھک ڈاکٹر ناصر علی	11
اعجاز ہومیو پیتھی	ہومیو پیتھک ڈاکٹر سید حفیظ الرحمٰن	13
سوزش جگر کا ایک کیس	ہومیو پیتھک ڈاکٹر اسرار الحق سہروردی	19
پتھری گردہ کا ایک کیس	ہومیو پیتھک ڈاکٹر محمد عمر فاروق	23
[illegible] کا ایک کیس	ہومیو پیتھک ڈاکٹر اقبال جمال	25
اسہال کے دو کیس	ہومیو پیتھک ڈاکٹر سید نسیم اعجاز	27
وٹامنز C کا ایک کیس۔	ہومیو پیتھک ڈاکٹر اخلاق رحیم	31
گردوں کی بیماریاں	ہومیو پیتھک ڈاکٹر ڈی پی جاوید	34
A Case of Short Limbed failure	ہومیو پیتھک ڈاکٹر عبدالباسط	39
بانجھ پن کا ایک کیس	ہومیو پیتھک ڈاکٹر نوشین اطہر	41
سلز کے دو کیس	ہومیو پیتھک ڈاکٹر حافظ عمیر زاہد	43
پتہ کی پتھری کا ایک کیس	ہومیو پیتھک ڈاکٹر اعجاز الحق	46
مثانہ میں رسولی کا ایک کیس	ہومیو پیتھک ڈاکٹر محمد ریاض انجم	49
ریمیٹک فیور کا ایک کیس	ہومیو پیتھک ڈاکٹر اختر زمان	51
سرجیکل ہومیو پیتھی	ہومیو پیتھک ڈاکٹر لیاقت علی	53
موٹاپے کا مستقل علاج	ہومیو پیتھک ڈاکٹر جاوید اقبال	55
آسان ٹیکنیکل کیس	ہومیو پیتھک ڈاکٹر اکبر امین کاشف	57
کامیاب ہومیو پیتھک ڈاکٹر	ہومیو پیتھک ڈاکٹر سید مجتبیٰ حسن زیدی	61
A Case of Stye	ہومیو پیتھک ڈاکٹر ماس	62

معالج میں ہومیو پیتھک ڈاکٹروں طالب علموں اور عام قارئین کے لئے ماہرین ہومیو پیتھس کے مفید معلوماتی مضامین اور جدید طبی خبریں شائع کی جاتی ہیں جس سے آپ کی معلومات میں مزید اضافہ ہوتا ہے۔ معالج کا مطالعہ خود بھی کیجئے اور احباب کو بھی ترغیب دیجئے۔



معالج کے ممبر بننے کا طریقہ کار

معالج کے سالانہ ممبر بننے کے لئے عام ڈاک سے 180 روپے اور بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک 350 روپے سالانہ ہے۔ آپ یہ رقم بذریعہ پوسٹل آرڈر / منی آرڈر یا چیک / ڈرافٹ بنام ماہنامہ معالج ارسال فرمائیں جبکہ بیرون ممالک میں سعودی عرب اور متحدہ عرب امارات کے لئے -/1200 روپے پاکستانی اور یورپی ممالک کے لئے -/1450 روپے پاکستانی کا چیک / ڈرافٹ ارسال فرمائیں۔ رقم موصول ہونے کے بعد آپ کے نام معالج جاری کر دیا جائے گا۔

Monthly Moalij Karachi

Monthly "MOALIJ" 10, First Floor, Barkat Lodge
Aram Bagh Road, Karachi.

Tel: 092-21-8494467 38367913 Fax: 092-21-2628107

فرزانہ صدیقی



تو رب دو عالم خالق ہے نام تیرا

صد شکر و احسان اللہ رب العزت کا جس کے فضل و کرم سے معالج نے ایک اور سال کا سفر کامیابی سے طے کر لیا۔

بعد از خدا بزرگ تو ہی قصہ مختصر

مجھے قارئین معالج اور قابل تکریم مصنفین کا شکریہ ادا کرنے کے لیے مناسب الفاظ نہیں مل رہے جو شانہ بشانہ معالج کے ساتھ رہے اور جن کی بے لوث محبت و خلوص اور تعاون نے قدم قدم معالج کا ساتھ دیا میں آپ سب کی تہہ دل سے ممنون ہوں۔

اے خدا! سلامت رہیں وہ لوگ ☆ جو اندھیروں میں ہیں دیے کی طرح

قارئین! جب ہم کسی سے گہری وابستگی رکھتے ہیں تو اس کی ہر کامیابی پر جذبات و احساسات کی کیفیت کو بیان نہیں کیا جا سکتا میری بھی کچھ ایسی ہی کیفیت ہے۔ میری دعا ہے کہ معالج اسی طرح کامیابی کی منزلیں طے کرتا رہے۔

عروج تجھے ایسا ملے زمانے میں ☆ کہ آسمان تیری رفعتوں پہ ناز کرے

تشکر، احسانمندی اور خوشی کے جذبات کی اتنی یلغار ہے کہ میں گومگو کی کیفیت میں ہوں۔ شکر اللہ عزوجل کا احسان مندی آپ سب کی اور خوشی اس بات کی کہ مجھے ایک بار پھر آپ سب سے بات کرنے کا موقع ملا ہے۔

قارئین! ہم نے اس سالنامے کو کچھ مشق مایہ ناز ڈاکٹروں کے کلینکل کیسز سے مرتب کیا ہے۔ جس میں معالج کے مستقل قلمکاروں کے ساتھ چند نئے نام بھی شامل ہیں۔ جن کی تحریریں پہلی مرتبہ اس شمارے کی زینت بنی ہیں اور انشاء اللہ امید ہے کہ آئندہ بھی معالج سے ان کا تعلق مضبوط ہوگا۔ یوں تو سیکھنے سکھانے کا عمل ہمیشہ جاری رہتا ہے۔ ہمارے بڑے تو ہمیں سکھاتے ہی رہتے ہیں لیکن اکثر و بیشتر ہم اپنے چھوٹوں سے بھی بہت کچھ سیکھ جاتے ہیں۔

جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ کیس ٹیکنگ بھی ایک فن ہے۔ ہومیوپیتھی کے طالب علم جب تعلیم مکمل کر کے عملی پریکٹس میں قدم رکھتے ہیں تو کیس ٹیکنگ مشکل ترین مرحلہ ہوتا ہے کیونکہ عموماً ایسے مریض جو ہر طریقہ علاج کو آزما چکے ہوتے ہیں۔ ہومیوپیتھک کلینک کا رخ کرتے ہیں۔ یہی وہ وقت ہوتا ہے جب ہومیوپیتھک طالب علم اپنے رہبر کی رہنمائی، انتھک محنت اور مستقل مزاجی سے ماہر ہومیوپیتھک ڈاکٹروں کی صف میں اپنی جگہ بنا لیتے ہیں یا دوسری صورت میں گھبرا کر اپنا راستہ تبدیل کر لیتے ہیں۔ کلاسیکل ہومیوپیتھک ڈاکٹر کلارک کہتے ہیں۔

"آدھی شفایابی معالج کے کیس حاصل کرنے کے طریقے میں ہے۔ اگر آپ مریض کا کیس لینے میں کامیاب ہو جائیں تو سمجھ لیں کہ آپ نے شفایابی کا آدھا مرحلہ طے کر لیا ہے۔ اس کے بعد سب سے پہلے دوا کو سمجھیے اور پھر کلیدی علامات کو مدنظر رکھ کر دوا تجویز کریں۔ کامیابی آپ کے قدم چومے گی۔

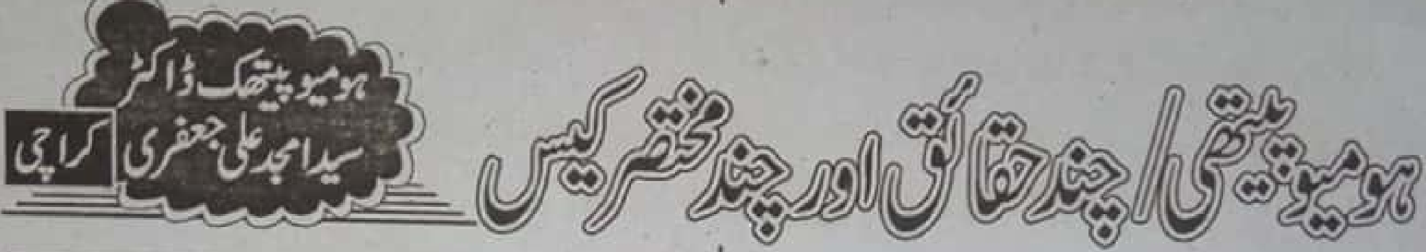
چنانچہ ہم نے آپ کے لیے ماہر ہومیوپیتھک ڈاکٹر کے کلینکل کیسز سے یہ سالنامہ ترتیب دیا ہے۔ اگر آپ ان کے تجربات و مشاہدات سے فائدہ حاصل کرتے ہیں تو انہیں اپنی دعاؤں میں ضرور یاد رکھیے گا اور اپنی قیمتی رائے تجاویز اور مشوروں سے ہمیں ضرور آگاہ کیجیے گا۔

مجھ میں کیا بات ہے جو یاد کرے گا کوئی ☆ اچھے اچھوں کو لوگ یہاں بھلا دیتے ہیں

آخر میں ایک بار پھر میں آپ سب کے خلوص اور بے لوث محبت کی شکر گزار ہوں۔ شکریہ

فرزانہ صدیقی

زندگی ایک چمن ہے پھولوں سے سجائیں اس کو ☆ یہ پھر نہیں ملے گی کانٹوں سے بچائیں اس کو

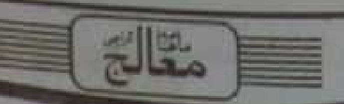


موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے پہلے کچھ بات ہومیوپیتھی کے بارے میں کرلوں۔ پاکستان میں ہومیوپیتھ ۱۹۴۹ء سے انکم ٹیکس دے رہے ہیں۔ پاکستان میں پہلے ٹیکس دینے والے صاحب کا نام ڈاکٹر محمود علی صادق تھا۔ پاکستان دستور کے آرٹیکل نو کے مطابق ہر شہری کا بنیادی حق ہے وہ جس طریقہ ہائے طب سے علاج کروانا چاہے اسے کوئی رکاوٹ پیش نہیں آنی چاہیے۔ لیکن ہم ٹیکس دینے والے جب ہسپتال میں علاج کے لیے جاتے ہیں تو وہاں ہمیں ایلوپیتھی سے علاج کے لیے مجبور کیا جاتا ہے کیونکہ وہاں حکومتوں نے اس 65% پاکستانی آبادی کے جذبات کا احترام نہ کرتے ہوئے جو کہ ہومیوپیتھی یا دیگر طریقہ طب سے اپنا علاج کراتی ہے۔ ہسپتالوں اور دواخانوں میں نہ ہومیوپیتھی اور نہ کسی اور طریقہ علاج کے معالج تعینات کیے ہوتے ہیں۔ یہ 65% آبادی ہومیوپیتھی یا دیگر طریقہ ہائے طب سے مستفیض ہوتے ہیں۔ ان دو حقائق کی بنیاد پر میری حکومت وقت سے یہ گزارش ہے کہ ہم ٹیکس ادا کرنے والوں کے جذبات کے احترام میں عوام الناس کے فائدے کے لیے ایک سستے اور موثر علاج کی سرپرستی کریں اور عوام کو ایلوپیتھی سے لاعلاج بیماروں کو عطائیوں کے رحم و کرم پر نہ چھوڑ دیں۔ میں کیا کئی اور ہومیوپیتھ نے ولسن ڈیزیز اور سی لیک، رٹاینا پگمنٹوز کی بیماری کے مریضوں کو شفا سے ہمکنار کیا ہے۔ کم از کم انہیں مثال بنا کر ہومیوپیتھی کے لیے ایسے شعبے تو ہسپتالوں میں کھول دیے جائیں جن کا کہ ایلوپیتھی میں کوئی علاج نہیں ہے۔

اس طریقہ علاج کا علم ایک سمندر کی مانند ہے۔ جتنا زیادہ کوئی سمندر کی تہہ کو کھنگالے گا اتنے ہی لال و گوہر کے ذخائر سے وہ مالا مال ہوتا رہے گا۔ ایک دو کتابیں پڑھ کر ان پر تکیہ کر کے پریکٹس کرنا اپنے آپ اور مریضوں کو دھوکا دینے کے مترادف ہے۔ ہومیوپیتھی میں بدن کے ہر اعضا اور نظام کے جز کے لیے مخصوص ادویات ہیں۔ مثلاً Imperfect Oxidation ہومیوپیتھی کی سوا چار ہزار سے زائد ادویات میں سے



صرف ایک دوا ہے جس سے اس کیفیت کو درست کیا جاسکتا ہے وہ ہے Carbo Vegetalis اس طرح Gastronemus مسلز Muscles کے فعل میں خرابی کو درست کرنے کے لیے ہزاروں ادویات میں سے صرف چھ ادویات ہیں۔ ان میں سے موثر ترین صرف تین Cup., Sec., Strych ہیں۔



یہ تو اب ایک مسلمہ حقیقت کہ ہومیوپیتھی طریقہ کے ذریعے امراض کا
نہیں بلکہ مریض کی مخصوص کیفیات و علامات اور دوا کے مخصوص معالجاتی
خواص کے مطالعہ سے ان میں مطابقت پاتے ہوئے علاج کیا جاتا ہے۔
کسی ایک مرض میں مبتلا دو افراد کی تفصیلی علامات و کیفیت ایک سی نہیں
ہوتیں۔اسی لئے ظاہرہ ایک سی علامات رکھنے والے دو افراد کا علاج بھی
ایک دوا سے نہیں کیا جاسکتا ہے۔کیونکہ اس کی محسوس کردہ کیفیات یقینی طور
ایک سے مرض میں مبتلا دوسرے مریضوں سے مختلف ہوں گی۔
طب جدید سے متاثر ہوکر کئی ہومیو پیتھ کچھ دیر کے لیے مریض کے
پس منظر اور کیفیات کو نظر انداز کر کے اس کی ظاہرہ علامت پر دوا تجویز
کرتے ہیں۔اس سے عارضی طور پر مریض کو شفایابی نصیب ہوتی ہے۔
لیکن جیسے ہی معالج مریض کی محسوس کردہ منفرد کیفیت دریافت کرسکا۔اور
اس کی بنیاد پر اس نے اسے دوا تجویز کی تو مریض مکمل طور پر شفایابی سے
ہمکنار ہوا۔یہ غلطیاں مجھ سے بھی ہوئیں اور جلد ہی ان کا ازالہ کیا گیا۔اس
امر کو چند مثالوں کے ذریعے واضح کیا جارہا ہے۔

کیس نمبر1:-

مسٹر "س" عمر45 سال تقریبا7 سال سے پتی اچھلنے کے مرض میں
مبتلا تھا۔اسے الرجی تشخیص کی گئی تھی بیرون ملک بھی علاج کرا آیا تھا۔مگر
اسے مرض سے مستقل نجات نہیں ملی البتہ چند ادویات سے اسے عارضی افاقہ
تو ضرور حاصل ہوتا تھا۔مریض نے جتنی ظاہرہ علامات بتائیں ان کے
مطابق اسے Urtica Uren, Ars.alb Apis Rhus
tox, melf.Nat. mur. مختلف پوٹینسی میں دی گئیں۔مگر ان سے
دیگر طریقہ ہائے علاج کی طرح افاقہ رہتا تھا۔اور پتی اچھلنے کا وقفہ بڑھ گیا
تھا۔اور تکلیف کی شدت میں کمی رہتی تھی۔مگر تکلیف جوں کی توں رہی۔
ایک دن دوبارہ معالج نے مریض سے اس کے ماضی کی بیماریوں کے
بارے میں دریافت کیا۔بہت سوچ بچار کے بعد مریض نے بتایا23 سال
قبل دائیں درد گردہ کے علاج کے دوران پتھری نکلی تھی۔کچھ عرصہ سے اس
کے اعضائے مخصوص میں چبک محسوس ہورہی ہے لیکن کسی جدید ترین ٹیسٹ
میں اس کے گردہ میں پتھری کا کوئی نشان نہیں ملا ہے۔اس کی یادداشت اب
کمزور ہوچکی ہے۔اور تنہا رہنا اسے اچھا نہیں لگتا۔ان علامات کی بنیاد پر اس
کو لائیکو پوڈیم30 (Lyco 30)3 ہفتے تک صبح دوپہر اور رات استعمال
کرائی گئی۔اس سے نہ صرف مریض کی محسوس کردہ کیفیات سے نجات ملی
بلکہ اس کی پتی اچھلنے کی بیماری بھی مستقل طور پر ختم ہوگئی۔

کیس نمبر2:-

مریضہ "ن" عمر29 سال۔جسم بھاری۔اس کے دائیں گردے سے
ایک بار پتھری خارج ہوچکی تھی۔جب معالج کے پاس آئی تو اس کے دونوں
گردوں میں پتھری تھی اور درد بھی۔ اسے کلکیریا کارب
Calc.carb30 تجویز کی گئی جس کے 13 دن کے استعمال سے درد
جاتا رہا۔اس کے 3 ماہ بعد اسے بخار ہوا جس کے لیے اس نے طب جدید
کی کوئی دوا استعمال کی۔اس دوران اس کا بخار تو جاتا رہا مگر اس کے بدن پر
پتی اچھلنا شروع ہوگئی۔اس کا طب جدید سے ایک سال علاج کرایا گیا مگر
پتی اچھلنے کی تکلیف کو آرام نہ آیا۔پھر اس نے ہومیو معالج سے رجوع کیا۔
تفصیل بتانے کے دوران اس نے کہا کہ گزشتہ 5 سال سے سہ پہر 4 بجے
سے سورج غروب ہونے تک اس کی طبیعت مضمحل رہتی ہے۔اور پتی کسی
وقت بھی نکل آتی ہے۔البتہ عموماً سہ پہر میں ہی اس کی اس تکلیف میں بھی
اضافہ ہوتا ہے۔اس کو لائیکو پوڈیم۲۰۰ (Lyco.200) کی ایک خوراک
ہر پندرھویں روز دی گئی۔اس کے استعمال سے ایک ماہ میں مریضہ کی محسوس



کی جانے والی اور دکھائی دینے والی دونوں تکالیف رفع ہو گئیں۔ جب کہ اس کی یہ اصل دوا شروع میں دی جانی چاہیے تھی لیکن مریضہ سے ایک علامت نہ اگلوا پانے کے باعث ظاہرہ علامات پر دی جانے والی دوا سے اس کا مرض نہیں گیا۔

کیس نمبر 3

مریضہ ''س'' عمر 37 سال دو صاحبزادیوں کی والدہ۔ گزشتہ 5 سال سے اسے ساتویں ماہ اسقاط ہوتا رہا اور ہر بار لڑکا ہی ضائع ہوا۔ مریضہ کئی ہومیو پیتھ، حکیموں اور طب جدید کی معالجین سے علاج کر چکی تھی۔ لیکن تیسری بار وہ ماں بننے میں کامیاب نہیں ہوئی۔ جب معالج کے پاس اسے ریفر کیا گیا تو وہ حمل کے چھٹے ماہ کے آخری ایام میں تھی۔ اس کی گائینا کالوجسٹ ماہر امراض زچہ نے وضع حمل تک بستر پر آرام کرنے کی ہدایت کی ہوئی تھی۔ ظاہرہ مریضہ کو کوئی تکلیف نہیں تھی۔ البتہ اس کا چہرہ خون کی کمی سے پیلا تھا۔ سر کی پشت گدی پر وہ درد کی شکایت کر رہی تھی۔ اس کی ظاہرہ اور محسوس کردہ علامات اور کیفیات کو مدِ نظر رکھ کر سیکیل ۳۰ Secale Corr.30 دوا ہر 8 گھنٹے بعد 2 ماہ تک کھلائی گئی۔ اس دوران مریضہ کی نقاہت دور ہوئی اس کا چہرہ شگفتہ ہوا اور وہ روزمرہ کے معمولات بستر سے اتر کر کرنے لگی۔ اور حمل کے پورا ہونے پر اللہ تعالیٰ نے اسے تندرست فرزند ارجمند سے نوازا جو کہ 15 سال گزرنے کے بعد بہ فضل تعالیٰ آج بھی زندہ ہے۔

کیس نمبر 4:۔

مریضہ ''ا'' عمر 22 سال ایک صاحبزادی کی ماں اس خاتون کے دو حمل 4 ماہ کے ہو کر ضائع ہوئے۔ جب یہ مجھے ریفر کی گئی تو 3 ماہ کے حمل سے تھی۔ اس کی آنکھیں اندر دھنسی ہوئی تھیں۔ آنکھوں کے گرد نیلے حلقے تھے اور چہرے کا رنگ پیلا تھا۔ وہ خون کی کمی اور کمزوری کا منہ بولتا مجسمہ تھی اس کو بھی سیکیل ۳۰ Secale30 دن میں 3 مرتبہ شروع کرائی گئی وقت پورا ہونے پر اللہ تعالیٰ نے اولاد نرینہ سے نوازا۔

کتابیات: ۱- کانسکی کی کلینکل پیتھالوجی مطبوعہ بٹر ورتھ ہی نمان۔ آکسفورڈ، صفحات ۳۹۲، ۴۱۰۔

۲- نارٹن آف تھلنک ڈیزیز مطبوعہ بی جین پبلیکیشن، دہلی، ہندوستان، صفحہ ۴۷۳۔

۳- جین تھراپی

۴- مرفی کالونس میٹریا میڈیکا

۵- حوالہ بچانگ کا میٹریا میڈیکا۔

۶- ولیم بورک کا میٹریا میڈیکا۔

پیور ہومیوپیتھی پریکٹس سے چند کیس

ڈاکٹر
چوہدری احمد حسن
سرگودھا





پیور ہومیو ڈاٹ کام (purehomeo.com)، پیور ہومیوپیتھی پریکٹس (Pure Homepathy Practice) کی آفیشل ویب سائٹ ہے۔ کچھ عرصہ سے چند ہم خیال ہومیوپیتھک معالجین کا ایک گروپ اس پریکٹس کے عنوان سے کام کر رہا ہے۔ ہمارے درج ذیل تین کیس اسی ویب سائٹ سے اردو میں منتقل کیے گئے ہیں۔

کیس نمبر ا:

مس تاراج کراچی کی رہنے والی ہے۔ تاہم کچھ عرصہ سے وہ سرگودھا میں اپنے رشتہ داروں کے ہاں مقیم ہے۔ کراچی میں اسے کئی روز بخار ہوتا رہا۔ پھر سرگودھا میں چند روز گزارنے کے بعد دوبارہ اسے بخار ہونے لگا۔ بخار میں رات کے وقت شدت آجاتی تھی۔ کھڑا ہونے اور سر کو گھمانے پر اسے چکر آتے تھے اور وہ معدے کے عارضہ میں بھی مبتلا تھی۔ مس تاراج کو دو مرتبہ مختلف دوائیں دی گئیں۔ لیکن ہر نسخہ ناکام رہا۔ جب ہمیں محسوس ہوا کہ مذکورہ بالا علامات میں اس کیس کی ایسنس (Essence) موجود نہیں تو ہماری توجہ مریضہ کی نفسیاتی حالت کی جانب منتقل ہوگئی۔ ہم نے دیکھا کہ جب ہم اپنے کلینک میں داخل ہو رہے تھے تو یہ دوشیزہ ہمارا انتظار کر رہی تھی۔ ہمیں دیکھتے ہی وہ فوراً اٹھ کھڑی ہوئی اور پھر بیٹھ گئی۔ یوں لگا کہ وہ کسی بڑی الجھن میں گرفتار تھی۔ جب ہم نے اس کی تکالیف کے متعلق دریافت کیا تو وہ اپنی انگلیوں کو حرکت دیئے جاتی تھی۔ پھر قدرے توقف کے بعد اسے بتایا کہ وہ ایک ذہین اور خوبصورت طالبہ تھی لیکن اسے ہر وقت یہ احساس ستاتا رہتا تھا



کہ اس کے اردگرد کے لوگ اس سے کہیں زیادہ اچھے تھے۔ اس کم مائیگی کے احساس کے تحت اس نے کچھ روز کیلئے سرگودھا میں اپنے رشتہ داروں کے ہاں قیام کرنا ضروری خیال کیا تھا۔ لیکن یہاں آکر تو اس کا یہ احساس اور بھی بڑھ گیا تھا اور وہ اپنے آپ کو دوسروں کے مقابلے میں اور بھی کمتر خیال کرنے لگی تھی۔ مریضہ کی ان علامات پر اسے بیلاڈونا تجویز کی گئی جس سے وہ مکمل طور پر شفایاب ہوگئی۔ اس مضمون کے آخر میں تبصرہ کے عنوان کے تحت ہم بیلاڈونا کے اطلاق کی وجہ بیان کریں گے۔

کیس نمبر ۲:

سرگودھا کے محمد رشید کو کچھ تکلیف دہ علامات کا سامنا تھا۔ لیکن اس کی

تکالیف کسی واحد جسمانی مرض کے تحت نہیں آتی تھیں۔ اس کی گردن کے حلقے میں سختی کا احساس پایا جاتا تھا۔ سختی کا یہ احساس صبح کے وقت کچھ زیادہ ہوتا تھا اور یہ دردرات کو کچھ بڑھ جاتا تھا۔ صبح اُٹھنے پر اُسے یوں محسوس ہوتا تھا کہ جیسے رات بھر سوتے میں اس کا سر غلط پوزیشن میں پڑا رہا ہو حالانکہ ایسا ہرگز نہیں ہوتا تھا اور وہ سوتے وقت سر کو صحیح انداز میں رکھتا تھا۔ محمد رشید کی کام کاج میں بھی دلچسپی کم ہوگئی تھی اور وہ دن کے وقت سرانجام دیئے گئے امور بھی اکثر بھول جاتا تھا۔ رات کو اس کی ٹانگوں اور پاؤں میں بے آرامی کا احساس غالب رہتا تھا۔ محمد رشید کو زنکم سے شفا حاصل ہوئی۔ زنکم ہی کیوں اس کی دوا تھی؟ یہ بھی آپ تبصرہ کے عنوان کے تحت ملاحظہ فرمائیں گے۔

کیس نمبر۳:

گزشتہ موسم سرما میں واجد کو گلے کی خرابی لاحق ہوگئی۔ سخت سر درد، بخار اور لرزہ دار سردی سے اس کی جان نکلے جاتی تھی۔ یہ کیس ٹیلیفون پر لیا گیا لیکن اس طرح جو علامات لی گئیں ان کی بنیاد پر دی گئی دوا سے مریض میں کوئی بہتری پیدا نہ ہوئی۔

دو روز بعد مریض کے گھر پر اس کا معائنہ کیا گیا۔ جب ہم اس کے کمرے میں داخل ہوئے تو مریض سخت تکلیف میں مبتلا تھا۔ اس کے کمرے کے دروازہ کھلا تھا اور تمام اہلِ خانہ اس کے اردگرد جمع تھے۔ کوئی اس کا سر دبا رہا تھا تو کوئی اس کے لحاف کو تھامے ہوئے تھا۔ اس کی بیوی اسے چائے پیش کر رہی تھی اور وہ سردی سے کانپ رہا تھا۔ جب ہم نے اس کی اہلیہ کو سردی کے خیال سے دروازہ بند کرنے کو کہا تو اس نے بتایا کہ مریض دروازہ کھلا رکھنے پر مصر تھا۔ مریض نے اپنے اردگرد ہر فرد کو مصروف رکھا ہوا تھا۔ جب مریض کی بیوی سے پوچھا گیا کہ عام حالات میں مریض کا رویہ کیسا ہوتا ہے تو اس نے بتایا کہ مریض سخت مزاج تھا اور جب وہ گھر پر ہوتا تھا تو اس ک کمرے کا دروازہ ہمیشہ بند رہتا تھا۔ مریض اپنی کوئی بات دوسروں سے شیئر نہیں کرتا تھا اور خاندان میں اسے سخت گیر اور بدمزاج خیال کیا جاتا تھا۔ تاہم اس وقت مریض بہت نرم دل نظر آرہا تھا۔ وہ اپنی بیوی اور بچوں سے نہایت نرمی سے باتیں کر رہا تھا اور جب ہماری موجودگی میں اس کی بہن نے (کہ جو اس کی عیادت کیلئے آئی ہوئی تھی) جانے کا ارادہ ظاہر کیا تو اس نے بڑی لجاجت سے اسے کچھ دیر اور رکنے کیلئے کہا۔ ایسے لگتا تھا کہ اس کی بیماری نے اسے دوسروں کی صحبت کا طلبگار بنا دیا تھا۔ چنانچہ اسے کمرے میں تنہا رہنے سے خوف آرہا تھا تنہائی ہی کے خوف سے اس نے گھر والوں کو دروازہ کھلا رکھنے پر مجبور کر رکھا تھا۔ پلسٹیلا نے اس مریض کو چند گھنٹوں میں شفایاب کر دیا۔ پلسٹیلا اس کیس میں کیوں مظہر ہے؟ یہ بھی ہم تبصرہ کے عنوان کے تحت بیان کریں گے۔

تبصرہ:

عموماً ہومیوپیتھک ڈاکٹروں کے سامنے مریض ذہنی وجسمانی علامات کے ایسے مجموعوں کے ساتھ پیش ہوتے ہیں کہ جن کے لیے میٹریا میڈیکا اور ریپرٹری کی مدد سے دوا کا انتخاب کچھ زیادہ دشوار نہیں ہوتا۔ تاہم بعض اوقات مریضوں کی بتائی ہوئی۔ علامات یا معالج کے مشاہدے میں آنے والی سطحی حالتوں پر نسخہ مرتب کرنا ناممکن ہوتا ہے اور درج بالا تینوں کیس اسی زمرہ سے تعلق رکھتے ہیں۔

مثلاً کیس نمبر۱ میں بخار سر درد اور معدہ کی علامات بیان کی گئی ہیں اور بنیادی طور پر مریضہ نے اپنی علامات کے ازالہ کیلئے معالج سے رجوع کیا ہے۔ لیکن ان علامات وکیفیات پر مرتب کیا گیا نسخہ اس لیے ناکام رہا ہے کہ مریضہ ان علامات کے ساتھ ساتھ ایک خاص نفسی کیفیت کی بھی اسیر ہے اور اس کی اس کیفیت پر بیلاڈونا کے اس وہم کا اطلاق ہوتا ہے کہ جس میں

مریضہ کو یہ احساس رہتا ہے کہ وہ بہت مفلس ہے...... ذرا دوبارہ غور کیجئے۔ مریضہ ایک ذہین اور خوب رو طالبہ ہے لیکن اس کے باوجود اسے ہر وقت یہ خیال رہتا ہے کہ اس کے اردگرد کے لوگ اس سے زیادہ اچھے خوبرو اور ذہین ہیں...... اچھائی، خوبصورتی اور ذہانت کو دولت کے علاوہ اور کیا قرار دیا جاسکتا ہے اور ان اوصاف کے ہوتے ہوئے خود کو ان سے تہی خیال کرنا ایک وہم کے علاوہ کیا ہوسکتا ہے اور اس وہم کو ریپرٹری میں دیئے گئے Delusion that she is poor جیسے الفاظ کے علاوہ اور کس طرح بیان کیا جاسکتا ہے۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ مریضہ کو بیلاڈونا دینے سے اس کے اس وہم کا حصار ٹوٹ جاتا ہے اور وہ سرعت سے شفایاب ہوتی ہے۔

اگرچہ **کیس نمبر ۲** گردن کے درد (Neckache) کی بھی عکاسی کرتا ہے تاہم اس کیس کو کسی خاص مرض کے عنوان کے تحت بیان کرنا مشکل ہے۔ ہم نے اس کیس کو Sensations کے عنوان کے تحت سمجھنے کی کوشش کی ہے اور اس نقطۂ نظر سے مریض کیلئے زنکم کا انتخاب کیا ہے۔ آپ اس کیس کا ریپرٹری پر یوں تجزیہ کرسکتے ہیں۔

Restlessness of legs at night. Zin

Restlessness of feet at night. Zin

Stiffness of cervical regin morning. Zin-China

Pain of cervical regin night. Zin. Puls. Lyc. Rhus Tox.

Aversion to mental work. Zin. Chin. Puls. Lyc. Rhust.

Memory week for what has just done. Zin. Chin. Lyc. Rhust.

کیا زنکم کی آزمائشوں کا ریکارڈ ان علامات کی تصدیق کرتا ہے؟ جی ہاں ذرا ایلین کی انسائیکلوپیڈیا سے یہ عبارت ملاحظہ فرمائیں۔

☆ Stiffnes and pain in the cevical and upper dorsal muscles in the morning for several days, not during day time.

☆ Pain in the cervical muscles at night as though the head had been held in an uncomfortable position, even feet during sleep.

☆ Excessive nervous morning of the feet in bed for hours after retiring and even when a sleep.

کیس نمبر ۳: ایک ایسے شخص کی روئیداد پڑھی ہے جو نارمل حالات میں غصیلا اور سخت مزاج ہے اور جسے ملنے جلنے والوں سے الجھن ہوتی ہے۔ لیکن بیماری نے اسے پلسٹیلا کا پوچر (Posture) اختیار کرنے پر مجبور کردیا ہے۔ چنانچہ اب وہ تسلی و تشفی کا طالب نظر آتا ہے اور سردی کے باوجود اسے اپنا دروازہ کھلا رکھنا پڑ رہا ہے اور وہ افراد خانہ کی ہمدردی حاصل کرنے کے لیے سب کو اپنے اردگرد جمع کرچکا ہے۔

جب کوئی شخص اپنی مزاجی حیثیت میں نیٹرم میوریاٹکس وامیکا ہوتا ہے تو یہ اس کی مزمن حالت ہوتی ہے جو عموماً عمر بھر اس کے ساتھ رہتی ہے۔ لیکن کسی بھی حاد مرض میں وہ اس حالت سے باہر نکل کر کسی اور دوا کا پوچر اختیار کرسکتا ہے جو اکثر اس کی رشتہ دار دوا ہوتی ہے۔ کچھ ایسی ہی صورت اس کیس نے اختیار کی ہے جو نیٹرم میور کے حصار سے نکل کر پلسٹیلا کی وادی میں چلا آیا ہے۔

☆☆☆☆☆







ہومیو پیتھی کا کمال

ہومیو پیتھک ڈاکٹر فضل الدین چوہدری۔ کمالیہ

ہومیو پیتھک دنیا کا جدید ترین طریقہ علاج ہے جس جگہ دیگر طریقہ ہائے علاج کی انتہا ہوتی ہے وہاں ہومیو پیتھی کی ابتدا ہوتی ہے۔ یہ کسی سنیاسی بن باسی کا چٹکلا نہیں۔ اس کا موجد ایلو پیتھی طریقہ علاج کا نہایت پڑھا لکھا اور سمجھدار ڈاکٹر تھا۔ اس طریقہ علاج کو ابتداء میں سخت مخالفت کا سامنا رہا مگر سچائی سچائی ہوتی ہے۔ جو کسی کے روکے نہیں رک سکتی۔

1) Dr. Kent
2) Dr. Jar
3) Dr. Adolph Von Lippe
4) Dr. H. C. Allen
5) Dr. A.P Angel
6) Dr. Bayes
7) Dr. J. B. Bell
8) Dr. Bers
9) Dr. W. H. Biglers
10) Dr. A. L. Black Wood
11) Dr. Boeenninghausan
12) Dr. W. Boericke
13) Dr. W. H. Burt
14) Dr. Clarke
15) Dr. R. T. Cooper
16) Dr. Cowperthwaite
17) Dr. W. A. Dewey
18) Dr. Farrington
19) Dr. Hahnemann

کے علاوہ ہزاروں ہومیو پیتھک ڈاکٹرز جنہوں نے ایلو پیتھی کو چھوڑ کر ہومیو پیتھی کو اپنایا اور ہومیو پیتھی پر نہایت قیمتی کتابیں لکھیں جن کو ہزاروں لوگ دھیان سے پڑھتے ہیں۔ ہومیو پیتھی ایک روشنی ہے جو تیزی سے پھیل رہی ہے۔ پچھلے دنوں چند ناعاقبت اندیش لوگوں نے ہومیو پیتھی پر پابندی لگوانے کی کوشش کی مگر منہ کی کھانی پڑی۔ ہومیو پیتھی نہ صرف انسانوں بلکہ حیوانوں اور پودوں کا بھی کامیاب علاج ہے۔ ماں کے پیٹ میں بچہ اگر غلط پوزیشن میں ہو تو چند خوراکوں سے اصل پوزیشن میں لے آنا، بدصورت والدین کے خوبصورت بچے پیدا کرنا، میاں بیوی کی لڑائی کو پندرہ منٹ میں دور کر کے ہمیشہ کے لیے ایک دوسرے کا عاشق معشوق بنا دینا، جن گھروں میں لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہوتی ہیں ان کو بیٹے کا گفٹ دینا صرف اور صرف ہومیو پیتھی کا کمال ہے۔

دیگر طریقہ ہائے علاج میں جن مریضوں کو لاعلاج قرار دیا جاتا ہے۔ ہومیو پیتھی ان کو بھی صحت سے ہمکنار کر دیتی ہے۔

کیس:۔

نادیہ ماں باپ کی سب سے بڑی بیٹی ہے اس کے تین بھائی اور دو بہنیں ہیں۔ ایک بھائی اور دو بہنوں کی شادی ہو چکی ہے۔ نادیہ کی نہیں نادیہ کی عمر 32 سال ہے۔ وہ ایم اے انگلش ہے۔ اس کی والدہ نے فزکس اور کیمسٹری میں بی-ایس-سی کی ہوئی ہے۔ نادیہ کے کانوں سے پیپ آتی ہے۔ وہ ای این ٹی کے مخصوص ڈاکٹر اسلام آباد، لاہور، کراچی سے علاج کروا چکی ہے۔ مگر کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ راشدہ نامی لڑکی کو کئی مہینوں سے بخار تھا کسی ڈاکٹر کے علاج سے آرام نہ آیا میرے علاج سے وہ بالکل ٹھیک ہو گئی۔ اُسی کو دیکھ کر ہم نے کمالیہ کا پروگرام بنایا ہے۔

کانوں کے علاج میں مجھے زیادہ محنت نہیں کرنی پڑی فرانس کے ڈاکٹروں نے اس پر بہت کامیاب ریسرچ کی ہے۔ میں نے ان کی ریسرچ سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے بے شمار کان کے مریض ٹھیک کیے ہیں۔ میں نے اسے (1) پائرو جن 30 (2) کالی فاس 200 (3) کلکیریا سلف 30 (4) ہیپر سلف 200 (5) سلیشیا 30 دو دو گھنٹے کے بعد ایک ایک گولی چوسنے کو دی ایک ماہ میں وہ بالکل ٹھیک ہو گئی۔ اب نادیہ کے ساتھ اس کی والدہ بھی تھیں وہ دونوں بہت خوش تھیں۔ نادیہ کی والدہ نے بتایا نادیہ کا ایک اور بڑا مسئلہ ہے

کہ اُس کو بھی حل کرنے کی کوشش کریں نادیہ کو بچپن سے لے کر اب تک ماہواری نہیں آئی اس کا ہم کئی جگہ سے گائناکالوجی کے ماہرین سے علاج کروا چکے ہیں۔ کوئی فائدہ نہیں ہوا میں نے اس کی سابقہ رپورٹیں دیکھیں سب نے ایک ہی بات لکھی تھی۔

Uterus under developed ایسے کئی کیسوں کا میں پہلے بھی علاج کر چکا تھا۔ اس کے لیے میں نے کارسی نوسن 1M کی تین خوراک صبح، دوپہر، شام باقی دنوں میں دو دو گھنٹے بعد پندرہ دن کے وقفے سے

(1) Bry. Carb 30 (2) Conium30

(3) Oopherenum30 (4) Plmb met30

(5) Puls30 (6) A1/1 + C1/1 + YE

کی ایک ایک خوراک دی پہلے مہینے کوئی پیش رفت نہیں ہوئی۔ دوسرے مہینے تین چار دن حیض آیا تیسرے اور چوتھے مہینے مکمل کر اور باقاعدگی سے بروقت آیا۔ تھوڑے ہی عرصہ بعد اس کی شادی کر دی گئی۔ آج اس کے پاس ایک بیٹا ہے۔ دورانِ علاج اس نے بتایا کہ ڈاکٹری علاج سے مایوس ہو کر وہ پیروں فقیروں کے دھاگے، تعویذ بھی استعمال کر چکی ہے۔ مگر اسے اس سے کوئی فائدہ نہ ہوا۔ ایک بار انڈیا میں ڈاکٹر پریم چند شرما نے میری کھانے کی دعوت کی۔ دعوت میں میرے ساتھ میرے دوست ہریش چند سنگھ پندھیر بھی شامل تھے۔ میں نے دیکھا انڈیا کے امیر ترین لوگوں کی عورتیں گھر کا کھانا خود پکاتی ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کی بیگم جو کہ خود ڈاکٹر ہیں۔ انہوں نے ہمارا کھانا خود اپنے ہاتھوں سے پکایا۔ میں نے خود کھانا پکانے کی وجہ دریافت کی تو انہوں نے بتایا کہ جو خلوص خود کھانا پکانے میں بیوی کا شامل ہوتا ہے وہ نوکر کے پکائے ہوئے کھانے میں نہیں ہوتا!۔ پکانے کا میٹریل ایک ہی ہوتا مگر ذائقے میں واضح فرق محسوس ہوتا ہے۔

جبکہ ہمارے یہاں امیر گھرانوں میں عورتوں کا کھانا پکانا تو کیا وہ اس قدر ہڈحرام ہو جاتی ہیں۔ چاہتی ہیں کہ کوئی لقمہ بھی توڑ کر اُن کے منہ میں ڈال دے۔ میں نے کوٹھی کے ایک کمرہ میں پڑے ہوئے بتوں کے بارے میں پوچھا تو ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ ہم ان بتوں کی بالکل پوجا نہیں کرتے۔ جس طرح اسلام میں ملا بڑی خطرناک شے ہے اسی طرح برہمن ہندوؤں میں خطرناک ہیں۔ کبھی بھی اس کلاس سے بحث نہ کریں۔ کبھی ان سے بگاڑیں نہ، کبھی ان کو زیادہ منہ نہ لگائیں۔ یہ لوگ اچھوں اچھوں کا جلوس نکال دیتے ہیں۔

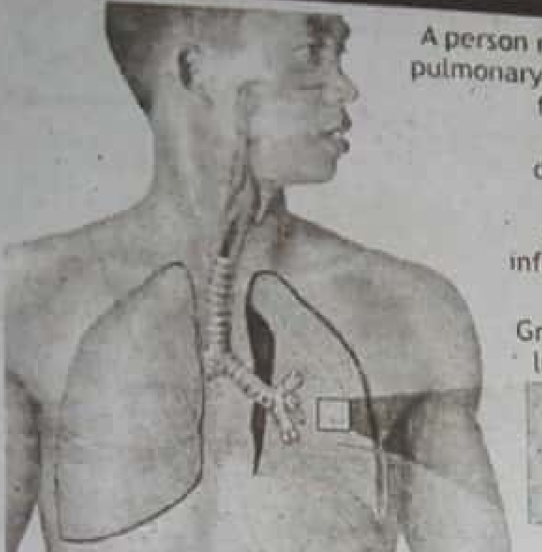
شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

دین ملا فی سبیل اللہ فساد

ڈاکٹر پریم چند شرما سے میں نے دو اہم سبق سیکھے اور ان کا شکریہ ادا کیا۔ عقلمندوں سے عقل سیکھو خواہ وہ کوئی بھی کیوں نہ ہو۔

Tuberclosis کا ایک کیس

ہومیو پیتھک ڈاکٹر ناصر علی، کراچی۔





کافی عرصہ پہلے میرے پاس ایک نوجوان لڑکی کا کیس آیا یہ لڑکی اپنی والدہ کے ہمراہ نئی کراچی سے آئی تھی۔ لڑکی نے اپنی کیفیت بیان کی کہ مجھے بھوک بالکل نہیں لگتی، نہ پیاس لگتی ہے، راتوں کو نیند نہیں آتی، بے انتہا کمزوری محسوس ہوتی ہے۔ میں نے اس لڑکی کو پلسا ٹیلا دوا دی۔ اس کی والدہ کئی جگہ اس لڑکی کا علاج کرا چکی تھی لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا تھا۔ لیکن پلسا ٹیلا سے اس لڑکی کو کچھ تھوڑا بہت فائدہ ہوا۔ پھر دوسری مرتبہ اس کی والدہ اکیلی آئی اور اس نے بتایا کہ یہ لڑکی تقریباً ایک سال سے بیمار ہے۔ جسم اس کا سوکھ گیا ہے، نہ بھوک ہے، نہ پیاس۔ دراصل ہوا یہ تھا کہ ایک سال پہلے اس لڑکی کا معاملہ ایک لڑکے کے ساتھ چل رہا تھا۔ یہ ایک دوسرے کو بہت چاہتے تھے لیکن اچانک اس لڑکے نے دوسری جگہ شادی کر لی۔ بس محبت میں یہ ناکامی لڑکی کیلئے بہت مہنگی پڑ گئی۔ شب و روز اس لڑکی کی حالت خراب ہوتی جا رہی تھی۔ آہستہ آہستہ اس کو بخار رہنے لگا۔ پھر کھانسی شروع ہوگئی اور بلغم میں خون آنے لگا۔ جناح ہسپتال میں علاج ہوتا رہا اور میڈیکل رپورٹ کے مطابق اس کو ٹی بی بتائی گئی کہ اس لڑکی کو ٹی بی ہوگئی ہے۔ لہٰذا میں نے اس کی پوری کیفیت سننے کے بعد اسے اگنیشیا IM کی ایک خوراک دی۔ ایک ہفتہ بعد اس نے بتایا کہ اب میں کافی ٹھیک ہوں، بھوک پیاس کھل گئی، نیند آنے لگی اور اداسی ختم ہوگئی۔ دو تین دفعہ وہ لڑکی آئی پھر اس کے بعد غائب ہوگئی۔ تقریباً ایک سال کے بعد ایک عورت رکشے سے اتری اور میری کلینک میں آ کر بیٹھ گئی۔ دو تین مریضوں کو فارغ کرنے کے بعد میں اس عورت سے مخاطب ہوا۔ اس عورت نے کافی میک اپ کیا ہوا تھا، خوب سرخی پوڈر، سرمہ وغیرہ لگائے ہوئے تھی۔ کہنے لگی ڈاکٹر صاحب آپ نے مجھے پہچانا، میں نے کہا نہیں کہنے لگی میں وہی لڑکی ہوں جو ایک مرتبہ آپ کے پاس علاج کیلئے آئی تھی مجھے ٹی بی بتایا تھا۔ لیکن آپ کی دوا سے ہر چیز ٹھیک ہوگئی۔ یہاں تک کے میرا دماغ میری سوچ میں تبدیلی آنے لگی کہ جب کوئی میرا نہیں تو میں بیکار میں اس کے پیچھے مروں۔ تو نہیں اور سہی اور نہیں تو اور سہی۔ میرے خیالات بدلنے لگے رشتہ آیا میرے والدین نے میری شادی کر دی اور رکشے میں میرے شوہر بیٹھے ہوئے ہیں۔ میں صرف آپ کا شکریہ ادا کرنے آئی ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے دوبارہ زندگی دی اور یہ مٹھائی کا ڈبہ آپ کے لیے لائی ہوں۔ اور دعائیں دیتی ہوئی چلی گئی۔ دیکھئے ایلوپیتھی میں اس کی تشخیص ٹی بی ہوئی اور ہومیوپیتھی میں ناکام محبت تشخیص ہوئی، کتنا فرق ہے۔ ایک تشخیص مادی ہے اور دوسری روحانی۔ یہ ہومیوپیتھی ہی کا کمال ہے جو روح کی گہرائیوں تک پہنچ کر مرض کا صفایا کر دیتی ہے۔ آخر اگنیشا نے اس کی روح تک پہنچ کر کام کیا اور روح تک پہنچ گئی تاثیر مسیحائی کی۔

اعجاز ہومیوپیتھی

ڈاکٹر محمد حفیظ الرحمٰن ساہیوال

ان میاں بیوی کو میرے ایک محترم بڑی ہی مبالغہ آمیز یقین دہانیوں کے ساتھ میرے پاس لائے تھے کہ میں ان کے مسائل چٹکیوں میں حل کردوں گا۔ میرے پاس آنے سے پہلے وہ آپریشن کروانے کا حتمی فیصلہ کر چکے تھے۔

مسئلہ میاں کا نہیں بلکہ بیوی کا تھا۔ خاتون خاصی فربہ اندام تھیں، پیٹ خوب بڑھا ہوا تھا۔ اس کے برعکس میاں "ناجائز" حد تک دبلے پتلے اور خاموش طبع تھے جبکہ خاتون بے تحاشا باتونی!۔ وہ میرے استفسارات کو قطعاً نظرانداز کیے اپنی ہی سنائے جا رہی تھیں۔ میں نے اسے اصل موضوع تک محدود رکھنے کے لیے بہتیرے حربے استعمال کیے لیکن اس نے میری ایک سنے بغیر اپنی داستان غم اپنے ہی اسٹائل میں سنائی۔ میں اس کی غیر متعلقہ باتوں سے بور ہو رہا تھا لیکن وہ مسلسل اسٹارٹ رہیں۔ تقریباً ایک گھنٹے کی شنید (کیونکہ میری "گفت" کو تو اس نے کم ہی پذیرائی بخشی) کے بعد حاصل کلام خاتون یہ تھا کہ ان کے مسائل حسب ذیل ہیں:

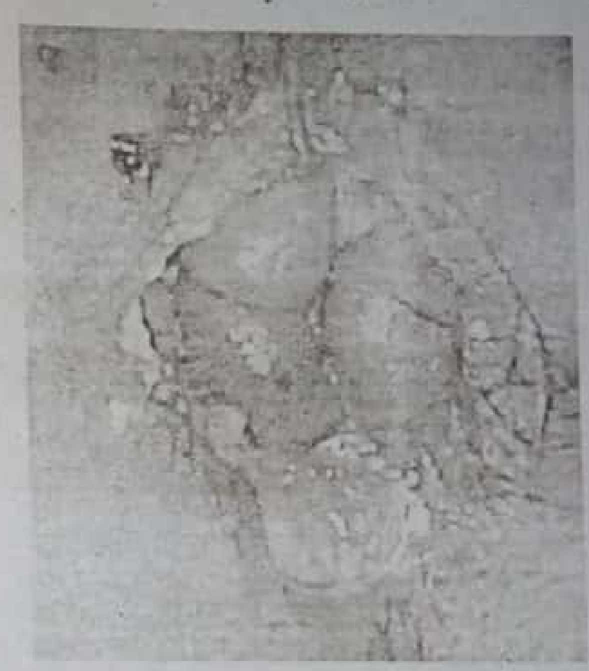
۱- رحم میں فائبرائڈ ٹیومر
۲- پتہ میں پتھریاں
۳- بواسیر
۴- لنگڑی کا درد (شیاٹیکا پین)

پہلے دو مسائل خاصے تکلیف دہ تھے۔ جن کے لیے ہر طرح کے علاج سے مایوس ہونے کے بعد وہ آپریشن کروانے کا حتمی فیصلہ کر چکے تھے۔ پہلے فائبرائڈ ٹیومر کا آپریشن ہونا تھا جو کہ خاصی بلیڈنگ کا باعث بن رہا تھا کہ میرے مہربان انہیں میرے پاس لے آئے تھے۔ میں ان کی مختصر ہسٹری لکھوں گا۔ غیر اہم باتوں کو حذف کرتا جاؤں گا۔

خاتون کی عمر ۴۱-۴۲ سال تھی۔ شادی کے وقت ان کی عمر تقریباً ۲۷-۲۸ سال تھی (لیٹ میرج)۔ بقول خاتون ماضی میں انہیں کوئی خاص تکلیف نہیں تھی۔ حیض باقاعدگی سے آتے تھے۔ اب شادی کے بعد حمل نہیں ہو رہا تھا۔ خاصے علاج معالجے اور منتوں مرادوں کے طفیل، تین سال بعد پہلا بیٹا نارمل انداز میں پیدا ہوا۔ مزید تین سال بعد ایک بیٹی پیدا ہوئی۔ اس کے بعد مزید اولاد نہیں ہوئی۔ اس کے علاوہ رحم میں کوئی مسئلہ ہی نہیں تھا۔ بواسیر کی ابتداء بیٹے کے حمل کے دوران ہوئی۔ شیاٹیکا پین کا پرابلم بیٹی کے حمل کے آخری ایام میں نمودار ہوا۔ موٹاپا خاندانی تھا۔ شادی کے بعد تو

extracted uterine fibroids

موٹاپا حد سے نکل گیا تھا۔ رحم کا ٹیومر چار سال قبل تشخیص ہوا تھا۔ اس وقت انہیں اس کی کوئی تکلیف نہیں تھی۔ اب گزشتہ دو سال سے یہ مسلسل بڑھ رہا تھا اور اس کا سائز 4x3.6x3.5cm ہو گیا تھا۔ حیض کی خرابی کی ابتداء کثرت حیض سے ہوئی تھی۔ اب گزشتہ چھ ماہ سے حیض بند ہونے کا نام ہی



نہیں لیتے تھے۔ چنانچہ مسلسل ہارمونک تھراپی جاری تھی۔ جس سے بلیڈنگ کنٹرول ہوتی تھی۔ رحم میں مسلسل بوجھ کا احساس تھا، جیسے اندرونی اعضاء باہر دھکیلے جارہے ہوں۔ داہنی ٹانگ میں شیاٹیکا پین تھا۔ جس کے باعث پوری ٹانگ خصوصاً ٹخنہ خاصا متورم تھا۔ یہ درد چلنے پھرنے سے بڑھتا تھا۔ لیٹنے کے بعد اُٹھنے پر بھی اس میں اضافہ ہو جاتا تھا۔ مریضہ بمشکل چلنے پھرنے کے قابل ہوتی تھی۔ کچھ زیادہ چلنا بھی دشوار تھا۔ لیٹے رہنے سے اس میں کمی رہتی تھی۔ پتے کا درد بھی تقریباً چار سال سے تھا۔ پہلے یہ کبھی کبھار ہوتا تھا اور صفراوی قے آنے کے بعد ٹھیک ہو جاتا تھا۔ دھیرے دھیرے اس کے دوروں کا دورانیہ بھی کم ہوتا گیا۔ اب صورت حال یہ تھی کہ درد کے دورے سے مریضہ اس قدر بے حال ہو جاتی تھی کہ اسے پین کلر کے علاوہ کوئی شدید قسم کا مسکن و منوم انجکشن بھی دینا پڑتا تھا۔ جس سے مریضہ نیم بیہوشی کی حالت میں پڑی رہتی تھی۔ درد سے سکون 24 سے 36 گھنٹوں بعد ہوتا ہے۔ الٹراساؤنڈ کی رپورٹ کے مطابق پتہ پتھریوں سے بھرا ہوا اور متورم تھا، جگر اور تلی کا سائز بھی بڑھ چکا تھا۔ بواسیر موہکوں میں جلن، خارش، دھڑکن دار درد اور کبھی کبھی جریان خون نمایاں علامت تھیں۔ ایک گھنٹے کی سمع خراشی کے بعد میاں صاحب پوچھ رہے تھے کہ کتنی دیر میں آرام آجائے گا؟ میرے مہربان نے یقینی انداز میں کہا کہ بس دوا کھانے کی دیر ہے۔ آرام آیا کہ آیا!۔ میں نے انہیں کہا کہ آپ مریضہ کی رپورٹوں والی فائل چھوڑ جائیں میں اسے اچھی طرح دیکھ لوں گا، آپ اگلے دن آئیں۔ میں نے فائل کو کیا دیکھنا تھا، رات گئے تک مریضہ کے متعلق اپنے لکھے ہوئے نوٹس پر غور کرتا رہا۔ اور کتب کے اوراق الٹتا رہا۔ مجھے یقین نہیں تھا کہ میں کوئی ایسی دوا تجویز کر پاؤں گا جو مریض کو اتنا فوری موثر ریلیف دے سکے کہ مریضہ ٹک کر علاج کروانے پر آمادہ ہو جائے۔ دوسرے دن ان کا شوہر اکیلا آیا۔ کچھ علامات ان سے حاصل ہوئیں۔ میں نے انہیں ادویات کی عدم موجودگی کا بہانہ کر کے اگلے دن آنے کو کہا، اس کیس میں مندرجہ بالا علامات کے علاوہ حسب ذیل علامات ہومیو پیتھک نکتہ نظر سے اہم تھیں۔ مریضہ کی زبان کٹی پھٹی تھی، چھوٹے بڑے کئی السر تھے، جن میں دکھن رہتی تھی۔ مریضہ گرم مزاج تھی، اسے گرمی گرم مقام اور گرم اشیاء سے وحشت ہوتی تھی، شدید پیاس، ٹھنڈا پانی پینا پسند تھا، گھٹن، مریضہ نے بتایا تھا کہ وہ تنگ کپڑے نہیں پہن سکتی، اس سے اسے دم گھٹتا محسوس ہوتا تھا۔ بے خوابی، نیند آنے پر رات بھر اسے پریشان کن خواب آتے تھے۔ صبح اٹھنے پر سر درد سے پھٹتا محسوس ہوتا تھا۔ سارے جسم میں جابجا نیل پڑتے تھے۔ خود بہت بولتی تھیں لیکن دوسروں کا شور ان سے برداشت نہیں ہوتا تھا۔ خون حیض پتلا اور سیاہی مائل تھا۔ بڑے غور و خوض کے بعد لیکسس کا انتخاب ہوا۔ تیسرے دن میاں بیوی میرے پاس موجود تھے۔ سب سے پہلے تو میں نے انہیں ان کے متاثرہ اعضاء کی اہمیت بتائی۔ جنہیں وہ نکلوا پھینکنے پر تلے ہوئے تھے۔ اور بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے جسم میں کوئی عضو فالتو اور بے کار پیدا نہیں کیا، نہ ہی ان کا کوئی نعم البدل ہے۔ یہ تو دانشمندی نہیں کہ کوئی عضو متاثر ہو تو اسے نکال پھینکا جائے۔

اپنے متاثرہ اعضاء کے بجائے انہیں مرض سے نجات حاصل کرنی چاہیے۔ آپریشن تو جان بچانے کی آخری تدبیر ہے۔ جب کوئی چارہ نہ رہے تو آپریشن کی سوچیں۔ ہومیوپیتھک میں اس کا یقینی علاج موجود ہے، لیکن خزاں کے بعد بہار یکایک نہیں آجاتی۔ خزاں رسیدہ ٹنڈ منڈ درختوں پر برگ وبار آنے، غنچے، پھول اور کلیاں کھلنے کے لیے بہرکیف کچھ وقت درکار ہوتا ہے۔ اگر وہ چاہتے ہیں کہ ان کے اعضاء ان کے پاس رہیں تو انہیں صبر و تحمل کا مظاہرہ کرنا ہوگا۔ بصورت دیگر وہ اپنا وقت اور پیسہ برباد نہ کریں۔ خاتون نے کہا ڈاکٹر صاحب! آپ علاج کا آغاز کریں۔ ہم تبھی آپریشن کروائیں گے جب آپ بھی جواب دے دیں گے۔ شاید انہیں میرے پاس لانے والے مہربان نے زیادہ ہی پرامید کر دیا تھا۔ چنانچہ **لیکسس دوسو** سے علاج کا آغاز ہوگیا اس کے ساتھ **کارڈووس میریانس** کا استعمال اس بنا پر کروایا گیا کہ یہ فوری طور پر صفرا کو پتلا کرتی ہے اور اسے جمنے سے روکتی ہے اس خصوصیت کی بناء پر یہ پتے کی پتھریوں کی شاندار دوا ہے۔ ہر دو ادویات نے شاندار اثر دکھایا۔ سب سے نمایاں کمی کثرت حیض میں آئی۔ پتے کے درد کی شدت میں بھی غیر معمولی کمی محسوس کی گئی۔ اب **کارڈووس** کو تو بند کر دیا گیا کیونکہ مریضہ کی مجموعی کیفیت سے مشابہہ ترین دوا تو **لیکسس** تھی۔

اسے دوسو طاقت میں ہی حسب ضرورت دہرایا جاتا رہا۔ **لیکسس** کی افادیت کا اندازہ اس امر سے لگائیں کہ فوری افاقہ کی طالب خاتون چار ماہ گزر جانے کے باوجود باقاعدگی سے آرہی تھی۔ ان کے پتے میں کبھی کبھی درد اٹھتے تو تھے لیکن مریضہ اب انہیں برداشت کرنے کے قابل تھی۔ لنگڑی کا درد بدستور تھا۔ لیکن اس میں تندی اور تیزی نہیں تھی۔ بواسیر موجود تھی لیکن ناقابل برداشت نہیں تھی۔ تقریباً چھ ماہ بعد حیض میں

بے قاعدگی شروع ہوگئی حیض کا درمیانی وقفہ دو سے تین ماہ جا پہنچا خون حیض سن یاس کے باعث طبعی طور پر بند ہونے کی طرف بڑھ رہا تھا تبدیلیوں کا ایک سال گزر گیا مریضہ باقاعدگی سے آرہی تھی۔ ٹیومر اپنے سائز میں تقریباً نصف ہو چکا تھا۔ مزید آٹھ ماہ گزر گئے، ہم بیں ماہ سے لیکسس پر ڈٹے ہوئے تھے۔ تبدیلیوں کا بغور مشاہدہ جاری تھا۔ پتے کی سوزش ختم ہوگئی تھی۔ گو اب بھی دوایم ایم کے متعدد ستون موجود تھے۔ لیکن اب بد پرہیزی سے ہی کبھی کبھار درد اٹھتا تھا۔ جو کہ جلد ہی ختم بھی ہو جاتا تھا۔ قبض اور بواسیر میں گو خاصی کمی تھی لیکن اس کا مکمل خاتمہ نہیں ہوا تھا۔ ٹانگ کی تکلیف بھی خاصی کم تھی، تلی نارمل سائز پر آچکی تھی تاہم جگر اب بھی بڑھا ہوا تھا۔ علامات تبدیل ہوتی جارہی تھیں۔ بواسیر کی تکلیف میں اب سب سے نمایاں کیفیت سخت خارش تھی۔ حیض تین ماہ سے بند تھے لیکن لیکوریا شروع ہوگیا تھا۔ رطوبت پتلی، خراشدار اور بدبودار تھی۔ اس سے شرمگاہ میں خاصی خارش کی شکایت تھی۔ یادداشت کی کمزوری کی شکایت بھی سامنے آئی۔ مریضہ نے بتایا کہ وہ چیزیں رکھ کر بھول جاتی ہے۔ اسے جانے پہچانے لوگوں کے نام بھول جاتے ہیں۔ چلتے ہوئے اسے وہم ہوتا ہے کہ کوئی اس کا تعاقب کر رہا ہے۔ اسے رک کر پیچھے دیکھنا پڑتا ہے۔ چلتے ہوئے اس کے تلوے دکھتے ہیں جیسے وہ کنکروں والی زمین پر ننگے پاؤں چل رہی ہو۔ اس کے تلوے دیکھے گئے اس میں جا بجا جلد سخت نظر آئی، جو کہ دبانے سے دکھتی تھی۔ مندرجہ بالا علامات کے پیش نظر **میڈورہینیم 1M** میں دی گئی۔ پہلے ہفتے میں تو کوئی تبدیلی نظر نہیں آئی، دوسرے ہفتے اس نے جادو کی طرح اثر کیا۔ نہ تلوؤں کی تکلیف رہی نہ وہم۔ یادداشت میں بھی نمایاں بہتری آئی۔ ٹیومر مزید کم ہوگیا۔ حیض مسلسل بند چلے آرہے تھے۔ سن یاس زندگی کا بڑا نازک موڑ ہوتا ہے۔ اس دور میں ہارمونز میں تبدیلیوں کے باعث کئی ذہنی اور جسمانی خرابیاں شروع ہو جاتی ہیں۔ ہماری مریضہ بخیر و عافیت اس مرحلے میں داخل ہو چکی تھی۔ چھ ماہ مزید گزر گئے۔ ان چھ ماہ کی خاص بات یہ تھی کہ پتے کا درد ایک بار بھی نہیں اٹھا۔ ٹیومر کم ہوتے ہوتے بالکل معدوم ہوگیا، اس کا نام و نشان بھی باقی نہیں رہا۔ اس دوران ان مریضہ کو ایک حادثہ پیش آیا وہ غسل خانے میں پھسل گئی۔ گرنے سے تو بچ گئی لیکن

داہنی ٹانگ میں زبردست کھچاؤ کے باعث، پہلے سے موجود شیاٹیکا کا درد ناقابل برداشت حد تک بڑھ گیا۔ **رسٹاکس، بیلاڈونا، سلفر** وغیرہ دی گئیں، لیکن بے فائدہ۔

اس مایوس کن صورت حال پر از سرِنو غور کیا گیا تو درج ذیل اہم



اشارات سامنے آئے، درد داہنی جانب ہپ جوائنٹ سے شروع ہو کر ران کی اندرونی جانب سے ہوتے ہوئے نیچے پوری ٹانگ میں جاتا تھا۔ مریضہ درد کی شدت سے لیٹ نہیں سکتی تھی۔ ٹانگ کو ہلانا جلانا بھی دشوار تھا۔ درد رات کو بڑھ جاتا تھا، مریضہ کے لیے افاقے کی ایک ہی صورت تھی کہ وہ آرام دہ کرسی پر بیٹھی رہے۔ درد رکنے پر ٹانگ سن یا شل محسوس ہوتی تھی۔

نیفالیم نے نہ صرف اس حادثاتی شدت کا خاتمہ کیا بلکہ پرانے درد کی باقیات کا بھی صفایا کر دیا۔ ہم نے اسے مدر ٹنکچر سے شروع کر کے ایک ہزار طاقت تک استعمال کروایا۔ اس کے بعد مریضہ کو کئی ماہ تک کوئی خاص تکلیف نہیں ہوئی۔ مریضہ کو ہمارے زیرِ علاج آئے اڑھائی سال سے زائد عرصہ گزر چکا تھا تیسرے سال کے دوران مریضہ ٹانگوں، کولہوں، کمر اور ایڑیوں میں درد کی شکایت لے کر آئی۔ علامات حسب ذیل تھیں: کمر میں سختی اور درد، یہ درد علی الصبح نمودار ہوتا تھا۔ مریضہ کے لیے مزید لیٹنا دشوار ہو جاتا تھا۔ مریضہ درد کے مارے علی الصبح بستر سے نکلنے پر مجبور ہو جاتی تھی۔ کرسی پر کچھ دیر بیٹھنے کے بعد بھی کمر میں درد اور سختی میں شدت محسوس ہوتی تھی۔ چلنے سے افاقہ ہوتا تھا البتہ چلتے ہوئے ٹانگیں بوجھل اور وزنی محسوس ہوتی تھیں۔ چلتے ہوئے گھٹنوں سے نیچے ٹانگیں دکھتی تھیں۔ آرام کے بعد اٹھتے ہوئے ایڑیوں میں دکھن جو مسلسل چلنے سے ختم ہو جاتی تھی۔ مریضہ کو منہ میں خشکی کی بھی شکایت تھی۔ خصوصاً زبان۔ یہ خشکی دراصل لیس دار تھوک کے باعث تھی کیونکہ مریضہ کا کہنا تھا کہ اس کی زبان چپک جاتی ہے۔ پیاس بھی خوب لگتی تھی۔ اس کے باوجود پیشاب اکثر گہرے رنگ کا، مقدار میں کم اور بدبودار ہوتا تھا۔ میٹیریا میڈیکا کے محتاط مطالعے کے بعد **بربرس ولگیرس** منتخب کی گئی۔ اسے مدر ٹنکچر کی صورت میں استعمال کروایا گیا۔ مریضہ کی تمام تکالیف بشمول پتے کی باقی ماندہ پتھریوں کے رفع ہو گئیں۔ یوں یہ کیس علاج بالمثل کے اصولوں کی حقانیت پر مہر تصدیق ثبت کرتے ہوئے اپنے اختتام کو پہنچا۔ نہ مریضہ کو یوٹرس نکلوانے کی نوبت آئی نہ پتے سے نجات حاصل کرنے کی۔ اس وقت مریضہ کی عمر پچاس سال سے تجاوز کر رہی ہے۔ مریضہ اللہ کے عطا کردہ تمام اعضاء کے ساتھ بغیر کسی تکلیف کے بھرپور زندگی گزار رہی ہے۔ اس کا باتونی پن اب بھی جوں کا توں باقی ہے لیکن خوش مزاجی کے ساتھ۔

تجزیہ:

مریضہ کی تمام تکالیف پر اگر غور کریں تو آپ دیکھتے ہیں کہ کوئی بھی تکلیف سطحی یا مقامی نہیں، اس لیے اسے مرض کے نام پر یا صرف مقام مرض کو سامنے رکھتے ہوئے، کوئی بھی دوا نہیں دی جا سکتی۔ تمام علامات زہریلی اور نہایت گہری ہیں، اور مخلوط میازم کی طرف اشارہ کرتی ہیں۔ ہمارے خیال میں یہ میازم سورا اور سائکوسس تھے۔ اس لیے ہمیں علامات مرض کے بجائے، مجموعی کیفیات و احساسات اور عمومی علامات کو سامنے رکھتے ہوئے نہایت گہرے اثرات کی حامل دوا تلاش کرنی تھی، بہت سی ادویات کے محتاط



مطالعے اور موازنے کے بعد ہم نے لیکسس کا انتخاب کیا۔ جو کہ نہ صرف مریضہ کی عمومی علامات کے مشابہہ ہے بلکہ عظیم انٹی سورک بھی ہے، اس نے شاندار اثر دکھایا، اصول یہ کہ اگر کوئی دوا کسی پوٹینسی میں بھرپور اثر دکھاتی ہے تو نہ تو دوا کو تبدیل کیا جائے نہ ہی پوٹینسی کو، چنانچہ ہم اسی دوا اور پوٹینسی پر جمے رہے، اور کسی تبدیلی کے منتظر رہے۔ نہ تبدیل کرنے کے لیے ہمیں کوئی مضبوط بنیاد نظر آئی نہ پوٹینسی تبدیل کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی حتیٰ کہ علامات کی نوعیت ہی تبدیل ہوگئی اور اگلی تہہ سائکوسس کی صورت میں ہمیں نظر آئی تو ہم نے اس کے لیے نئی علامت کی بنیاد پر میڈورہنیم پھر بعد ازاں ہم نے اس کیلئے تھیالیم تجویز کی۔ میازمی فتور ختم ہونے کے بعد ہمیں صحت کا توازن بحال ہوتا نظر آیا۔ اب مریضہ کو کسی گہری دوا کی ضرورت نہیں، چنانچہ ایسے مقامی تکلیفات کے لیے جزوی کیفیات کے مطابق بربرس مدر ٹنکچر کی صورت میں دی گئی۔ اس نے جسم کو ریاحی مادوں سے پاک کر دیا اب مریضہ خود کو ہر لحاظ سے صحتمند محسوس کرتی ہے۔ یعنی نظام صحت متوازن ہو چکا ہے، مریضہ اپنی طبعی جسمانی ساخت کے ساتھ شاہراہ حیات پر کسی غیر معمولی خرابی یا کجی کے بغیر اپنی منزل کی جانب گامزن ہے۔ یاد رہے کہ اعضاء کے طبعی افعال کے توازن کا نام ہی صحت ہے، دوا کا تعلق کسی بھی پیتھی سے ہو یہ افعال الاعضاء میں تبدیلی لاتی ہے۔ یہ تبدیلی مثبت بھی ہو سکتی ہے اور منفی بھی۔ جسمانی نظام کی متوازن کیفیت میں کسی بھی دوا کا استعمال غیر معمولی خلل کا باعث بن سکتا ہے۔ اسی لیے ہومیوپیتھی میں ادویات کا بے دریغ استعمال نہیں کیا جاتا جیسے ہی جسمانی نظام متوازن ہو جاتا ہے دوا کا استعمال ترک کر دیا جاتا ہے۔

☆☆☆☆☆



سوزشِ جگر کا ایک کیس

ہومیو پیتھک ڈاکٹر اسرار الحق سہروردی۔ حسن ابدال

اس مریض کا نام ابصار احمد ہے۔ ہیپاٹائٹس سی کی تشخیص ہو چکی تھی اور نام نہاد علاج بھی۔ نام نہاد اس لیے کہ اکثر ڈاکٹر مسیحا کے بجائے دوا ساز اداروں کے دلال کا کردار ادا کرتے ہیں اور تمام تر اصولوں اور اخلاقیات کو پس پشت ڈال کر مریض کو اکثر بلا ضرورت ٹیکوں (انٹرفیران وغیرہ) کے کورس پر لگا دیتے ہیں۔ اس کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا۔ ابصار احمد کا ہیپاٹائٹس سی کا ٹیسٹ پازیٹو آیا تو اسے ڈرایا گیا اور اتنا ڈرایا گیا کہ اگر ٹیکے لگانے شروع نہ کیے گئے تو چند دن میں موت واقع ہو سکتی ہے۔ سو مرتا کیا نہ کرتا۔ اس نے ٹیکے لگوانا شروع کر دیے۔

ٹیکے لگانے سے ٹیسٹ تو نیگیٹو نہیں ہوا البتہ اس کا وزن کم ہو گیا۔ رنگ سیاہ کالا ہو گیا۔ ہڈیوں میں درد رہنے لگا اور ایک دم اسے خون کی الٹیاں آنے لگیں۔ پھر بقول مریض کے سات دن اور سات راتیں خون کھایا اور خون ہی نکالا۔

جگر کے مقام پر شدید درد تھا اور اسے لگتا تھا کہ جگر والی جگہ سے دھار کی طرح خون بہتا ہے۔ ظاہر ہے یہ صرف احساس تھا مگر عملاً ایسا ہونا ممکن نہیں تھا۔

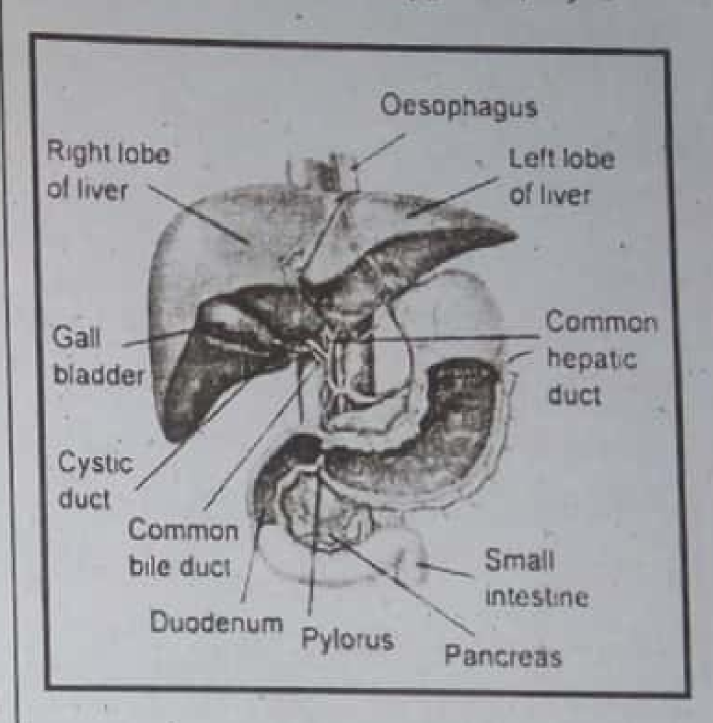
اس کی بیوی آرمی میڈیکل کور کی ریٹائرڈ نرس تھی اور اس ساری صورت حال سے بہت پریشان تھی۔ اس نے دو تین میڈیکل اسپیشلسٹ کو دکھایا۔ اس پر سب متفق تھے کہ خون آنے کی وجہ جگر کی تکلیف نہیں ہے۔ سو سب نے انہیں یہ مشورہ دیا کہ انٹرفیران بند کر کے اس دفعہ تپ دق Anti T.B پر ڈال دیں۔ سوائے ٹی بی کی دوائیں شروع کروا دی گئیں۔

اس سے کمزوری اور نقاہت انتہا سے زیادہ ہو گئی۔ بھوک اور نیند بالکل ختم ہو گئی۔ وزن تیزی سے کم ہوا اور مریض چلنے پھرنے سے رہ گیا۔

ان حالات میں اسے میرے پاس لایا گیا مریض کا بلڈ پریشر بڑھا ہوا تھا اور اسے شدید یرقان بھی تھا۔ جو ٹی بی کی دوا کھانے کے بعد ہوا تھا۔ مریض کی عمر 35 برس تھی اور دو بچوں کا باپ تھا۔ ایک بچی سماعت سے محروم ہے۔

تجزیہ:

اس کیس میں چیزیں بہت الجھی ہوئی ہیں۔ سب سے اہم سوال یہ ہے کہ علاج شروع کہاں سے کیا جائے۔



کیا ہیپاٹائٹس سی کا علاج کیا جائے؟ صرف ٹیسٹ پازیٹو ہے۔ LFT ٹھیک ہے۔ سو اسے چھوڑ دیں۔ ہاں۔ تپ دق کی تصدیق ہو چکی ہے اور مریض دافع تپ دق ادویہ بھی کھا رہا ہے۔ تو کیوں نا اسی کا علاج کریں۔

اب سوال ہے دوا کا...... کیا دیں؟ کیا بابائے ہومیوپیتھی (جس کے دعویدار بہت سے لوگ ہیں) کی طرح نکس وامیکا دے دیں کہ اس سے ایلوپیتھک ادویات کا اثر ضائع ہو جائے گا یا اسی مقصد کے لیے سلفر کھلائی جائے۔ فاسفورس ایلوپیتھک ادویات کا اثر سب سے جلدی ختم کرتی ہے۔ تپ دق کی بھی اچھی دوا ہے۔ اور خون روکنے میں تو اس کا جواب نہیں۔ چلو فاسفورس دے دیتے ہیں لیکن کیوں نا ایڈنوسوڈز کو بھی دیکھ لیں۔ تپ دق، خون کی قے، بھوک نہ لگنا اور وزن کم ہوتے جانا۔ ارے یہ تو اے ڈی آر ہے۔ ٹیوبرکولینم سے شدت کا خطرہ ہے۔ اسے چھوڑ دیتے ہیں۔ ہاں اگر غور کریں تو مریض انٹرفیران لگنے سے پہلے بالکل ٹھیک تھا۔ تو علامات کچھ یوں ترتیب پائیں گی۔ ایک ہٹے کٹے 35 سال کے آدمی کا ہیپاٹائٹس سی کا ٹیسٹ پازیٹو آیا۔ فوراً انٹرفیران شروع کرا دیئے گئے۔ جس سے مذکورہ کمزوری، سوکھاپن، بھوک نہ لگنا اور خون کی قے آنے لگی۔ پھر تپ دق کی تشخیص ہوگئی اور دافع تپ دق ادویات شروع ہوگئیں جس سے علامات میں اضافہ ہوگیا۔ مختصراً:-

انٹرفیران کے بداثرات

تپ دق

خون کی قے

دافع تپ دق کے بداثرات

کمزوری

بھوک نہ لگنا

سوکھتے جانا

کی بنا پر دوا دینا ہے۔ انٹرفیران اور دافع تپ دق ادویہ کے بداثرات تپ دق اور کمزوری کی علامات کا سب سے اچھی طرح احاطہ کارسی نوسن کرتی ہے۔ سو پہلے انہیں کارسی نوسن سی ایم کی چار خوراکیں دے کر اگلے دن سے اکالفیا انڈیکا صبح دوپہر شام دی گئی۔ اکالفیا انڈیکا سطحی دوا ہے اور کارسی نوسن کے بغیر اس سے اچھے نتائج کی توقع نہیں تھی۔ لیکن سطحی دوا ہونے کے باوجود تپ دق میں جریان خون روکنے کے لیے اس سے بہتر دوا اور کوئی نہیں ہے۔

یہ مریض پندرہ دن کی دوا لے کر گیا اور ایک ماہ کے بعد آیا۔

خون آنا مکمل طور پر ختم ہو چکا ہے، وزن بڑھا ہے، نیند آرہی ہے، بھوک لگنے لگی ہے اور اس ظالم نے تپ دق کی دوا کھانا چھوڑ دی ہے۔ ایک تبدیلی یہ آئی ہے کہ اسے انتہائی پیلا بدبودار پیشاب آرہا ہے۔ باقی سب خیریت ہے۔

تجزیہ:

اب کیا کیا جائے؟

انتظار۔ دوا دھرائی جائے؟ یا نئی علامات پر دوا دے دی جائے۔ گو انتظار کرنا بہتر ہوتا مگر اتنی واضح علامت کو نظر انداز کرنا بھی مشکل تھا سوائے ایسڈ ہڑ دیک 200 کی چار خوراکیں اور ڈھیر ساری پلاسیو دیدی گئی۔

پندرہ دن کے بعد مریض نے بتایا کہ پیشاب تو صاف ہوگیا ہے مگر پاخانے پتلے اور کالے بلکہ سیاہ کالے آرہے ہیں۔ جس کے ساتھ پیٹ میں گڑگڑ ہوتی ہے۔ باقی سب علامات ٹھیک ہیں۔

تجزیہ:

کالا پاخانہ، مطلب یہ ہے کہیں اندر سے خون بہہ رہا ہے۔ اس صورت حال کو کیا سمجھا جائے کہ مریض پر بہت سی علامات کی تہہ چڑھی ہوئی ہے یا ایک جگہ سے اخراج دبانے سے دوسری جگہ سے شروع ہوجاتا ہے۔ کیا کیا جائے؟

کیا انتظار، اندرونی جریان خون میں انتظار؟ ناممکن سوائے لیپٹنڈرا 200 کی چار خوراکیں یعنی ہر تین گھنٹے کے بعد دے دی گئیں۔

مریض دو ماہ کے بعد آیا اور یہ خبر لایا کہ اب اس کا بلڈ پریشر بڑھ گیا ہے۔ اچھا تو نیچے یہ جن چھپا بیٹھا تھا۔ نہیں یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اخراجات کو دبانے سے بلڈ پریشر بڑھنے لگ گیا ہو۔ اخراج دینے سے اضافہ لیکسیس۔

بلند فشار خون۔ لیکسیس

مریض سیاہ کالا۔ لیکسیس

لگا تار بولنا۔ لیکسیس

انٹرفیران کے بد اثرات۔ لگا تار بولنا، لیکسیس، لیکسیس 200 چار خوراکیں۔

لیکسیس نے بلڈ پریشر ٹھیک تو کیا مگر عارضی طور پر۔ دو تین دن ٹھیک رہتا اور پھر بڑھ جاتا۔ پندرہ دن کے وقفے سے اسے دوبار اور دیا گیا۔ اور آخر کار تیسری دفعہ دوا بدل کر لائیکوپس 2010 میں دی گئی۔ جو اسی علامت کی بڑی دوا شمار ہوتی ہے۔ اس سے بلڈ پریشر ٹھیک ہوگیا لیکن میرے دل و دماغ پر یہ بات چھائی ہوئی تھی کہ اس مریض کو ٹھیک کر لینے کے باوجود ہم اسے کلی طور پر شفایاب نہیں کرسکے۔ اس کے لیے کچھ اور کرنا پڑے گا۔ اب مریض ٹھیک تو ہے نا۔ بقول مریض کے اب اسے کوئی تکلیف نہیں ہے۔ ہاں۔ اس کے بارے میں یہ اطلاع ضرور ملی کہ اب اس نے لگا تار کئی کئی گھنٹے کام کرنا شروع کردیا ہے اور یہ بھی کہ یہ ہمیشہ ایسا ہی کرتا ہے جس کام کے پیچھے پڑتا ہے اسے پاگلوں کی طرح کرتا ہے اور پھر اچانک اسے چھوڑ بھاگتا ہے۔ خود کو مستقل مصروف رکھنے والوں کی دوا اورم میٹ ہے۔ سوائے سی ایم میں چار خوراکیں دی گئیں۔ اور اس نے کوئی خاص اثر نہیں کیا تو اسے ٹیوبرکیولینم سی ایم میں چار خوراکیں دیدی گئیں۔ جس نے کام کے جنون کو کم کردیا ہے۔ اب دونوں میاں بیوی مل کر ایک کاروبار کررہے ہیں۔

توجہ فرمائیں

قارئین! جنوری 2010 سے معالج کی قیمت میں معمولی ردّ و بدل کیا گیا ہے۔ جس کے مطابق اب معالج کے ایک شمارے کی قیمت 18 روپے ہوگئی ہے۔ جبکہ معالج کے ممبرز کے لئے زر سالانہ عام ڈاک سے =/180 روپے اور رجسٹرڈ ڈاک سے =/350 روپے سالانہ ہوگا۔

لیکن معالج کی سالگرہ کی خوشی میں آپ 31 مارچ تک سابقہ قیمت کے مطابق زر سالانہ ارسال کرسکتے ہیں۔ یعنی اگر آپ 31 مارچ تک اپنی خریداری مدت میں توسیع کروائیں گے تو آپ کے لئے زر سالانہ عام ڈاک سے =/150 روپے اور رجسٹرڈ ڈاک سے =/300 روپے سالانہ ہوگا۔ اس خصوصی پیکش سے نئے ممبرز بھی بھرپور فائدہ حاصل کرسکتے ہیں۔

رقم بذریعہ منی آرڈر/پوسٹل آرڈر یا بینک ڈرافٹ بنام ماہنامہ معالج ارسال فرمائیں۔ شکریہ۔ (ادارہ)



پتھری گردہ کا ایک کلینکل کیس

ہومیوڈاکٹر محمد عمر فاروق۔تلہ گنگ

چند سال قبل کا قصہ ہے کہ ایک خوش پوش خاتون کلینک میں آئی۔ جس کی عمر پچیس چھبیس برس کے لگ بھگ تھی۔ اس نے بتایا کہ اسے بائیں گردہ میں شدید درد ہے اور پیشاب بھی بہت جل کر آرہا ہے۔ درد بعض اوقات دونوں گردوں میں محسوس ہوتا ہے۔ ان سے مزید علامات کا سراغ اس لیے نہ مل سکا کہ مریضہ اور اس کی والدہ گردہ میں درد کے علاوہ کوئی علامت بتانے کو تیار ہی نہیں تھیں اور مصر تھیں کہ فی الحال گردے کے لیے ہی دوا دی جائے۔ اس لئے مجبوراً انہیں بربریس ویلگیرس 30 اور کینتھرس 30 کی ہفتہ بھر کے لیے خوراکیں بنا کر دے دیں اور مریضہ کو ہدایت کی کہ وہ اگلی دفعہ الٹراساؤنڈ اور پیشاب کی رپورٹ ہمراہ لائے۔

ایک ہفتہ کے بعد مریضہ دوبارہ آئی اور بتایا کہ گردہ کے درد کی شدت میں کمی ضرور آئی ہے لیکن درد ابھی مکمل طور پر ختم نہیں ہوا۔ الٹراساؤنڈ کی رپورٹ دیکھنے سے معلوم ہوا کہ مریضہ کے بائیں گردہ میں 7mm کے سائز کی پتھری موجود ہے اور اس میں ہلکی سوجن (Hydronephrosis) بھی ہے۔ پیشاب کی رپورٹ کے مطابق پیشاب میں خون کے ذرات RBCS اور پیپ (PUS) بھی آرہی تھی۔ اب مریضہ سے گزارش کی گئی کہ وہ اپنی مکمل کیفیت اور علامات تفصیلاً بتائے۔ تاکہ ان کی بنیاد پر اس کی جملہ تکالیف کے لیے ایک ہی دوا تجویز کی جاسکے۔ اللہ نے اس کے ذہن میں میری بات بٹھادی اور میرے پوچھنے پر اس کی درج ذیل علامات سامنے آئیں۔

ذہنی علامات: تاریک بینی، غصہ کی زیادتی، غصہ بار بار آتا ہے، جینے سے بیزاری۔

ظاہری ہیئت: نرم و نازک اندام وجود، دبلی پتلی، دراز قد، نفیس، سفید رنگت جواب پیلی پڑتی جارہی تھی۔

ازدواجی زندگی: شادی شدہ۔ اولاد: تین بچے۔

دیگر علامات: بائیں گردہ میں دو سال سے درد، درد گردہ سے بائیں ران تک جاتا ہے۔ درد یکایک اور اچانک ہوتا ہے جو عموماً آدھی رات کو زیادہ ہوجاتا ہے۔ جس میں بائیں جانب لیٹنے سے اضافہ ہوتا ہے۔ پاخانہ کھل کر نہیں آتا، زور لگانا پڑتا ہے۔ جو مقدار میں زیادہ ہوتا ہے۔ حیض کئی دن تک جاری رہتا ہے اور بکثرت آتا ہے۔ خون کے مسلسل اخراج کی وجہ سے قلتِ خون کے آثار نمایاں تھے۔ کھانے پینے میں مصالحہ دار اور چٹ پٹی اشیاء سے زیادہ رغبت ہے۔ پیاس گرمیوں میں بھی کم ہی لگتی ہے۔ نمک زیادہ استعمال کرتی ہے۔

مریض نے اپنی علامات مدہم آواز میں آہستہ آہستہ بتائیں۔ مریضہ نے کئی مرتبہ اس بات کا اظہار کیا کہ اس کی یہ بیماری دراصل اس کے کسی رشتہ دار کے سفلی عملیات کرنے کا نتیجہ ہے اور وہ ان کے ازالہ کے لیے ایک پیر صاحب سے دم کراتی ہے اور تعویذ لیتی ہے تو ان کے تعویذ اور دم کا جب تک اثر رہتا ہے۔ اس کے دل کو سکون رہتا ہے۔ وہ ہر دوسرے تیسرے دن پیر صاحب سے دم کرانے جاتی ہے۔

مختلف ہومیوپیتھک ڈاکٹر مریض کو بربرس ولگرس، کینتھرس،



ہائیڈرنجیا، پریرابریوا، لائیکوپوڈیم اور سرکنڈا وغیرہ مختلف پوٹینسیوں اور مدر ٹنکچرز میں استعمال کرا چکے تھے۔ لیکن وقتی افاقہ کے سوا پتھری جوں کی توں گردہ میں پڑی تھی۔ اس لیے مجموعی علامات حاصل کرنے کے بعد کمپیوٹر پروگرام کارا پروفیشنل پر کیس کاری کی گئی۔ جس کے نتیجہ میں تین بڑی ادویات فاسفورس، نیٹرم میور اور سلفر نمایاں ہوئیں۔ جن میں سے فاسفورس اپنی اہمیت کے اعتبار سے سرفہرست تھی۔ اللہ کا نام لے کر فاسفورس IM کی ایک خوراک کلینک پر ہی کھلا دی گئی اور پندرہ دن کے لیے سادہ پڑیا (Sac Lac) صبح دوپہر شام چوسنے کے لئے دی گئیں۔

پندرہ دن کے بعد مریضہ کلینک پر آئی تو مریضہ سے زیادہ مریضہ کی والدہ ناراض دکھائی دیں کہ ''مریضہ کا درد پہلے سے کہیں زیادہ ہو گیا ہے اور اب درد ناقابل برداشت ہوتا جارہا ہے۔ آپ کی دوا نے تو الٹا اثر دکھایا ہے۔'' میں نے انہیں بڑی مشکل سے قائل کیا کہ دوا بالکل درست سمت میں کام کر رہی ہے۔ آپ چند دن اور انتظار کر لیں۔ ورنہ اس کے بعد آپ آزاد ہیں، جہاں سے چاہیں علاج کرا لیں۔ مزید پوچھ گچھ سے چند پرانی علامات بھی دریافت ہوئیں۔ جو اس سے پہلے نہیں بتائی گئی تھیں کہ مریضہ تنہائی سے اجتناب کرتی ہے اور اندھیرے سے خوف کھاتی ہے۔ تازہ اطلاع یہ تھی کہ اسے پیاس زیادہ لگنے لگی ہے اور وہ ٹھنڈا یخ پانی طلب کرتی ہے۔ حالانکہ اس سے پہلے اسے گرمیوں میں بھی پیاس نہ لگتی تھی۔ ان علامات نے فاسفورس کی تصویر مکمل کر دی چونکہ دوا کا عمل صحیح طور پر ہو رہا تھا۔ اس لیے اب اس کی دہرائی کی ضرورت نہ تھی۔ مریضہ کو مزید پندرہ دن کے لیے پلاسیبو دے کر رخصت کر دیا گیا۔

مگر پانچ دن کے بعد ہی مریضہ واپس آ گئی۔ اس کی والدہ اب بھی اس کے ساتھ تھی، لیکن اس کے چہرے پر اب ناراضی کی سلوٹوں کے بجائے خوشی کی لپٹیں پھوٹ رہی تھیں۔ مریضہ کی والدہ نے بیٹھتے ہی اپنے پرس نما بیگ کو کھولا اور ایک سفید کاغذ کی پڑیا میز پر رکھ کر کہا: ''دیکھئے ڈاکٹر صاحب! یہ رہی پتھری۔ جس نے میری بچی کو دو سال سے سولی پر لٹکائے رکھا تھا۔'' اور ساتھ ہی بیگ سے مٹھائی کا ڈبہ نکال کر میز پر رکھ دیا۔ مٹھائی سے کلینک پر موجود تمام مریضوں کا منہ میٹھا کرایا گیا۔ جب کہ مریضہ اور اس کی والدہ کی دعاؤں کے تحفے اس کے علاوہ تھے جو صرف میرے لیے تھے۔ اب مریضہ کے درد گردہ اور پر درد حاجت بول کو مکمل آرام تھا۔ اگلے پندرہ دن کے لیے پھر پلاسیبو دے دی گئی اور بقیہ دوا (پلاسیبو) بھی ساتھ جاری رکھنے کی ہدایت کی گئی۔ مریضہ کو مزید ایک ڈیڑھ ماہ تک پلاسیبو پر ہی رکھا گیا۔ اس دوران اس کی ماہواری بالکل نارمل ہو گئی۔ بواسیر کا درد اور خون کا آنا رک گیا اور پاخانہ بھی معمول کے مطابق آنے لگا۔ چڑچڑاپن اور غصہ میں کافی حد تک بہتری ہوئی اور مزاج میں خوشگواری کا احساس ہونے لگا۔ اللہ کے فضل و کرم سے دو ماہ کے بعد اسے کوئی بھی عارضہ باقی نہ رہا۔ وہ اب بھی وقتاً فوقتاً اپنی معمولی تکالیف یا بچوں کے عوارض کے لیے دوا لینے آتی رہتی ہے۔ لیکن اللہ کا شکر ہے کہ اسے گردہ سے متعلق اب تک کوئی تکلیف دوبارہ لاحق نہیں ہوئی۔

پتھری کے نام پر لائیکوپوڈیم اور بربریس وغیرہ نے اس کوئی فائدہ نہ پہنچایا، البتہ جب اس کی تمام علامات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے دوا تجویز کی گئی تو اللہ نے کرم کیا کہ نہ صرف گردہ سے پتھری کا اخراج ہوا، بلکہ اس کو لاحق دیگر تکالیف بھی بتدریج ختم ہوتی گئیں۔

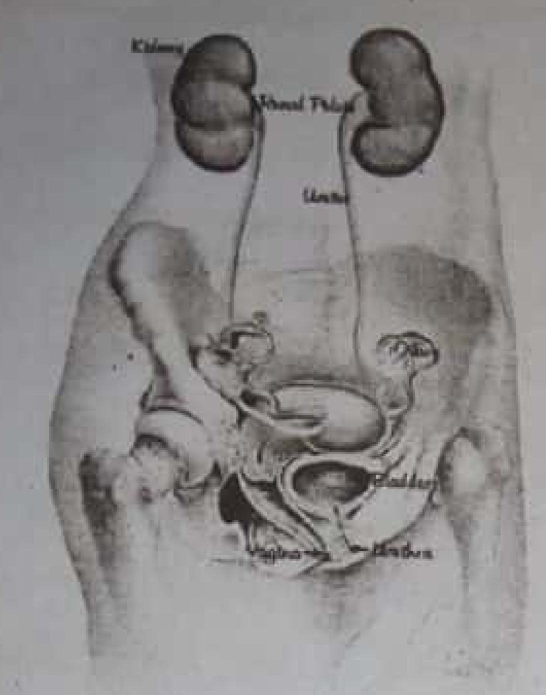
ڈاکٹر جیمز ٹائلر کینٹ کا یہ کہنا ہر لحاظ سے بجا ہے کہ ''مریض صحیح علم کا تقاضہ کرتے ہیں۔ اٹکل پچو یا قیاسی کام ان کے لیے بے فائدہ ہوتا ہے۔'' دوا کو تجویز کرتے وقت بیماریوں کے ناموں کو نظر انداز کر دیجیے۔ وہ تو بیوقوفوں اور طبی بورڈوں کے لیے ہوا کرتے ہیں۔



ہومیو پیتھک ڈاکٹر اقبال جمالی، واہ کینٹ۔

عوضی حیض
(Vicarios Menstruation)

عوضی حیض کا ایک کیس لکھ رہا ہوں۔ اُمید واثق ہے کہ اس مرض میں مبتلا خواتین کیلئے بہت مفید اور ڈاکٹر صاحبان کیلئے مفید معلومات فراہم کرے گا۔ ۴۰ سالہ ایک خاتون علاج کی غرض سے آئیں اور اپنی علامات اس انداز سے بیان کیں۔ جس سے گمان ہوا کہ مریضہ ٹی بی جیسے مہلک مرض میں مبتلا ہے۔ خون تھوکنا، بخار اور جسم میں درد کی کیفیات اور دیگر علامات بتائیں۔ علامات کی روشنی میں اچھی دوا تجویز کی اور مریضہ کو دی مگر تاسف کے موصوفہ چند دنوں بعد آئی اور بتایا کہ مجھے خاص افاقہ نہیں ہوا۔ مریضہ سے زنانہ امراض کے متعلق پوچھا تو بڑی یاسیت و مایوسی سے بتایا کے ایک برس قبل Abortion ہوگیا تھا۔ تب سے Menses بند ہیں اور کبھی ہوں بھی تو بہت کم اور پر درد ہوتے ہیں۔ غالباً اس کے بعد سے خون تھوکنا اور دیگر امراض نے جنم لیا ہے۔ یہاں عوضی حیض یعنی Vicarious Menstruation کے متعلق کچھ عرض کرتا جاؤں تو بے جا نہ ہوگا۔ اس مرض میں مبتلا خواتین کو حیض نہ ہونے کے برابر یا نا کافی ہوتے ہیں۔ خون حیض قدرتی راستے یعنی رحم سے مہبل کے راستے خارج ہونے کے بجائے جسم کے کسی اور عضو یا سوراخ سے ہوتا ہے۔ منہ سے تھوک کی آمیزش کے ساتھ الٹی سے، ناک کے راستے نکسیر کی صورت میں، خونی لیکوریا، مقعد سے بواسیر کی صورت میں اصلی حیض کی بجائے آتا ہے۔ اس طرح کے خون کے اخراج کو عوضی حیض کہتے ہیں۔ اس مرض میں مبتلا خواتین کو زیادہ پریشان نہیں ہونا چاہیے۔ فکرمندی کے بجائے کسی اچھے اور کہنہ مشق معالج سے علاج کروانا



چاہیے۔ موصوفہ سے مکمل علامات لینے کے بعد Senecio Ø Aureus کے 20, 20 قطرے دن میں تین بار اس کے ساتھ Phosphorus200 اور Hemamelis30 باری باری دن میں تین بار استعمال کروائی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مریضہ کی 80 فیصد بیماری کی علامات ٹھیک ہوگئیں۔ کچھ عرصہ بعد مریضہ کو Ferrum Met30 اور China30 باری باری استعمال کیلئے دیں۔ ان ادویہ کی وجہ سے رہی سہی علامات بھی ٹھیک ہوگئیں۔ ضعف و لاغری اور نقاہت و سستی بھی دور ہوگئی۔ اب مریضہ بھلی چنگی ہے۔ ایک عرصہ سے اپنے معمولات زندگی معمول سے ادا کر رہی ہے۔ اس مرض میں کام آنے والی ادویہ اور بھی بہت ہیں۔ چند ایک ادویہ لکھ رہا ہوں۔ علامات کی موجودگی میں ضرور آزمائیں۔ تفصیل میٹریا میڈیکا میں دیکھ لیں۔

1- Bryonia
2- Ashoka
3- Digitalis
4- Belladonna
5- Arsenic alb
6- Aconite



7- Sangunaria 8- Pulsatilla
9- Collinsonia 10- Crotalus Hor.
11- Ustilago 12- Dalcamara
13- Cimicifuga Racemosa
14- Sepia 15- Mellefolium

ایک اور کیس رقم کر رہا ہوں امید ہے یہ بھی قارئین کرام اور ڈاکٹر صاحبان کی دلچسپی کا باعث ہوگا۔ ایک بچی جس کی عمر 15 سال ہوگی کان کے عارضہ میں مبتلا لائی گئی۔ بچی کی والدہ نے بچی کے متعلق مکمل معلومات فراہم کیں معلوم ہوا کہ بچی کا کان بچپن سے ہی بہتا رہا ہے۔ بچی کی والدہ نے بتایا کہ پہلے پہل مریضہ کے کان سے پانی کی طرح کا مواد خارج ہوتا اور پھر گاڑھے مواد کی شکل اختیار کر کے بہنے لگا۔ بعض اوقات پیپ یا پھر خون آمیز پیپ خارج ہوتی تھی۔ لیکن کبھی کبھی علاج معالجہ کروانے سے آرام آجاتا تھا اور کئی ماہ تک تکلیف نہیں ہوتی تھی۔ مریضہ نے بتایا کہ میرا کان بالکل ٹھیک ہے۔ بس درد رہتا ہے۔ جسے علاج کے بعد بھی افاقہ نہیں ہوا۔ جس ڈاکٹر صاحب سے پہلے علاج کرواتے تھے ان سے بھی دوا لی مگر فائدہ نہ ہوا۔ ان کے علاوہ دوسرے ڈاکٹر صاحبان سے بھی علاج کروایا مگر فائدہ نہیں ہوا۔ مریضہ نے بتایا کہ ایک ہومیو پیتھک ڈاکٹر صاحب Plantago Major Ø کان میں ڈالنے کیلئے اور دو دوسری دوائیں کھانے کیلئے۔ دواؤں کا نام تو ڈاکٹر صاحب نے نہیں بتایا البتہ Plantago Major Ø لکھ کر دیا کہ اسٹور سے لے لیں۔

استعمال سے وقتی فائدہ ضرور ہوا مگر پھر درد شروع ہوگیا۔ معالجین کا خیال ہے کہ کان میں شدید انفیکشن ہے۔ جس کی وجہ سے کان خراب ہوگیا ہے۔ مریضہ نے بتایا کہ اب کان بہنا بند ہوگیا ہے اور شنوائی میں خلل محسوس ہوتی ہے۔ بچی کو Silicea-6x کی 4,4 گولیاں دن میں تین بار دیں۔

ایک ہفتہ کے استعمال سے کان سے گندی بدبودار پیپ کا اخراج شروع ہوگیا۔ پیپ کے اخراج سے درد ختم ہوگیا یاد رہے اس مقصد کیلئے دوا نچلی طاقت کی دینی چاہیے۔ Hepar Sulph کو بھی نچلی طاقت میں استعمال کروانے سے مواد خارج ہوتا ہے۔ اس کو بھی 30 طاقت یا نچلی طاقت میں دیں۔ یہی دوائیں اونچی طاقت میں پیپ خشک کرتی ہیں۔ Silicea اور Hepar Sulph کی علامات آپس میں بہت مشابہت رکھتی ہیں۔ Hepar Sulph کے مریض کو ٹھنڈی ہوا موافق نہیں آتی اور اس کے لئے ٹھنڈی ہوا ناقابل برداشت ہوتی ہے۔ بلکہ ٹھنڈی ہوا میں جاتے ہی ٹھنڈ لگ جاتی ہے ان دواؤں کے استعمال سے کان سے زردی مائل اور کبھی کبھی سبزی مائل گاڑھی رطوبت کا اخراج شروع ہوگیا۔ بچی خوش شکل، نرم مزاج اور حلیم الطبع تھی جبکہ اب مرجھا کر رہ گئی تھی۔ ذرا سی بات پر رونا دھونا شروع کر دیتی تھی۔ ان علامات کی روشنی میں Pulsatilla دوا تجویز کی گئی۔ Pusatilla کی ایک علامت جو دوا کو دوسری ادویات سے ممتاز کرتی ہے وہ ہے۔ خسرہ کے بعد کان کا بہنا۔ پلسٹیلا کے استعمال سے مریضہ کو چین نصیب ہوا اور اپنے آپ کو بہتر محسوس کر رہی تھی۔ لیکن کان سے خون آمیز پیپ کا اخراج جاری رہا۔ کان کو دبانے سے درد محسوس ہوتا تھا۔ اب مریضہ کو Capcicum کیپسیکم 30 دی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مریضہ صحت یاب ہوگئی اور آج تک کان کا یہ عارضہ لاحق نہیں ہوا۔ ان ادویات کے علاوہ اور بہت سی ادویات ہیں جو بہت تھوڑے سے فرق سے اس مرض میں شفا کا باعث ہوسکتی ہیں۔ جن کا ذہن میں رکھنا اشد ضروری ہے۔

1) Tellurium 2) Calcaria Carb
3) Mercuris Sol 4) Sulpher
5) Nitric Acid 6) Kali Mur
7) Arsenicum Alb8) Causticum

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆





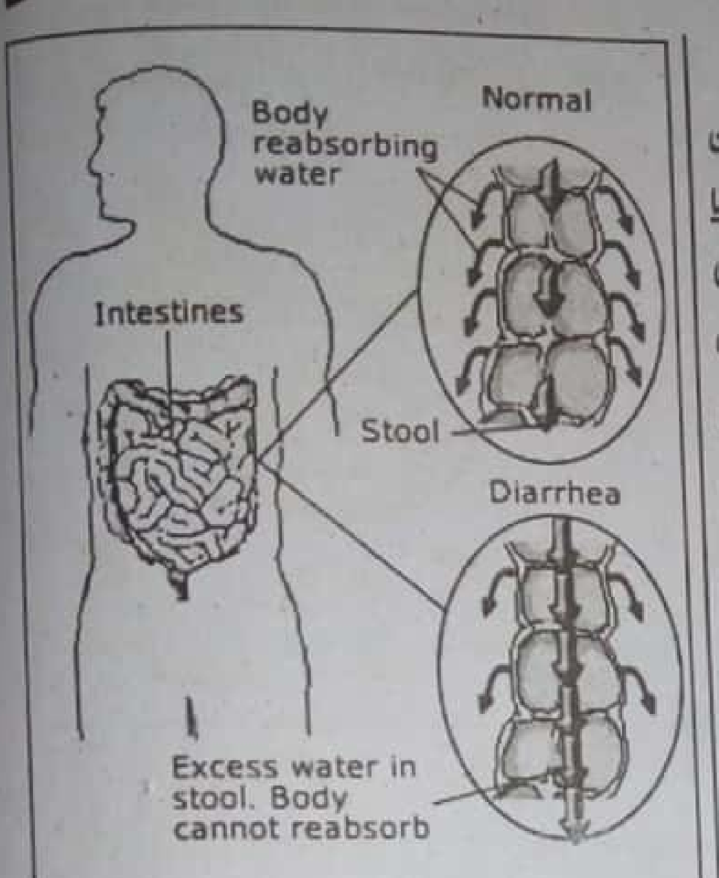
یہ میرے ہومیو پیتھی کے شعبہ میں داخل ہونے کے شروع کے دور کا واقعہ ہے۔ گرمیوں کے دن تھے۔ میری بچی جو تقریباً پندرہ بیس دن کی ہو گی کو اسہال آنا شروع ہو گئے۔ شروع میں تو اسہال کا وقفہ زیادہ تھا لیکن آہستہ آہستہ وقفہ کم ہوتے ہوتے ۴۔۵ منٹ تک پہنچ گیا۔ بیگم کو بچی کے بارے میں خاصی تشویش تھی۔ اس نے بچی کو ہسپتال یا کسی ڈاکٹر کے پاس لے جانے کو کہا۔ میرا چونکہ ہومیو پیتھی کا ابتدائی زمانہ تھا۔ اس لیے جوش و خروش بھی کچھ زیادہ ہی تھا۔ میں نے چند دنوں میں اسہال کی مشہور ادویات آرسنکم سے ورٹرم البم تک سب آزما ڈالیں لیکن اسہال کم ہونے کے بجائے بڑھتے ہی چلے گئے۔ اب تو مجھے بھی تشویش لاحق ہونے لگی کہ تجربات میں بچی ہی ہاتھ سے نہ جاتی رہے۔ ان دنوں میں ہومیو پیتھک کالج میں پڑھاتا تھا۔ دوپہر کو جب میں واپس گھر آیا تو بیگم کے مکمل بگڑے ہوئے تیور دیکھ کر میں سمجھ گیا، آج میرا اور ہومیو پیتھی کا مکمل بائیکاٹ ہو چکا ہے۔ بیگم نے غصہ اور تشویش بھرے لہجے میں کہا کہ کھانا بعد میں کھائیں پہلے بچی کو کسی اچھے ڈاکٹر کے پاس لے کر جائیں۔ میں نے اپنے بچے کھچے حوصلے کو اکٹھا کر کے نہایت تحمل سے جواب دیا۔ ہاں بالکل لے چلتے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی میں نے وہ لنگوٹ دیکھا جس پر بچی نے پاخانہ کیا تھا۔ یہ گہرے ہرے رنگ کا پتلا شاید کچھ لیس دار بھی تھا۔ درحقیقت میں اندر سے خفت بھی محسوس کر رہا تھا کہ یہ ہے ہومیو پیتھی جس کے بڑے خوش کن دعووں سے میں بیگم کو اس کی اہمیت و افادیت پر قائل کیا کرتا تھا۔ بہرحال بیگم میری کسی دلیل کو سننے کو تیار نہ تھی۔ اب وہ کسی بھی قسم کا رسک لینا نہیں چاہتی تھی۔ میں نے آخری کوشش کے طور پر ڈاکٹر عابد حسین کی کینٹ ہومیو پیتھک گائیڈ جو کمرے ہی میں پڑی ہوئی تھی نکالی اور اسہال کے باب میں ادویات کو پڑھنا شروع کیا۔ ہرے رنگ کے اسہال میں کچھ ادویات لکھیں تھیں۔ ان کی تفصیل پر ایک اچٹتی نظر ڈالی۔ اسی دوران بچی نے پاخانہ کیا جو پیلاہٹ مائل تھا۔ لیکن پہلے لنگوٹ پر وہ ہرے رنگ کا تھا۔ میں نے بیگم سے پوچھا کہ کیا پاخانے ہرے رنگ کے ہوتے ہیں یا پیلے؟ اس نے حیرانی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ پہلے پاخانہ پیلا ہوتا ہے لیکن کچھ دیر پڑا رہنے کے بعد ہرا ہو جاتا ہے۔ یہ انکشاف بڑا اہم تھا اس کے بعد میں نے مزید کھوج کے طور پر بیگم سے پوچھا، بچی کو گھٹی میں کیا دیا تھا۔ اس نے بتایا کہ تھوڑا سا شہد دیا تھا۔ میں ذرا سی تاخیر کے بغیر اٹھا اور قریبی ہومیو پیتھک اسٹور پر دوڑتا ہوا پہنچا۔ ایک ڈرام ارجنٹم نائیٹریکم ۳۰ طاقت میں لی۔ ایک قطرہ بچی کو تھوڑے سے پانی میں دیا۔ مجھے کالج واپس جانا تھا۔ میں نے بیگم کو تاکید کی دو گھنٹے کے وقفے سے میرے واپس آنے تک دوا دینا۔ اگر شام تک فرق نہ پڑا تو ڈاکٹر کے پاس لے جائیں گے۔ واپسی پر میں گھر میں اس خدشہ اور تشویش کے ساتھ داخل ہوا کہ بیگم تیار کھڑی ہو گی کہ چلیں بچی کو ابھی لے کر چلیں۔ لیکن یہ کیا! بیگم نے تو میرے آنے کا نوٹس ہی نہیں لیا۔ میں خاموشی سے صوفے پر جا کر بیٹھ گیا۔ کافی دیر انتظار کرنے کے بعد میں نے بیگم سے پوچھا بچی نے کتنے پاخانے کیے اور کیا اس کے بعد دوائی دی تھی؟ اس کے بعد بچی نے پاخانہ نہیں کیا۔ اگر آپ کو دوا دینی ہے تو دے دیں۔ میں تو کام میں لگی رہی۔ یہ میرا ارجنٹم نائٹ کے ساتھ پہلا تجربہ تھا اس کے بعد کی پریکٹس میں جب پیدائش کے ایک یا دو ہفتے بعد اسہال کا کیس آیا اور اسہال شروع ہونے سے پہلے شہد یا کوئی میٹھی چیز دی گئی



تھی ارجنٹم نائٹ ریکم کبھی ناکام نہیں ہوگی۔

کیس نمبر 2: وہ ایک خوش گفتار اور خوش شکل خاتون تھیں۔ظاہر ہے کسی کے حوالے سے میرے پاس آئی تھیں۔انہوں نے بتایا کہ انہیں ایک سال سے بخار ہے۔وہ اس بات پر پریشان تھیں کہ اتنی ادویات کھانے کے باوجود بخار نہیں اتر رہا تھا۔تقریباً ۶ ماہ میں نے کرسچن ہسپتال پکا گڑھا سے دوائی کھائی ہے۔ بخار وقتی طور پر شاید کم ہوجاتا ہے لیکن دوائی چھوڑنے پر دوبارہ وہی حالت ہوجاتی ہے۔میری ایک جاننے والی نے آپکو دکھانے کو کہا۔میں نے کبھی ہومیوپیتھک دوا نہیں کھائی۔سچ پوچھیں تو مجھے اس پر اتنا اعتبار بھی نہیں۔میں اس کے کہنے پر آگئی ہوں۔میں نے خاتون کی طرف غور سے دیکھا۔ان کا جسم موٹاپے کی طرف مائل تھا۔چہرا ابھرا ہوا، رنگت سرخی مائل سفید تھی۔ان کا ٹمپریچر نوٹ کیا ۱۰۰ ڈگری کے اردگرد تھا۔میں نے ان سے پوچھا آپ نے اس سے پہلے کسی مرض کے لیے لگاتار کوئی دوا کھائی ہے۔انہوں نے سوچ کر بتایا کہ چند سال پہلے میں نے ٹی۔بی کے لیے کورس کیا تھا لیکن اب تو وہ بالکل ٹھیک ہے۔کبھی کھانسی نہیں ہوئی۔لیکن میرے لیے سب کچھ ٹھیک نہیں تھا Bacillinum-200 کی چند خوراکیں دیں اور ۳ دن بعد آنے کو کہا۔

اگلے وزٹ پر خاتون پہلے کی طرح اکھڑی ہوئی نہیں تھیں۔ ٹمپریچر تقریباً نارمل تھا۔جسم کا ٹوٹنا اور کمزوری بہتر تھی۔چار دن کی مزید دوا دیدی گئی۔اس مرتبہ ٹمپریچر نارمل رہا۔اب وہ نہ وہ صرف کھاپی ٹھیک رہیں تھیں بلکہ اپنے آپ کو ہر طرح چاق و چوبند محسوس کررہی تھیں۔ایک ماہ بعد جب انہیں مکمل یقین ہوگیا کہ بخار نہیں رہا تو انہوں نے میرے لیے بہت ساری نیک تمناؤں کے اظہار کے ساتھ اعتراف جرم کے طور پر کہا ڈاکٹر صاحب اللہ تعالیٰ نے مجھے شائد تکبر کی سزا دی ہے۔میں نے پوچھا کیسا تکبر؟ انہوں نے کہا ڈاکٹر صاحب اس سے پہلے میں ہومیوپیتھی کو چند میٹھی گولیوں کے بہلاوے کے سوا کچھ نہ سمجھتی تھی۔اللہ تعالیٰ نے مجھے بتایا ہے کہ کسی چیز کو حقیر مت سمجھو۔میں چاہوں تو معمولی سی چیز سے بھی شفاء دے سکتا

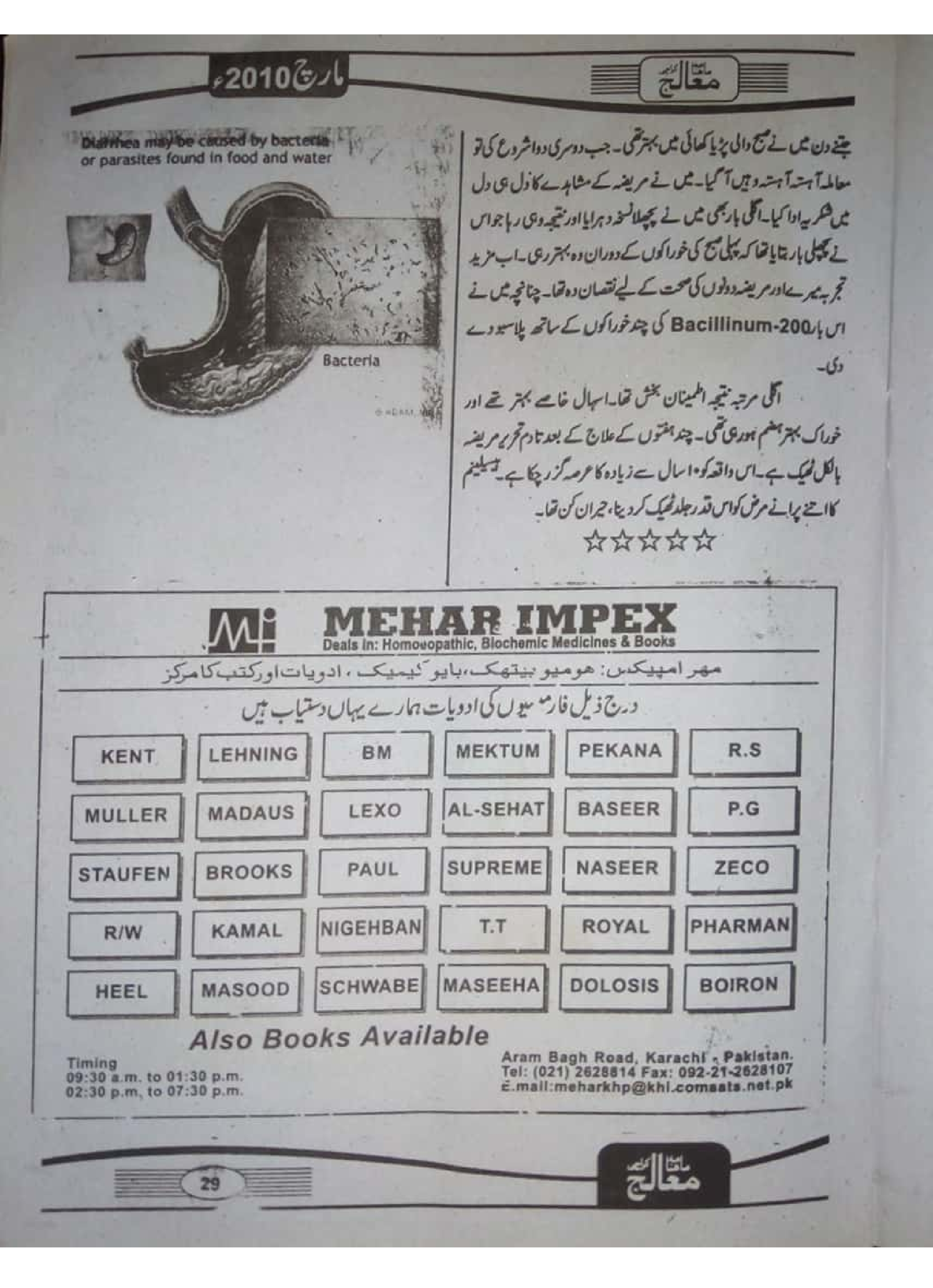


ہوں۔ڈاکٹر صاحب آپ نے میرے سوچنے کا انداز بدل دیا ہے۔

اس مریضہ کو دراصل اس کی بہن لائی تھی جو کہ میرے زیر علاج تھی۔مریضہ طلاق یافتہ تھی۔عمر تقریباً ۲۸ برس ہوگی۔درمیانہ جسم لیکن کمزور۔اس نے بتایا کہ عرصہ ۵۔۶ سال سے اسے اسہال کا عارضہ ہے۔اس دوران وہ بیشار ایلوپیتھک اور حکمت کی ادویات استعمال کرچکی ہے لیکن چند دن کے افاقہ کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوتا۔بلکہ اب وہ ادویات سے مایوس ہوچکی ہے۔کوئی شے ہضم نہیں ہوتی۔پرہیزی کھانا بھی ہضم نہیں ہوتا۔پتلے غیر ہضم شدہ غذا پاخانے کی شکل میں نکل جاتا ہے۔علامات کے مطابق میں نے چند ہومیوپیتھک ادویات کا کمبی نیشن بنا کر صبح، دوپہر اور رات کھانے کو کہا۔اس کے ساتھ تین دن صبح کے وقت Bacillinum-200 کی ایک خوراک لینے کو کہا۔

ایک ہفتہ بعد مریضہ نے بتایا کہ شروع میں فرق محسوس ہوا تھا لیکن اب پھر وہی حال ہے۔پھر کچھ دیر سوچ کر اس نے بتایا کہ ڈاکٹر صاحب





چتنے دن میں نے صبح والی پڑیا کھائی میں بہتر تھی۔ جب دوسری دوا شروع کی تو معاملہ آہستہ آہستہ وہیں آ گیا۔ میں نے مریضہ کے مشاہدے کا دل ہی دل میں شکریہ ادا کیا۔ اگلی بار بھی میں نے پچھلا نسخہ دہرایا اور نتیجہ وہی رہا جو اس نے پچھلی بار بتایا تھا کہ پہلی صبح کی خوراکوں کے دوران وہ بہتر رہی۔ اب مزید تجربہ میرے اور مریضہ دونوں کی صحت کے لیے نقصان دہ تھا۔ چنانچہ میں نے اس بار Bacillinum-200 کی چند خوراکوں کے ساتھ پلاسیبو دے دی۔

اگلی مرتبہ نتیجہ اطمینان بخش تھا۔ اسہال خاصے بہتر تھے اور خوراک بہتر ہضم ہو رہی تھی۔ چند ہفتوں کے علاج کے بعد تادم تحریر مریضہ بالکل ٹھیک ہے۔ اس واقعہ کو ۱۰ سال سے زیادہ کا عرصہ گزر چکا ہے۔ بیسلینم کا اتنے پرانے مرض کو اس قدر جلد ٹھیک کر دینا، حیران کن تھا۔

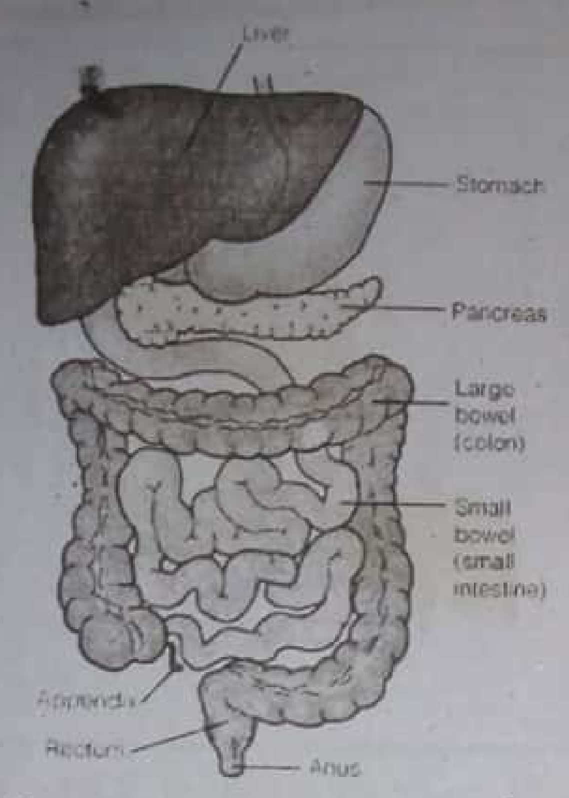
☆☆☆☆☆

ہیپاٹائٹس سی کا کیس

ہومیوپیتھک ڈاکٹر اخلاق رحیم۔ فیصل آباد

مورخہ 08-03-09 کو میرے کلینک پر ایک مریضہ تشریف لائیں جو خاصی پریشان نظر آ رہی تھیں اور پریشانی کے عالم میں ایک رپورٹ میری میز پر رکھتے ہوئے بولیں ڈاکٹر صاحب کیا اس مرض کا علاج آپ کر سکتے ہیں۔ میں نے جب رپورٹ دیکھی تو مریضہ اس کے مطابق ہیپاٹائٹس ''سی'' میں مبتلا تھی۔ میں نے مریضہ کو تسلی دی اور علامات لینے کی کوشش کی۔ کیس ٹیکنگ کے دوران مجھے صرف مندرجہ ذیل چند علامات کے سوا اور کچھ نہ ملا۔

۱) معدہ پر بھاری پن رہتا ہے۔
۲) منہ بہت خشک رہتا ہے۔
۳) پیاس نہیں لگتی۔
۴) گرم موسم اچھا لگتا ہے۔
۵) ہر وقت تھکاوٹ رہتی ہے۔
۶) گردن کے پٹھوں میں درد ہوتا ہے۔
۷) نیند بہت آتی ہے اور اس نیند کی وجہ سے بہت تنگ ہوں۔
۸) پیٹ میں گیس رہتی ہے۔
۹) پسینہ بالکل نہیں آتا۔
۱۰) جلد غصہ آ جاتا ہے۔
۱۱) یادداشت بہت کمزور ہے۔
۱۲) وقت آہستہ آہستہ گزرتا محسوس ہوتا ہے۔
۱۳) کبھی کبھار سر میں بائیں طرف درد ہو جاتا ہے۔
۱۴) مریضہ کے تین بچے ہیں۔(G3 P3 A0 L3)



۱۵) ہر پریگنینسی کے دوران اکثر دانت درد کی شکایت ہو جاتی تھی۔
۱۶) حیض بہت جلد اور مقدار میں زیادہ آتے ہیں۔
۱۷) خونِ حیض گاڑھا اور سیاہی مائل آتا ہے۔
۱۸) پہلا حیض (Menarche) 12 سال کی عمر میں آیا تھا۔

Under Standing of the Case:-

Chart of seven layers of suppression کے مطابق مذکورہ کیس چوتھی تہہ (4th layer - (Mesoderm) میں ہے اور Maismaticaly یہ کیس (Hev) Syphilitic Nature کا ہے۔ علامات کو جانچنے کے بعد میں نے مریضہ کیلئے Nux Moschat 30/OD کا انتخاب کیا۔ اور پندرہ دن بعد آنے کو کہا۔

1st Follow up on 22/03/09

مریضہ نے بتایا کہ پہلے سے کافی بہتر ہے۔ اب تھکاوٹ کا احساس کم





ہے۔ گھر کے کام کاج میں دل لگتا ہے غنودگی کی کیفیت کم ہے۔ غصہ وغیرہ اب کم آتا ہے۔ منہ کی خشکی بھی نہیں ہے۔ مگر "گھٹنوں میں درد شروع ہو گیا ہے"۔

Understanding of the 1st Follow up

دوا بالکل درست سمت میں کام کر رہی ہے۔ اور کیس چوتھی تہہ (Mesoderm) سے تیسری تہہ (Connective tissue) میں داخل ہو گیا ہے۔ لہٰذا دوا کو بند کر کے پندرہ روز کیلئے پلاسیو دے دیا گیا۔

2nd Follow up on 06/04/09

مریضہ نے بتایا کہ اب وہ بالکل ٹھیک محسوس کرتی ہے۔ غنودگی کی کیفیت بالکل ختم ہو گئی ہے اور گھٹنوں کا درد پہلے سے بہت بہتر ہے۔ اس بار 24 روز کیلئے پھر پلاسیو دیا۔

3rd Follow up on 30/04/09

مریضہ نے بتایا کہ اب وہ پہلے سے کافی بہتر ہے گھٹنوں کی درد بالکل ختم ہے۔ مگر کھانسی اور زکام نے کافی پریشان کر رکھا ہے۔ میں نے مریضہ کو سمجھایا کہ کھانسی اور زکام کیلئے کسی قسم کی میڈیسن استعمال نہ کرے۔

Undrstanding of the 3rd follo up

Chart of seven layers of کیس suppression کے مطابق تیسری تہہ (Connetive tissue) سے دوسری تہہ (Endoderm) میں داخل ہو گیا ہے۔ Direction of cure بالکل ٹھیک ہے۔ اس دفعہ مریضہ کو ایک ماہ کیلئے پلاسیو دیا گیا۔

4th Follow up on 31/05/09

اس مرتبہ مریضہ نے بتایا کہ کھانسی زکام اب بالکل ٹھیک ہے اور بھوک وغیرہ بھی ٹھیک لگتی ہے۔ پیٹ میں اب گیس نہیں بنتی اور اب وہ بہت خوش رہتی ہے۔ طبیعت میں چڑچڑاپن بھی نہیں رہا۔ معدہ پر بھاری پن بالکل ختم ہو گیا ہے۔ اس بار پھر مریضہ کو ایک ماہ کیلئے پلاسیو دیا گیا۔

5th Follow up on 30/06/09

مریضہ نے بتایا کہ باقی سب کچھ ٹھیک ہے مگر اس بار سر میں شدید Dandruf ہو گئی ہے۔



Undrstanding of the 5th follow up

اس بار میں بے حد خوش ہوا کیونکہ میری مریضہ بالکل شفایاب ہو رہی تھی۔ اور کیس دوسری تہہ (Endoderm) سے پہلی تہہ (Ectoderm) میں داخل ہو گیا تھا۔ اس بار مزید ایک ماہ کیلئے پلاسیبو دیا گیا۔

6th Follow up on 31/07/09

اس بار مریضہ نے بتایا کہ سر کی خشکی پہلے سے بہت بہتر ہے۔ اور کسی قسم کی تھکاوٹ وغیرہ نہیں ہوتی۔ اس بار میں نے مریضہ کو PCR کروانے کا مشورہ دیا۔ مگر مریضہ نے اقرار کیا کہ وہ ایک ماہ تک مزید دوا کھانا چاہتی ہے۔ میں نے مریضہ کو مجبور نہیں کیا اور ان کی نفسیات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے ایک ماہ کیلئے مزید پلاسیبو دے دیا۔

7th Follow up on 31/08/09

اس Follow up پر مریضہ نے PCR رپورٹ خوشی سے میری میز پر رکھی اور کہا ''ڈاکٹر صاحب آپ کو مبارک ہو میرا کالا یرقان بالکل ختم ہو گیا ہے۔'' میں نے جب رپورٹ دیکھی تو اللہ کے فضل و کرم سے PCR بالکل Negative ہو گیا تھا۔

Understaing of the case

(۱) میرے اکثر ینگ ہومیو پیتھ ساتھی مرضیاتی نام سن کر پریشان ہو جاتے ہیں۔ میری ان سے درخواست ہے کہ مرضیاتی نام سے اتنے متاثر نہ ہوں بلکہ مریض کی کیفیت کو جاننے کی کوشش کریں۔ مریض کو سمجھنے کی کوشش کریں اور مریض کی علامات کے مطابق بالکل دوا کا انتخاب کریں۔ پھر میں آپ کو اس بات کا یقین دلاتا ہوں کہ ایسے امراض جو کہ نام نہاد سائنٹفک طریقہ علاج (ایلوپیتھی) کے لیے ایک چیلنج بنے ہوئے ہیں آپ پھونک مار کر اُڑا دیں گے۔ مطلب کہ چند ہومیوپیتھک خوراکیں ہی اُس مرض کا ہمیشہ ہمیشہ کیلئے قلع قمع کر دیں گی۔

(۲) بلا جواز میڈیسن دہرایا نہ کریں کیونکہ جب وائٹل فورس (Vital Force) اپنا کام شروع کر دے تو اس دوران دوا کا جاری رکھنا ایک احمقانہ روش ہے۔ بدقسمتی سے ہمارے ہاں ایک ایک سال تک مسلسل دوا کو استعمال کرایا جاتا ہے جو کہ ہومیوپیتھی کے واضع کردہ اصولوں کے منافی ہے۔

(۳) تیسری اہم بات یہ ہے کہ Case کا Prognosis بالکل نوٹ ہی نہیں کرتے کہ کیا ہمارے کیس میں Cure کی Direction بالکل درست ہے یا غلط۔ یہی وجہ ہے کہ بہت سارے ساتھی خطرناک قسم کی Suppressions کر دیتے ہیں اور انہیں اس بات کا علم ہی نہیں ہوتا کہ انہوں نے مریض کے ایک مسئلہ کو دبا کر اسے کس مہلک مصیبت میں ڈال دیا ہے۔

میری باتوں پر عمل کر کے دیکھیں ان شاء اللہ آپ کے ہاتھوں سے ایسے معجزات ہوں گے کہ آپ خود حیران ہوں گے۔

آخر میں اپنے استادِ محترم جناب ڈاکٹر ایل ایم خان صاحب (ہومیوپیتھک ریسرچ آفیسر نیشنل انسٹیٹیوٹ آف ہومیوپیتھی گورنمنٹ آف انڈیا) کا تہہ دل سے مشکور ہوں۔ جنہوں نے ہومیوپیتھی کے کٹھن راستوں پر لمحہ بہ لمحہ میری رہنمائی کی۔

گردوں کی بیماریوں کے عالمی دن کے حوالے سے خصوصی مضمون



گردوں کی بیماریاں
(Kidneys Diseases)

ہومیوپیتھک ڈاکٹر زیڈ۔پی۔جاوید۔خان پور

دیگر ممالک کی طرح پاکستان میں بھی ہر سال 8 مارچ کو گردوں کا عالمی دن منایا جاتا ہے۔ اس دن ہمارے ملک میں مختلف تنظیمیں اور ادارے، سیمینارز، صحت کے حوالے سے پروگرام اور واک کا اہتمام کرتے ہیں۔ لیکن یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ سب اہتمام صرف رسم پوری کرنے کے لیے نہیں ہونا چاہیے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ بجائے وقت گزاری کے ایک ٹھوس اور جامع لائحہ عمل بنایا جائے۔ کیونکہ گردے انسانی جسم میں جو حیثیت رکھتے ہیں اس کو عام طور پر قابل غور نہیں سمجھا جاتا۔ دل، دماغ، جگر، معدہ یہ سب اس وقت تک متحرک رہتے ہیں۔ جب تک گردے پوری طرح کام کرتے رہیں۔

ہمارے ملک میں گردے کی بیماریوں میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ گردے فیل ہونا یا گردوں میں پتھری کا بننا۔ یہ سب زہر آلودہ پانی کے استعمال کی وجہ سے ہے۔ ہمارے ملک کے دیہی علاقوں میں غربت اور بنیادی سہولتیں نہ ہونے کی وجہ سے لوگ مختلف بیماریوں کا شکار ہو رہے ہیں۔ دیہاتی علاقوں میں مختلف فیکٹریوں اور کارخانوں سے خارج ہونے والا کیمیکل زدہ پانی ندی نالوں میں شامل ہو کر انہیں زہر آلود کر دیتا ہے۔ یہی پانی لوگ ہینڈ پمپ اور کنوؤں سے حاصل کر کے پیتے ہیں جو انہیں جان لیوا اور موذی بیماریوں میں مبتلا کر دیتا ہے۔ ان میں سرفہرست گردے کی اور پیٹ کی بیماریاں ہیں۔ اس وقت ہمارے ملک میں یورالوجسٹ فزیشنز کی بہت کمی ہے۔ حکومت کو چاہیے کہ ان کی تعداد میں خاطر خواہ اضافہ کرے۔ کیونکہ گردوں کی بیماریوں میں روز افزوں اضافے کے سبب شرح اموات بڑھ رہی ہیں۔

ہم آئے روز گردوں کی خرید وفروخت کی خبریں اخبارات میں پڑھتے ہیں۔ حکومت اس سلسلے میں جامع قانون سازی کرے۔ تاکہ اس گھناؤنے کاروبار سے لوگوں کو چھٹکارا حاصل ہو۔ حکومت صحت کے انفراسٹرکچر کو اپ گریڈ کرے۔ اور گردوں کی بیماریوں کی ابتدائی تشخیص اور علاج معالجہ کے سلسلے میں بنیادی مراکز صحت، تحصیل ہیڈ کوارٹر اور ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتالوں میں یورالوجسٹ تعینات کیے جائیں۔ یہاں ایلوپیتھک طریقہ علاج کے ساتھ اگر ہومیوپیتھک طریقہ علاج کو آزمایا جائے تو یہ سونے پہ سہاگہ والی بات ہوگی۔ ہمارے ملک میں مستند ہومیوپیتھک طریقہ علاج کے ساتھ اگر ہومیوپیتھک فزیشنز کی کمی نہیں ہے۔ اور ہومیوپیتھک طریقہ علاج ویسے بھی سستا اور بے ضرر ہے۔ اس میں مریض آپریشن کی اضافی تکلیف سے بھی بچ جاتا ہے۔ کیونکہ ہومیوپیتھک طریقہ علاج میں بغیر آپریشن گردے کی مختلف بیماریوں کا علاج ممکن ہے۔ اگر حکومت سرکاری مراکز صحت اور ہسپتالوں میں ہومیوپیتھک ڈاکٹرز کو تعینات کرے تو جہاں عوام کو فوری اور

ستا علاج میسر ہوگا وہیں حکومتی اخراجات میں بھی کمی ہوگی۔

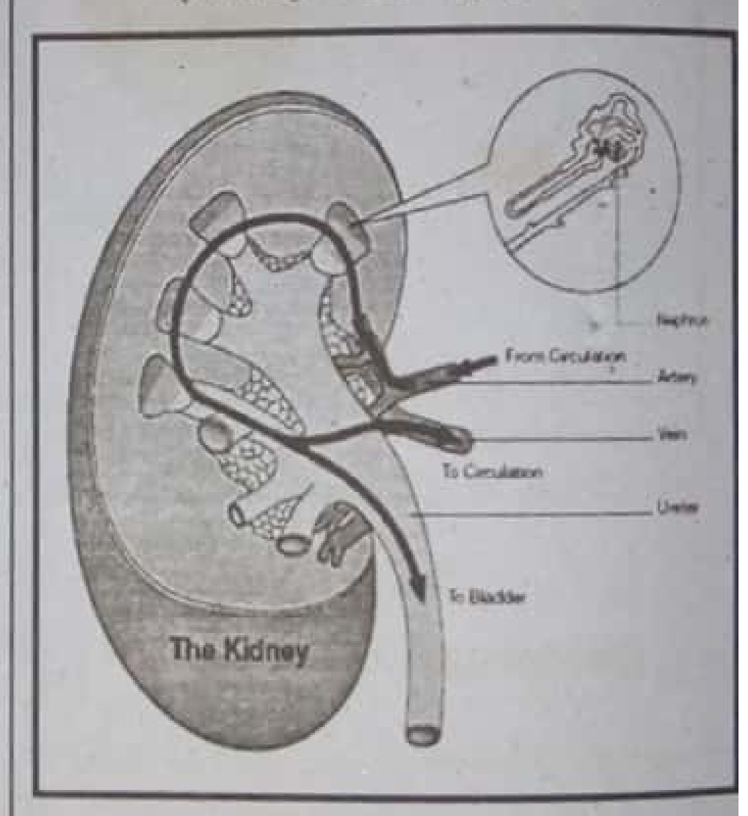
گردے انسانی جسم کا نہایت اہم جزو ہیں۔ جو جسم میں پیشاب کے ذریعے فاسد مادے خارج کرنے کا بنیادی فعل انجام دیتے ہیں۔ پاکستان میں گردے کی درج ذیل بیماریاں عام ہیں۔

۱) دردِ گردہ (Kidney Pain)

۲) ورمِ گردہ (Kidney Naphritis)

۳) گردے کی پتھریاں (Kidney Stones)

۴) گردے کا فیل ہوجانا (Kidney Failure)



وجوہات

ان وجوہات میں پینے کے لیے استعمال ہونے والے پانی کا آلودہ ہونا سب سے بڑی وجہ ہے۔ اس کے علاوہ

☆ ملاوٹ شدہ اشیائے خوردونوش۔

☆ غذا میں گوشت کا زیادہ استعمال۔

☆ پان، مصالحہ، سپاری اور گٹکے کا استعمال۔

☆ کشتہ جات کا بے جا استعمال۔

☆ زیادہ دیر تک بیٹھ کر کام کرنا، کم حرکت کرنا اور ورزش نہ کرنا۔

☆ جوان بننے کی خواہش میں ویاگرا اور ٹائمنگ والی ادویات کا بے تحاشہ استعمال۔

☆ تمباکو نوشی

☆ ہائی بلڈ پریشر

☆ شوگر کی زیادتی، شوگر کنٹرول نہ ہونے سے اچانک گردوں کا فیل ہوجانا۔

علامات

☆ گردوں کے مقام پر شدید نوعیت کا درد۔

☆ پیشاب کا کم یا بار بار آنا، یا مقدار میں کمی یا زیادتی۔

☆ پیشاب میں خون کا آنا۔

☆ سانس کی تکالیف۔

☆ خون کی کمی۔

☆ متلی یا قے اور جسمانی کمزوری۔

☆ جسم پر سوجن، پاؤں، ٹخنوں اور ٹانگوں پر سوجن۔

احتیاطی تدابیر

☆ ہائی بلڈ پریشر اور شوگر کو کنٹرول کریں۔

☆ غذا میں نمک کا استعمال کم کریں۔

☆ تمباکو نوشی سے پرہیز کریں۔

☆ خون کی کمی کو دور کریں۔ خون میں کولیسٹرول کی مقدار کو کم رکھیں۔ اس

کے لیے ورزش کریں۔

☆ تازہ ترین ریسرچ کے مطابق وزن کم کرنے سے گردوں کے افعال پر اچھا اثر پڑتا ہے۔ وزن چاہے غذا سے یا ورزش سے کم کیا جائے۔ ہر صورت میں گردوں کو اس سے فائدہ پہنچے گا۔

حکومت پنجاب کے تازہ ترین اعداد و شمار کے مطابق پنجاب میں 14 تدریسی ہسپتالوں، 30 ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال اور 5 تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال میں 540 ملین روپے کے کثیر سرمائے سے ڈایلیسز مشینیں اور ضروری ساز و سامان بمعہ ادویات مہیا کر دیا گیا ہے تا کہ عوام مفت ڈایلیسز کی سہولت سے فائدہ اٹھائیں۔ یہ ایک اچھا اقدام ہے اس کا دائرہ کار بتدریج پورے ملک تک بڑھنا چاہیے۔

علاج

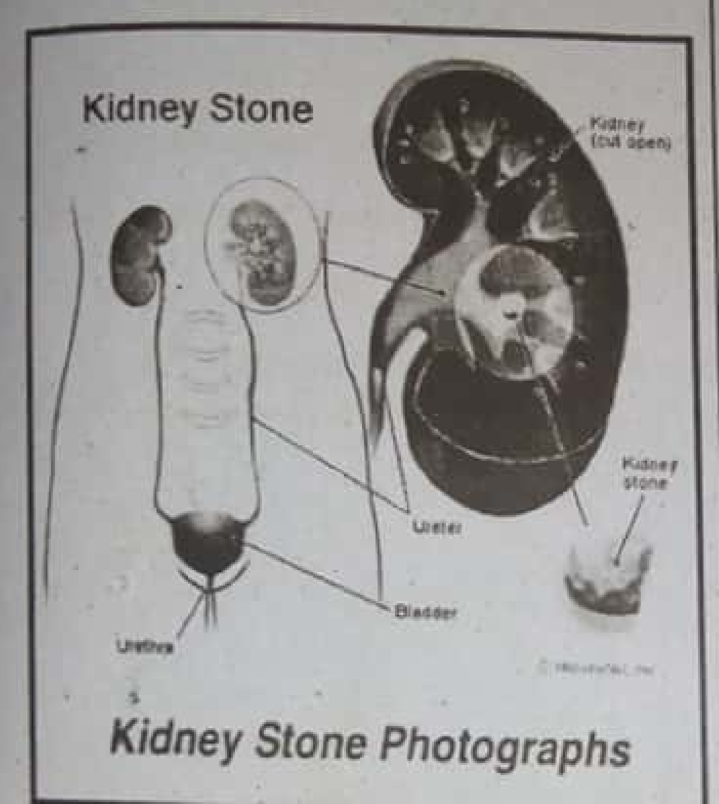
گردے کے امراض میں سب سے زیادہ گردے میں پتھری بننے کا عمل ہے۔ اور ان پتھریوں کے بننے کی بڑی وجہ پانی اور مشروبات کا کم استعمال، غیر متناسب خوراک اور پیشاب کی نالیوں کی سوزش ہے۔ 1 سے 2 ملی لیٹر کی اکثر پتھریاں صرف زیادہ پانی کے استعمال سے خود بخود نکل جاتی ہیں۔ نہ نکلنے والی پتھریوں کے لیے ہومیوپیتھی کی درج ذیل ادویات استعمال کی جا سکتی ہیں۔

Berberis Vul 200 30 Q بربرس ولگرس

گردوں کے درد کے لیے یہ چوٹی کی دوا ہے۔ خصوصاً جب بائیں طرف درد ہو اور گردوں سے پیشاب کی نالی تک پھیل جاتا ہے اور انہیں علامات کے ساتھ یہ دوا دائیں جانب کے درد کا علاج بھی ہے۔

Lycopodium 30 لائیکوپوڈیم

جب پیٹ کے دائیں جانب اپھارہ ہو۔ اور پیشاب میں سرخ ریت



آ رہی ہو۔ اس دوا کو 30 طاقت میں دینا چاہیے۔ اور یہ دو دن میں دو مرتبہ دی جائے۔ اور لگاتار 3 ماہ تک استعمال کی جائے۔

Calcarea Carb 200 کلکیر یا کارب

اگر پتھری یورک ایسڈ کی زیادتی کی وجہ سے بن رہی ہوں اور شدید درد قولنج ہو۔ تو کلکیر یا کارب 200 طاقت میں بہترین رزلٹ دیتی ہے۔

Teribinthina 200 Q ٹیری بن تھینا

گردوں کے علاقہ میں شدید کھینچنے والا درد ہوتا ہے۔ پیشاب میں شدید کٹن اور جلن ہوتی ہے۔ پیشاب کی نالی میں جلن ہوتی ہے۔ پیشاب میں خون اور البیومن خارج ہوتا ہے۔ یہ دوا پتھری بننے کے عمل کو روکتی ہے اور

حسب ضرورت اس دوا کی طاقت 1000 بھی دی جا سکتی ہے۔ پیشاب سرخ، بھورا، سیاہ یا دھوئیں کے رنگ کا ہوتا ہے۔

کینتھرس Cantharis 200-30

گردے، مثانے اور پیشاب کی نالی کی سوزش، گردے میں تیز پھاڑنے والا اور چبھن والا درد ہوتا ہے۔ پیشاب خارج کرنے میں بہت دقت ہوتی ہے۔ پیشاب کے ساتھ قطرہ قطرہ خون خارج ہوتا ہے۔ مریض کا چہرہ سرخ ہوتا ہے۔ بے چینی کے ساتھ پیشاب دب جاتا ہے۔ جس کے ساتھ مسلسل اذیت کا احساس ہوتا ہے۔

نیٹرم فاس Nat. Phos IX

یہ دوا پتھری بننے کے عمل کو روکتی ہے اور چونے کے اجزاء (ایگزالیٹ) کو تحلیل کرتی ہے۔ بائیو کیمک کی نمبر ایک دوا ہے اسے دن میں چار بار دینا چاہیے۔

ایپس میلی فیکا Apis Melifica 30

چہرے اور بازوؤں اور ٹانگوں پر استسقائی سوجن ہوتی ہے اور ساتھ ہی سر، کمر، ٹانگوں، بازوؤں اور گردوں میں درد ہوتا ہے۔ تنفس میں دقت ہوتی ہے۔ دباؤ کے ساتھ سانس پھول جاتا ہے۔ پیشاب متواتر لیکن کم مقدار میں آتا ہے۔ مردوں کی نسبت عورتوں میں زیادہ تواتر کے ساتھ استعمال ہوتی ہے۔

آرسینکم البم Arsenic Alb 30

اگر گردوں کی خرابی کی وجہ سے چہرے پر سوجن آجائے اور انتہائی کمزوری اور بے چینی ہو۔ مریض کو بار بار پیاس لگے تو یہ ایک عمدہ دوا ہے۔ اور اگر سارے جسم پر استسقائی سوجن ہو تو یہی کارآمد دوا ہے۔

کاسٹی کم Causticum 200-30

اذیت ناک درد کی لہریں گردوں سے خصیوں تک جاتی ہیں اس طرح کا حملہ اس وقت ہوتا ہے جب مریض سو رہا ہو۔

سارساپریلا Sarsaparilla 200-30

گردے کے امراض میں جب پیشاب کم مقدار والا اور چپچپا اور جھلیوں والا ہو۔ پیشاب کرنے کے فوراً بعد پیشاب گدلا ہو جائے، آخر میں بہت زیادہ درد ہو اور مثانہ میں اینٹھن ہوتی ہو۔ پیشاب کی سفید تلچھٹ کے لیے بھی یہ دوا استعمال ہوتی ہے۔

آرٹیکا یورینس Urtica Urens Q

گردے میں پتھری ہو۔ پیشاب گاڑھا آتا ہو۔ یہ دوا بھی گردوں کی پتھری اور کنکر کو خارج کرتی ہے۔

بینزوئک ایسڈ Benezoic Acid 30

گردے کا درد جو تیز اور شدید ہوتا ہے۔ درد کی لہریں کمر سے گزر کر چھاتی تک چلی جاتی ہیں۔ پیشاب گہرے رنگ کا اور امونیا کی تیز بو والا ہوتا ہے۔ گٹھیا کے ساتھ گردوں کی سوزش اس دوا کی رہنما علامات ہے۔

ڈائی سکوریا Dioscorea 200-30

اس دوا میں مریض خشک اور اینٹھن والے دردوں کے ساتھ لوٹ پوٹ ہو جاتا ہے۔ دراصل یہ کیفیت گردوں کی پتھری خارج ہونے سے لاحق ہوتی ہے۔ ناف کے قریب درد کے ساتھ پیشاب کی نالی میں کھنچن لاحق ہوتی ہے۔ جس کو دبانے سے افاقہ ہوتا ہے۔

Belladonna 200-30 بیلاڈونا

گردوں کے علاقہ میں پیشاب کی نالی کے ساتھ ساتھ گولی لگنے جیسے درد ہوتے ہیں جو کہ پتھری کے راستہ بنانے کے باعث لاحق ہوتے ہیں۔ ایسی صورت میں بیلاڈونا ایک بہترین دوا ہے۔

Klakurenal Drops کالکورینل ڈراپس

کمپاؤنڈ میڈیسن میں جرمنی کی کالکورینل ڈراپس گردے کے امراض کے لیے کامیاب دوا ہے۔

Solidaga Syrup سولیڈیگو سیرپ K-9 ڈراپس

کینٹ ہومیوفارمیسی کراچی کی سولیڈیگو سیرپ اور K-9 ڈراپس گردے اور مثانے کا ورم، پیشاب کی کمی کی وجہ سے ٹانگوں میں ورم، یورک ایسڈ کی زیادتی کی وجہ سے گردوں اور ٹانگوں کی ورم میں بہت مفید ہے۔ میں نے اسے اپنی پریکٹس میں مفید پایا ہے۔ اس کے علاوہ ایک اور نسخہ جسے میں نے آزمایا ہے وہ یہ کہ UHL رحیم یار خان کا سرکنڈا ڈراپس اور کلکیریا فاس 6x، نیٹرم فاس 6x گردوں کی پتھری نکالنے کے لیے ایک بہترین انتخاب ہے۔



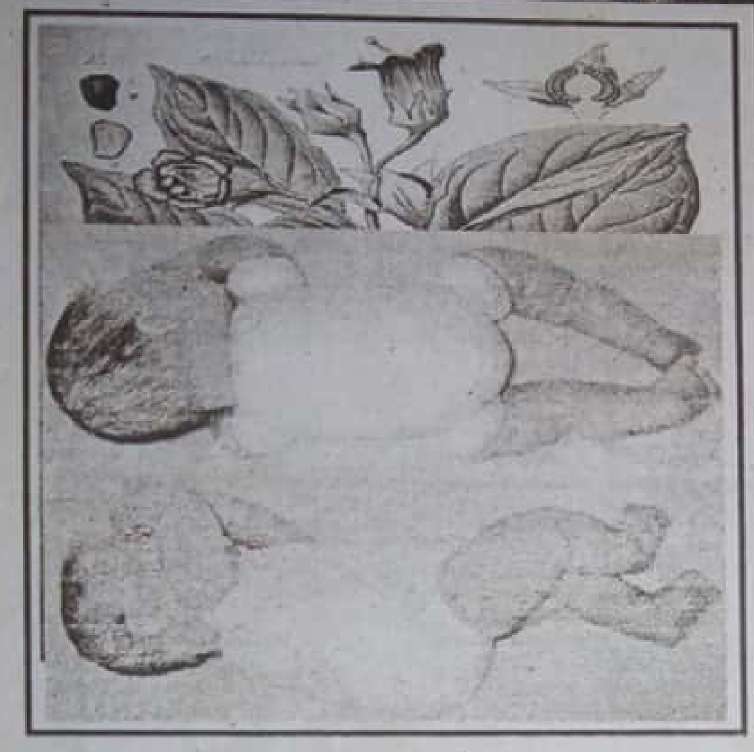
Scanned by CamScanner

A CASE OF SHORT LIMBED FETUS

سکواڈرن لیڈر (ر) عبدالباسط ہومیوفزیشن

تقریباً 8 ماہ پہلے ایک میاں بیوی میرے کلینک میں آئے۔ وہ دونوں خاصے پریشان تھے کیونکہ بیوی حاملہ تھی اور اسے حمل کو چھٹا ماہ ختم ہونے کو تھا۔ ہسپتال میں چیک اپ کے دوران ان کو بتایا گیا کہ بچے کے بازو اور ٹانگیں اپنے جسم سے چھوٹی ہیں۔ الٹراساؤنڈ کی رپورٹ جب دیکھی گئی تو جسم اور شاخ ہائے وجود میں 4 سے 6 ہفتہ کا فرق بتایا گیا تھا (میڈیکل میں پیٹ میں بچے کے اعضا کی بڑھوتری کو سائز کے بجائے ہفتوں کے فرق سے ظاہر کیا جاتا ہے)۔ اس سے مراد یہ تھی کہ ایسا لگتا ہے کہ جیسے بازو اور ٹانگیں جسم کے ساتھ اپنے وقت سے 4 سے 6 ہفتہ بعد بننا شروع ہوئی ہیں۔ بہرحال میاں بیوی سخت پریشان تھے ان کے پہلے دو بچے بالکل نارمل پیدا ہوئے تھے۔ موجودہ بچے کے بارے میں لیڈی ڈاکٹر نے کہا تھا کہ بذریعہ آپریشن بچہ کو ضائع کر دینا چاہیے کیونکہ معذور بچہ پیدا کرنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ ساتھ ان کو یہ بھی کہا گیا کہ اس کا کوئی علاج نہیں۔ ان کو کسی نے مجھ سے مشورہ کرنے کیلئے بھیجا تھا۔

میں نے رپورٹس وغیرہ دیکھنے کے بعد میاں بیوی کو کنوینس کیا کہ اگرچہ اس قسم کا میرے پاس پہلے کوئی کیس نہیں آیا ہے اور نہ ہی میں نے کہیں پڑھا ہے۔ اگر وہ اس بات پر تیار ہوں تو چھ ہفتہ کیلئے مزید انتظار کرلیں۔ اس کے بعد اگر وہ آپریشن کروانا چاہیں تو کرواسکتے ہیں۔ یہ ایک تجرباتی علاج ہوگا۔ اس پر وہ دونوں رضامند ہوگئے۔ (6 ہفتہ کا وقت اس لیے لیا گیا تھا کیونکہ الٹراساؤنڈ میں کم از کم وقفہ 6 ہفتہ کا ہونا چاہیے ورنہ بچہ کیلئے نقصان کا موجب ہوسکتا ہے) ان کو مندرجہ ذیل دوا دی گئی۔



صرف ایک خوارک رات کو — **Medhor 1000**

صبح دوپہر شام 3 دن — **Bar. Carb 30**

صبح شام 10 دن پھر صرف رات کو

میاں بیوی زیادہ جلدی میں تھے یا زیادہ حساس تھے۔ انہوں نے چھ ہفتہ انتظار کرنے کے بجائے 3 ہفتے بعد ہی الٹراساؤنڈ کروالیا اور رپورٹ میرے پاس لے آئے۔ دونوں کافی مطمئن تھے کیونکہ اب فرق 6 ہفتہ کے بجائے 3 تا 4 ہفتہ رہ گیا تھا۔ وہی دوا جاری رکھنے کو کہا گیا یعنی:

رات کو روزانہ — **Bar Car 30**

قریباً ڈیڑھ ماہ بعد میاں میرے پاس آیا اور بتایا کہ رات بارہ بجے میری بیوی کو دردیں ہوئی تھیں اور ہسپتال میں بچہ پیدا ہوا جو کہ بالکل نارمل

تھا۔ ہاتھ، بازو، ٹانگیں نارمل تھے لیکن بچہ فوت ہوگیا ہے۔ ڈاکٹر کے مطابق آکسیجن کی کمی کی وجہ سے بچہ فوت ہوا ہے! مجھے اس کا بہت افسوس ہوا لیکن میرا تجربہ اس لحاظ سے کامیاب رہا کہ Short Limbed بچے کا علاج ماں کے پیٹ میں ممکن ہے۔ لیکن اس بات کا تجسس رہا کہ آکسیجن کی کمی کی وجہ سے وفات کیوں ہوئی؟ میں نے ہسپتال کے سرجن کو وہ ریفرنس دیا اور کہا کہ مجھے اس کیس کا ریکارڈ دیکھ کر بتائیں کہ بچے کے بارے میں کیا رپورٹ تھی اور کیا بچہ نارمل تھا۔ اس نے ریکارڈ سے



تصدیق کی کہ بچہ بظاہر بالکل نارمل تھا اور کوئی غیر معمولی بات ریکارڈ میں نوٹ نہیں کی گئی۔

شاید بچے کی بڑھوتری بہت جلد ہوگئی تھی اور ماں کے ذریعہ آکسیجن کی سپلائی اس کی ضروریات پوری نہ کر سکی۔ آئندہ اگر کوئی ایسا کیس آیا تو اس کو اس دوا کے ساتھ فیرم فاس 6x اور کالی سلف 6x ملا کر یا کاربوویج 200 ہفتہ میں 2 بار ضرور شامل کروں گا تا کہ آکسیجن کی کمی نہ ہو۔ کیا آپ اس سے اتفاق کرتے ہیں؟

بانجھ پن کا ایک کیس

ہومیو پیتھک ڈاکٹر نوشین ۔ کراچی

بانجھ پن نہ صرف ایک عورت کیلئے ذہنی کرب کا باعث ہوتا ہے بلکہ ایک خاندان بھی اس مسئلے سے متاثر ہوتا ہے اور نتیجتاً عورت معاشرتی تنگ نظری کا شکار ہو جاتی ہے۔

ایسا ہی ایک کیس مئی 2006ء کو میرے پاس آیا۔ مریضہ کی عمر 24 سال تھی اور پانچ سال آسکی شادی کو ہو چکے تھے آسکا مسئلہ یہ تھا کہ بغیر علاج کے اُسکو حیض نہیں آتے تھے جس کے نتیجے میں اب تک حمل نہیں ٹھہر سکا تھا۔

مریضہ مسلسل چار سال سے ایلوپیتھک علاج کروا رہی تھی اور اس دوران کروائے گئے ٹیسٹوں سے پتہ چلا کہ مریضہ کا F.S.H. (Follicular Stimulating Harmon) سن یاس کی حد تک پہنچ گیا تھا اور ڈاکٹروں کے مطابق ایسی صورت میں حمل ٹھہر ہی نہیں سکتا مختلف ادویات اور Harmonal Injection کے باوجود کوئی خاطر خواہ نتیجہ نہیں نکل سکا۔

لہٰذا مریضہ کا کیس File کیا گیا۔

مریضہ کا F.SH 135 miu/ml جبکہ اس کی نارمل Value F.SH 2-13miu/ml (Follicular Phase) ہے۔

مریضہ کی مخصوص علامات:

۱- مریضہ کو پہلا حیض 17 سال کی عمر میں آیا۔

۲- حیض ہمیشہ تاخیر سے اور مقدار میں کم۔

۳- شدید گاڑھا لیکوریا۔

۴- ہاضمہ کی خرابی، قبض اور بواسیر کی تکلیف۔

۵- منہ میں اکثر چھالوں کا ہونا۔

۵- ذہنی انتشار اور مایوسی۔

۶- دوران حیض بائیں جانب شدید درد۔

EGG MATURATION AND RELEASE

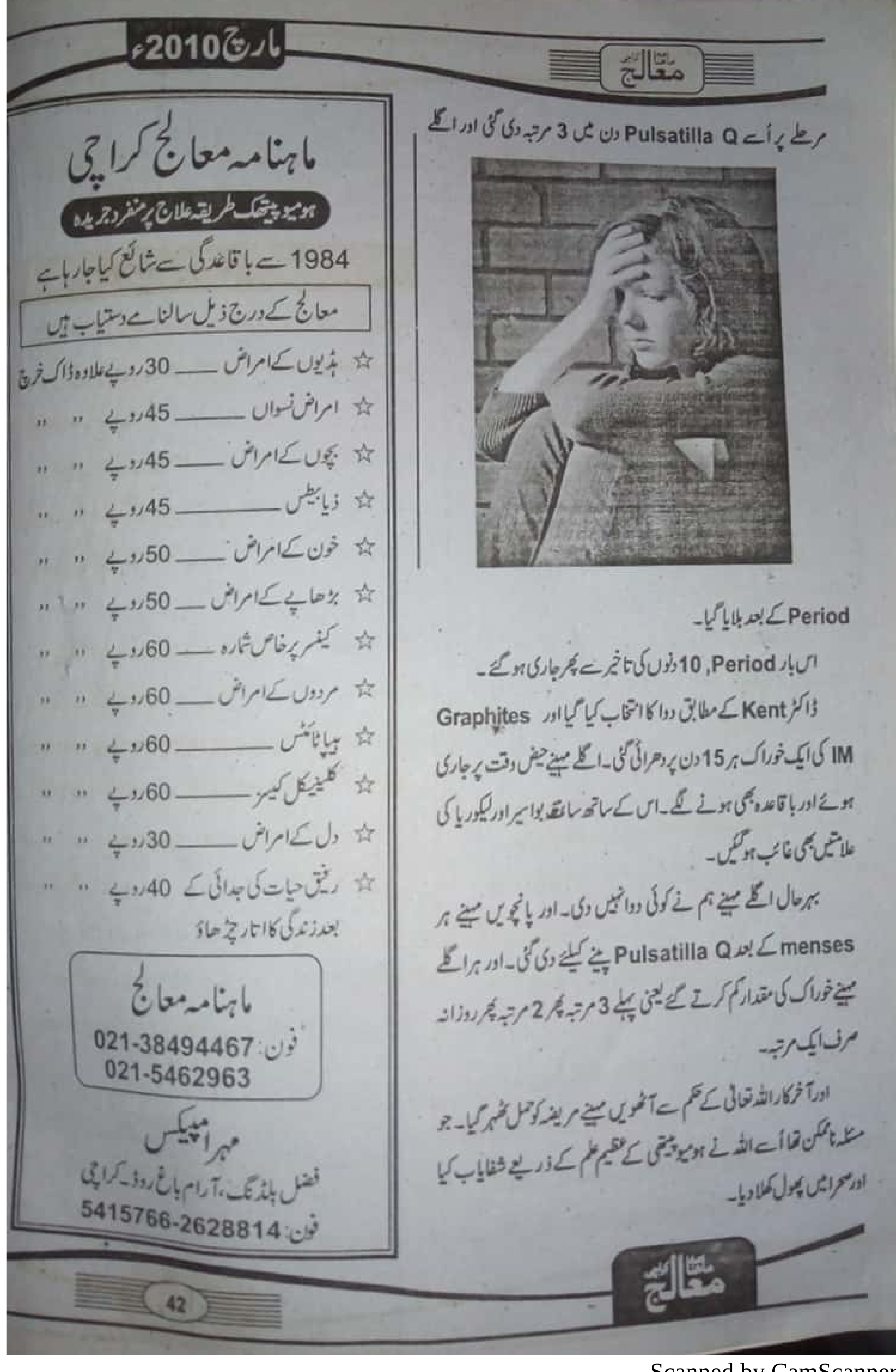
oviduct (fallopian tube)
ovary
corpus luteum
egg
follicle

مریضہ کی Coustituti on اور Symptoms کے مطابق اُسے Thuja CM کی ایک خوراک دی گئی اور Plassibo پلاسیبو دے کر ایک ماہ بعد بلایا گیا۔

ایک مہینے بعد مریضہ نے بتایا کہ حیض تو جاری نہیں ہوئے البتہ منہ کے چھالوں اور ہاضمے اور ذہنی انتشار میں کافی افاقہ ہوا۔ چونکہ دوا کا جسم اور ذہن دونوں پر مثبت اثر (Positive Effect) تھا۔ لہٰذا اُسے دوبارہ Plassibo دے کر ایک ماہ بعد دوبارہ بلایا گیا۔

اس دفعہ مریضہ کے حیض جاری ہو گئے جو کہ 10 دنوں سے زیادہ جاری رہے۔ حیض کے بعد مریضہ کو Follow up دوا کی ضرورت تھی لہٰذا اگلے





مرحلے پر اُسے Pulsatilla Q دن میں 3 مرتبہ دی گئی اور اگلے Period کے بعد بلایا گیا۔

اس بار Period, 10 دنوں کی تاخیر سے پھر جاری ہو گئے۔

ڈاکٹر Kent کے مطابق دوا کا انتخاب کیا گیا اور Graphites IM کی ایک خوراک ہر 15 دن پر دہرائی گئی۔ اگلے مہینے حیض وقت پر جاری ہوئے اور باقاعدہ بھی ہونے لگے۔ اس کے ساتھ ساتھ بواسیر اور لیکوریا کی علامتیں بھی غائب ہو گئیں۔

بہرحال اگلے مہینے ہم نے کوئی دوا نہیں دی۔ اور پانچویں مہینے ہر menses کے بعد Pulsatilla Q پینے کیلئے دی گئی۔ اور ہر اگلے مہینے خوراک کی مقدار کم کرتے گئے یعنی پہلے 3 مرتبہ پھر 2 مرتبہ پھر روزانہ صرف ایک مرتبہ۔

اور آخرکار اللہ تعالیٰ کے حکم سے آٹھویں مہینے مریضہ کو حمل ٹھہر گیا۔ جو مسئلہ ناممکن تھا اُسے اللہ نے ہومیو پیتھی کے عظیم علم کے ذریعے شفایاب کیا اور صحرا میں پھول کھلا دیا۔

ہومیوڈاکٹر حافظ میرزاہد : چنیوٹ



آج میں اپنی پریکٹس میں سے سلفر کے دو کیس اپنے ہومیوپیتھ دوستوں کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں۔ ان کیسز سے واضح ہوتا ہے کہ اگر ہم صحیح اصولوں پر پریکٹس کریں تو کس طرح معجزانہ شفائیں حاصل ہوتی ہیں۔ ایک دوا سے ٹھیک ہونے والے دو مختلف طرح کے کیسز سے میں یہ بھی واضح کرنا چاہتا ہوں کہ دوائیں بیماریوں کے نام پر تجویز نہیں کرنی چاہیں بلکہ ہر مریض کیلئے اس کے مجموعۂ علامات کے مطابق صحیح واحد بالمثل دوا تجویز کرنی چاہیے۔ صرف اصولوں کی مکمل پیروی سے ہی ہمیں اس طرح کی کامیابیاں حاصل ہوسکتی ہیں اور ہومیوپیتھی دنیا میں اپنا گرتا ہوا مرتبہ دوبارہ حاصل کرسکتی ہے۔

کیس نمبر1:

یہ ایک چودہ سالہ لڑکے "AA" کا کیس ہے۔ 18-01-09 کو اس کی والدہ اس کے علاج کیلئے اسے ہمارے پاس لے آئی۔ اور شکایت کی کہ نویں کلاس میں یہ پڑھائی میں سست ہوگیا ہے جبکہ آٹھویں تک یہ مسلسل پہلی دوسری پوزیشن لیتا رہا ہے۔ میں اسے اعلیٰ تعلیم دلانا چاہتی ہوں مگر یہ کہتا ہے میرا پڑھنے کا دل نہیں کرتا۔ کتابیں لے کر بیٹھتا بھی ہے مگر کتاب میں اس کی توجہ مرکوز نہیں ہوتی اور کہتا ہے میرا پڑھنے کو دل نہیں کر رہا۔ کوئی اور بری عادت بھی نہیں ہے اور نہ ہی بدتمیز ہے۔ سمجھتا ہے کہ مجھے پڑھنا چاہیے، کوشش بھی کرتا ہے لیکن اس سے پڑھا نہیں جارہا تھا یعنی کسی بھی کام کیلئے ہمت نہیں کرپاتا تھا۔ چھوٹی چھوٹی باتوں سے پریشان ہوجاتا تھا۔ ایک عجیب بات اس میں پائی جاتی تھی کہ دن کے وقت اسے گرمیوں میں بھی پنکھے کی ہوا اچھی نہیں لگتی تھی اور رات کو سردیوں میں بھی اسے ہوا کی خواہش ہوتی تھی اور وہ پنکھا چلا کر سوتا تھا۔ مجموعی طور پر کام کاج میں سست ہی رہتا تھا۔ دیگر علامات میں اس کو ناک بند رہتی تھی اور اسے قبض کی شکایت بھی رہتی تھی۔ میں نے اس کا مجموعۂ علامات اس طرح ترتیب دیا۔

1) Concentration, difficult.
2) Timidity
3) Dulness, Sluggishness of mind.
4) Anxiety, tirfles about.
5) Air open desire.
6) Air draft agg (aversion)
7) Nose Obsruction.
8) Constipation.

اس مجموعۂ علامات کو Repertorize کرنے سے پہلے نمبر پر Lyco دوسرے پر Graph، تیسرے پر Sil، چوتھے پر Sulph، پانچویں نمبر پر Phos، چھٹے پر Caust اور ساتویں نمبر Sep آئی۔ Lyco نسبتاً Thirstless ہے اور اُسے پیاس کافی لگتی تھی۔ گریفائٹس کی طرح بھوک کی زیادتی اس میں نہیں تھی۔ Sil کی طرح سرد مزاج نہیں تھا بلکہ اسے گرمی زیادہ لگتی تھی۔ Phos جیسی بھوک اور خوف اس میں نہیں تھے۔ اب باقی Sulphur ہی رہ جاتی تھی۔ اگرچہ لڑکا خوش ہوکر نہاتا بھی نہیں تھا لیکن چونکہ وہ کوئی کام بھی آسانی سے کرنے کیلئے تیار نہیں ہوتا تھا۔ اس لیے میں نے اسے ایک واضح علامت قرار نہ دیا اور اسے سستی پر محمول کیا



جو پہلے مجموعۂ علامات میں شامل کی جا چکی تھی۔

میں نے اسے Sulphur 10m کی ایک خوراک اور پندرہ دن کی placeebo دے کر بھیج دیا۔ پندرہ دن بعد ماں بیٹا دوبارہ آئے تو انہوں نے حیران کن روائیداد سنائی۔ دوا لینے سے دوسرے دن لڑکے کو شدید زکام ہوا اور پھر ساتھ بخار بھی ہو گیا۔ ناک سے اتنا زیادہ پانی خارج ہونے لگا کہ اس کی ماں پریشان تھی کہ اتنا زیادہ مواد کہاں سے آ رہا ہے۔ دو دن اسی طرح شدت سے مواد خارج ہوتا رہا۔ اس موقع پر انہوں نے جلد بازی سے کام لیا یعنی بخار اور زکام کی ایلوپیتھک دوا لے لی۔ جس سے بقول ان کے وہ مسئلہ ٹھیک ہو گیا (جبکہ حقیقتاً انہوں نے ٹھیک ہوتے ہوئے کیس میں رکاوٹ ڈال دی تھی)۔ البتہ پندرہ دن بعد تک لڑکے کی طبیعت کافی بہتر ہو گئی۔ اس کی سستی کافی حد تک جاتی رہی اور 60-70 فیصد پڑھائی میں پیش آنے والی دقت بھی ٹھیک ہو گئی۔ تقریباً تین ماہ تک Placebo چلتی رہی اور لڑکا پہلے سے بہتر ہوتا گیا۔ جب طبیعت کافی ٹھیک ہو گئی تو انہوں نے آنا چھوڑ دیا۔ مگر 08-07-09 کو تقریباً تین ماہ بعد انہوں نے دوبارہ رجوع کیا اور شکایت کی کہ علاج چھوڑنے کے دو ماہ بعد پرانی شکایات واپس آنی شروع ہو گئی تھیں۔ (شاید وہ پورا مواد خارج ہونے دیتے تو ایسا نہ ہوتا) تاہم میں نے 08-07-09 کو Sulphur 10m کی ایک اور خوراک دے دی جس سے مریض پھر بہتر ہونا شروع ہو گیا۔ اس طرح پڑھائی میں سست بچوں کے میرے ریکارڈ میں کئی کیس موجود ہیں۔ جو Nat-m، Nat-C اور Sil جیسی دواؤں سے ٹھیک ہو گئے۔

کیس نمبر ۲:

یہ ایک تیس سالہ حاملہ خاتون کا کیس ہے۔ یہ خاتون 15-04-07 کو ہمارے کلینک پر آئی اور اپنا ماجرا اس طرح بیان کیا۔ ڈاکٹر صاحب مجھے چوتھا ماہ ہے۔ میں نے الٹرا ساؤنڈ کرایا ہے اور مجھے بتایا گیا ہے کہ اندر بچہ سوکھ گیا ہے آپ صفائی کرا دو۔ اس کے علاوہ اس کا کوئی حل نہیں ہے۔ میرے پاس پہلے ایک بچہ ہے جسے دورے ہوتے ہیں۔ ہم بہت پریشان ہیں کیا آپ کے پاس اس کا کوئی حل ہے؟

میں نے کہا میں کوشش ضرور کرنا چاہوں گا۔ اس نے کہا اگر علاج سے مسئلہ حل نہ ہوا تو؟ میں نے کہا پھر صفائی کا راستہ آپ کیلئے کھلا ہے۔ البتہ ہمیں علاج کی کوشش ضرور کرنی چاہیے۔ خاتون بے یقینی کی سی کیفیت کے ساتھ رضامند ہو گئی۔ جب کیس ہسٹری لینی شروع کی تو معلوم ہوا کہ انہیں پہلے بچے کے بعد ایک بچی پیدا ہوئی اور پھر بہت جلد حمل ٹھہر گیا۔ جو انہوں نے ضائع کرا دیا اور باقاعدہ اوزاروں سے صفائی کرانی پڑی۔

میں نے کینٹ لیکچرز میں پڑھ رکھا تھا کہ اوزاروں سے ہونے والی صفائی کے مابعد اثرات کو سوائے Sulphur کے کوئی دوا درست نہیں کرتی۔ مزید برآں مریضہ کو گرمی زیادہ لگتی تھی اور نہانے سے جسم میں دردیں اور ہتھیلیوں اور تلوؤں میں حدت جیسی Sulphur کی چند اہم علامات بھی اس میں موجود تھیں۔ Sulphur Im کی ایک خوراک اور ایک ہفتہ کی Placebo دی۔ ہفتہ بعد مریضہ نے بتایا کہ اسے اپنی طبیعت پہلے سے اچھی محسوس ہوتی تھی۔ مزید ایک ہفتہ کی پلاسیبو دی۔ اس ہفتے میں اس کی طبیعت اور بہتر ہو گئی۔ ہاتھ پاؤں کی جلن اور نہانے سے جسم میں دردیں وغیرہ ختم ہو گئیں، بھوک اچھی ہو گئی اور طبیعت میں سکون محسوس ہونے لگا۔ تین ہفتے بعد الٹرا ساؤنڈ کرایا تو بچے کی Growth بالکل ٹھیک تھی۔ وقت پورا ہونے پر بالکل صحتمند بیٹا پیدا ہوا۔ جو اب تقریباً تین سال کا ہے۔

ہمارے ہاں اکثر Sulphur کو خارش پھنسیوں تک محدود رکھا جاتا ہے۔ دیکھئے علامات کے مطابق Sulphur نے کیسے انوکھے کیس ٹھیک کیے۔ www.hhomeo.com



پتّے کی پتھری کا ایک کیس

ہومیوپیتھک
ڈاکٹر اعجاز الحق
کراچی

عموماً جب مریض مختلف علاج کروانے کے بعد مایوس ہوجاتا ہے تو اس کا ذہن ہومیوپیتھک علاج کی طرف مائل ہوتا ہے۔ اور اللہ کے فضل و کرم سے ہومیوپیتھی مریض کو مکمل شفا سے ہمکنار کرتی ہے۔ پھر وہ اس کا قائل ہوجاتا ہے۔

ایک مریضہ (ب) عمر 60 سال سے جسم میں دردوں کی شکایت، کانوں میں خارش اور سب سے زیادہ پیٹ کا درد اور قبض کی شکایت لے کر کلینک میں حاضر ہوئی۔

مریضہ کی ذہنی علامات کو مدِنظر رکھتے ہوئے Sulpher 30 کی 3 پڑیاں دی گئیں۔۔۔ دوسرے دن مریضہ نے بتایا کہ اس کی تکلیف میں مزید اضافہ ہوگیا ہے اور سب سے زیادہ پیٹ کا درد ناقابل برداشت ہے۔

لہٰذا مریضہ کو Colocynthis 30 دن میں چار ٹائم کھانے کو تجویز کی گئی اور 3 دن کے استعمال کے بعد مریضہ نے بتایا کہ باتھ روم کی حاجت کے وقت منہ کے ذریعے کیڑے کا اخراج ہوا اس کے بعد پیٹ کے درد کے ساتھ ساتھ جسم کے درد اور کانوں کی خارش بالکل ٹھیک ہوگئی ہے۔

ایک مہینے کے بعد مریضہ کو گیس کی شدید شکایت ہوئی تو مریضہ نے ایلوپیتھک ڈاکٹر سے رابطہ کیا۔ ڈاکٹر نے پیٹ کا الٹراساؤنڈ کروانے کا مشورہ دیا۔ الٹراساؤنڈ کی رپورٹ میں مریضہ کے پتّے میں پتھری کی نشاندہی ہوئی پتھر کا سائز 0.9 تھا۔

ڈاکٹر نے آپریشن کروانے کا مشورہ دیا۔ مریضہ نے مقامی ہسپتال میں سرجن سے رابطہ کیا۔ مکمل چیک اپ کرنے کے بعد سرجن نے کہا کہ ابھی آپ میں کمزوری بہت زیادہ ہے جس کی وجہ سے ہم آپ کا آپریشن نہیں کرسکتے۔

liver
common
bile duct
gallbladder

مریضہ نے دوبارہ مجھ سے رابطہ کیا اور کہا کہ آپ پتے کی پتھری کا علاج کرسکتے ہیں یا نہیں تو میں نے مریضہ کو حوصلہ دیا اور کہا کہ میں دعویٰ تو نہیں کرتا کیونکہ دعویٰ کرنے والا شخص اللہ کے نزدیک ناپسندیدہ ہوتا ہے۔ یہ بات سن کر مریضہ مسکرائی اور علاج کروانے کا فیصلہ کیا۔

مریضہ گیس اور کمزوری کی علامات کو مدِنظر رکھتے ہوئے China 30 مسلسل ایک مہینے کیلئے تجویز کی گئی۔ ایک مہینے کے بعد مریضہ نے بتایا کے کمزوری کافی بہتر ہے اور ساتھ گیس کی شکایت بھی نہیں ہے۔

(دوسرا مہینہ) لیکن پسلی کے نیچے دائیں جانب درد منہ کا ذائقہ خراب کی شکایت کی۔

مریضہ کی علامات کو مد نظر رکھتے ہوئے مریضہ کو Chelidonium 30 دن میں 3 ٹائم کھانے کے آدھے گھنٹے بعد 5 قطرے اور رات کو سوتے وقت Nat Sulf 200 کے 5 قطرے تجویز کیئے۔

ایک مہینے مسلسل استعمال کے بعد مریضہ نے معالج کو بتایا کہ اب وہ ٹھیک ہے۔

لیکن پیٹ اور معدے پر بھاری پن محسوس ہو رہا ہے اور کھانے کے بعد نیند کا غلبہ ہوتا ہے۔

تیسرے مہینے مریضہ کو Feltauri Ø کھانے سے آدھے گھنٹے پہلے اور کھانے کے آدھے گھنٹے بعد کینٹ ہومیو فارمیسی کا Liverex سیرپ تجویز کیا گیا اور ساتھ صبح نہار منہ 2 چمچ شہد، آدھا لیموں، ایک چٹکی زعفران ملا کر استعمال کے لیے تجویز کیا گیا۔

3 مہینے علاج کے بعد مریضہ نے بتایا کہ وہ اب بالکل ٹھیک ہے۔ لیکن معالج کے مشورہ پر مریضہ نے پیٹ کا الٹراساؤنڈ کروایا جو کہ بالکل کلیر تھا۔ رپورٹ دیکھنے کے بعد مجھے تسلی ہوئی کے مریضہ اب بالکل ٹھیک ہے۔

کیس ختم ہونے کے بعد میں نے دو رکعت نفل ادا کئے اور فون پر ڈاکٹر سید امجد علی جعفری صاحب کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے اس کیس میں میری رہنمائی کی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

الٹراساؤنڈ کی رپورٹ علاج سے پہلے

NAME : BASHIRA
LAB NO : 4501
AGE : 60 YRS
REF BY : PARAS CLINIC
DATE : November 10, 2008

PART OF SONOGRAM: WHOLE ABDOMEN

LIVER:
Liver is normal in size. Parenchyma shows homogenous echotexture.
No focal mass seen. Intra hepatic ducts are not dilated.
No generalized infiltration noted. No free fluid seen around the liver.
Diaphragm moves with respiration normally. Portal vein is normal caliber.

GALL BLADDER:
Gall bladder has normal wall. Single stone of 0.9 cm seen in lumen.
Common bile duct normal caliber.

PANCREAS:
Pancreas was seen normal in size and shape with smooth outer surface.
No focal mass. Echogenicity of parenchyma is homogenous.

SPLEEN:
Spleen is normal in size and shape with smooth outer margins.
Echogenicity of parenchyma is homogenous with no focal mass. No free fluid seen.

BOTH KIDNEYS:
Right kidney length 9.5 cms
Left kidney length 9.3 cms
Both kidneys are normal in size, shape and position.
Sinus echotexture is uniform throughout. No hydronephrosis or stone seen.
No renal parenchymal changes. No mass or cyst seen.

URINARY BLADDER:
Urinary bladder has normal wall. No calculus noted. No mass or cyst seen.

CONCLUSION:
- CHOLELITHIASIS
- Normal scan of liver, pancreas, spleen, both kidneys & urinary bladder.
- No Ascites and Lymphadenopathy seen.



الٹراساؤنڈ کی رپورٹ علاج کے بعد

NAME : BASHIRA MUNIR
LAB NO : 2804
AGE : 50 YRS
REF BY : DR. AIJAZ-UL-HAQ
DATE : February 21, 2009

PART OF SONOGRAM: "WHOLE ABDOMEN"

LIVER:
Liver is normal in size. Parenchyma shows homogenous echotexture.
No focal mass seen. Intra hepatic ducts are not dilated.
No generalized infiltration noted. No free fluid seen around the liver.
Diaphragm moves with respiration normally. Portal vein is normal caliber.

GALL BLADDER:
Gall bladder has normal wall. Clear fluid is seen in lumen.
No evidence of sludge or stone noted.
Common bile duct normal caliber.

PANCREAS:
Pancreas was seen normal in size and shape with smooth outer surface.
No focal mass. Echogenicity of parenchyma is homogenous.

SPLEEN:
Spleen is normal in size and shape with smooth outer margins.
Echogenicity of parenchyma is homogenous with no focal mass. No free fluid seen.

BOTH KIDNEYS:
Right kidney length [illegible] cms
Left kidney length 9.3 cms
Both kidneys are normal in size, shape and position.
Sinus echotexture is uniform throughout. No hydronephrosis or stone seen.
No renal parenchymal changes. No mass or cyst seen.

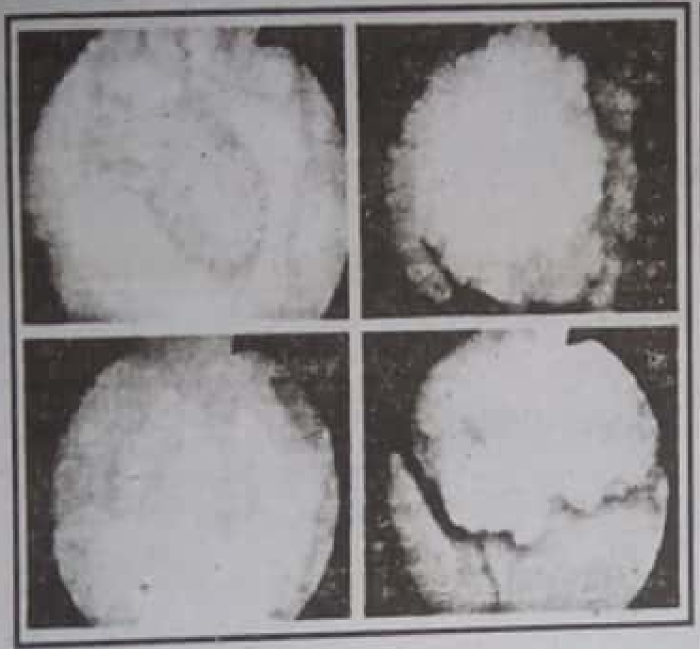
URINARY BLADDER:
Urinary bladder has normal wall. No calculus noted. No mass or cyst seen.

CONCLUSION:
- Normal scan of liver, gall bladder, pancreas, spleen, both kidneys & urinary bladder.
- No Ascites and Lymphadenopathy seen.



مثانے میں رسولی کا ایک کیس

ہومیوپیتھک ڈاکٹر
محمد ریاض انجم
حاصل پور



نام مریض: اب ج، عمر: 70 سال، جنس: مرد

مورخہ 10-01-09 کو مریض میرے کلینک میں آیا اور اس نے بتایا کہ عرصہ 7 سال سے اس کو پیشاب میں خون آنے کی شکایت ہے۔ اور پیشاب بغیر کسی تکلیف کے آتا ہے۔ اور کبھی بھی پیشاب تکلیف کے ساتھ نہیں آیا۔ میں نے ایلوپیتھک علاج کروایا مگر وقتی فائدہ ہوتا ہے۔ دوائی بند کرنے کے بعد دوبارہ خون آنا شروع ہو جاتا ہے۔ پھر ہومیوپیتھک میڈیسن بھی استعمال کرتا رہا مگر کچھ فائدہ نہیں ہوا۔ اب ڈاکٹرز نے مشورہ دیا ہے کہ آپریشن کروالو اس کے علاوہ اس کا کوئی حل نہیں ہے۔ آپ کے مثانے میں رسولی ہے۔ جب تک اس کو آپریشن سے نکال نہیں دیتے ٹھیک نہیں ہو سکتا۔

میں نے مریض کی ہسٹری کے مطابق مندرجہ ذیل ادویات تجویز کیں اور 5 دن کھانے کے بعد دوبارہ چیک کروانے کا مشورہ دیا۔

Mellefolium Q دس، دس قطرے دن میں چار ٹائم

Hamamalis Q دس، دس قطرے دن میں چار ٹائم

Phos Phorus 1M 3 دن بعد ایک خوراک

مورخہ 16-01-09 کو مریض دوبارہ آیا تو اس نے بتایا کہ پیشاب میں خون کی مقدار کافی کم ہو گئی ہے۔ تقریباً 50% خون آنا کم ہو گیا ہے۔ اب میں نے مریض کو مندرجہ ذیل ادویات دی اور 10 دن بعد دوبارہ چیک کروانے کا مشورہ دیا۔

Millifolium Q دس، دس قطرے دن میں چار ٹائم

Hamamalis Q دس، دس قطرے دن میں چار ٹائم

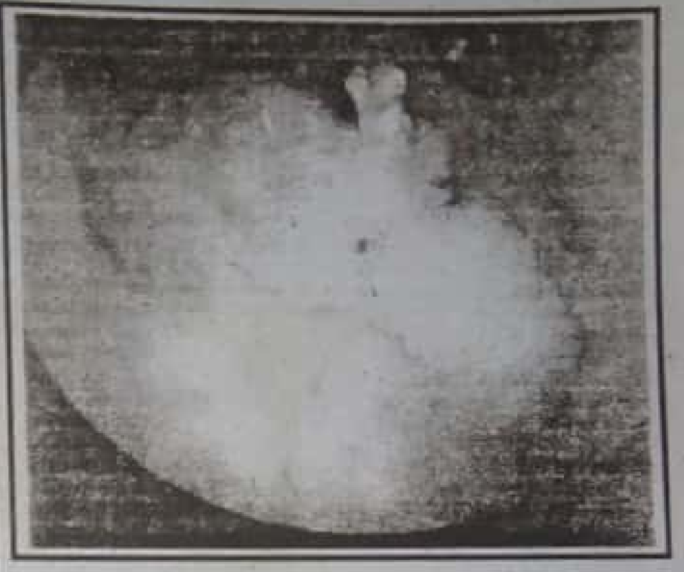
Thalaspi Bursa Ø دس، دس قطرے دن میں چار ٹائم

Phasphorus 1M صرف ایک خوراک

مورخہ 26-01-09 جب مریض دوبارہ تشریف لایا تو اس نے بتایا کہ ''الحمدللہ'' میں اب بالکل ٹھیک ہوں اور پیشاب کا رنگ بالکل صاف ہو گیا ہے۔ تو میں نے مریض کو مندرجہ ذیل ٹیسٹ کروانے کو کہا۔

Adv. Urine D/R

ٹیسٹ رپورٹ آنے پر پتا چلا کہ ابھی پیشاب میں RBC موجود ہیں۔ تو میں نے مریض کو اور دوائی کھانے کا کہا اور مندرجہ ذیل دوائی



دی۔ اور 15 دن بعد چیک کروانے کو کہا۔

10 قطرے صبح، شام	Mellefolium Q
10 قطرے صبح، شام	Hamamalis Q
10 قطرے صبح، دوپہر، شام	Thalaspi Burs Ø

مورخہ 12-02-09 کو مریض دوبارہ آیا اور میں نے پھر ٹیسٹ کروانے کا کہا۔ ٹیسٹ رپورٹ سے پتا چلا کہ ابھی RBC پیشاب میں موجود ہیں۔ پھر میں نے مندرجہ ذیل ادویات دی اور 15 دن بعد چیک کروانے کا مشورہ دیا۔

صرف ایک خوراک	Phosphorus
1M دس، دس قطرے صبح، دوپہر، شام	Thalaspi Bursa Ø

مورخہ 28-02-09 کو Urine رپورٹ سے پتہ چلا کہ RBC بالکل نہیں آرہے اور مریض کو پیشاب بالکل نارمل ہے۔ لیکن پھر بھی میں نے مریض کو تھوڑی دوائی کھانے کو دی اور 15 دن بعد چیک کروانے کو کہا۔ دس، دس قطرے دن میں 3 دفعہ

Thalaspi Bursa Ø

مورخہ 14-03-09 کو مریض واپس تشریف لایا اور اسے دوبارہ ٹیسٹ کروانے کا مشورہ دیا۔

اب ٹیسٹ رپورٹ کے مطابق مریض بالکل ٹھیک تھا۔ اس کا پیشاب نارمل تھا۔ پھر میں نے مریض کی دوائی بند کروادی۔ اب مریض ''الحمدللہ'' بالکل ٹھیک ہے اور بالکل نارمل زندگی گزار رہا ہے۔ اب وہ میرے پاس کبھی کبھی دوسرے مسئلے کے لیے تشریف لاتا ہے مگر پھر اسے کبھی پیشاب میں خون آنے کی شکایت نہیں ہوئی۔

RHEUMATIC FEVER (RF)

(گٹھیے کا بخار)

کا ایک کیس

ہومیو پیتھک ڈاکٹر اختر زمان۔ ہری پور (کاہل پالا)

(RHEUMATIC FEVER) جسے عام طور پر گٹھیے کا بخار کہتے ہیں کا ایک کیس قارئین کے لیے پیش کرر رہا ہوں۔ کیس بیان کرنے سے پہلے (RHEUMATIC FEVER) کے بارے میں تھوڑی سی معلومات بیان کی جاتی ہیں۔

(RHEUMATIC FEVER) ایک حاد سوزشی بیماری ہے جو زیادہ تر بچوں اور خاص کر بڑی عمر کے بچوں میں پائی جاتی ہے۔ اس بیماری میں دل کی الحاقی بافتیں، جوڑ، خون کی نالیاں، جلد اور پھیپھڑے متاثر ہوتے ہیں۔ یہ بیماری ایک جراثیم جس کا نام Streptococcal ہے کے حملہ آور ہونے سے ہوتی ہے۔ حاد حالت میں R.F کا مریض اچانک بخار کا ہونا، جوڑوں کا درد، بھوک کا نہ لگنا، نکسیر اور پیٹ میں درد کی شکایت کے ساتھ آسکتا ہے۔

40 سے 60 مریضوں میں (Carditis) یعنی دل کے عضلات یا پٹھوں کی سوزش پائی جاتی ہے۔ 75 فی صد مریضوں میں جوڑوں کے درد پائے جاتے ہیں۔ یہ درد ایک جوڑ سے دوسرے جوڑ تک منتقل ہوتے رہتے ہیں۔ درد عموماً بڑے جوڑ جیسے گھٹنا، کہنی کا جوڑ، کندھا اور کلائی میں ہوتے ہیں۔ ان جوڑوں میں سوجن کے ساتھ ساتھ سرخی پائی جاتی ہے اور ہاتھ لگانے سے درد زیادہ محسوس ہوتا ہے۔

(RHEUMATIC FEVER) کی ایک اور پیچیدگی جسم کا کانپنا ہے جو کہ 10 فیصد کیسوں میں ہوتا ہے۔ یہ حالت جراثیم کے حملہ آور ہونے کے کئی ماہ بعد ہوتی ہے۔

جلد پر اس بیماری کا اثر زیادہ تر ٹانگوں اور بازوؤں پر ہوتا ہے۔ جلد پر سرخ رنگ کے ابھار بنتے ہیں اور جلد کے نیچے چھوٹے چھوٹے بغیر درد والے (Nodules) گومڑیاں بنتی ہیں (RHEUMATIC FEVER) کا پتہ چلانے کے لیے درج ذیل لیبارٹری ٹیسٹوں سے مدد لی جاسکتی ہے۔

1- E-S-R
2- Antistreptolysin otiter(ASOT)
3- Blood CP
4- Chest X-Ray
5- ECG
6- Throat Swab Cultur

(RHEUMATIC FEVER)

(گھٹیے کا بخار) کا کیس

مریض کا نام: ارسلان

درجہ حرارت 100.64

تاریخ 01-7-2006

عمر: 14 سال

RHEUMATIC FEVER میں مبتلا ایک بچہ کو والدین علاج کے لیے لائے۔ وہ اپنے ساتھ کچھ لیبارٹری ٹیسٹ بھی لے کر آئے۔ ٹیسٹوں کے مطابق ESR-30 بڑھا ہوا تھا اور Asotiten-400 مثبت تھا۔





اس سے پہلے بچے کا علاج ایلوپیتھک ڈاکٹرز سے کروایا جارہا تھا۔ بچے کو Penicillin کے ٹیکے لگائے جارہے تھے اور Azithromycin 500 mg روزانہ دی جارہی تھی۔ بچے کے والدین کو بتایا گیا کہ 20 سال کی عمر تک علاج جاری رہے گا۔

میں نے بچے کا معائنہ کیا اور اس کے والدین نے جو اس کے بارے میں بتایا اس کے مطابق اس میں درج ذیل علامات پائی گئیں۔

بچے کو بار بار بخار کے دورے پڑتے تھے۔ اس کی بھوک ختم ہوگئی تھی۔ بچے میں نقاہت پائی گئی۔ بچے کو جو تکلیف سب سے زیادہ تھی وہ جوڑوں کا درد تھا۔ درد ایک جوڑ سے دوسرے جوڑ تک منتقل ہوتے تھے جوڑوں کے درد میں رات کو تکلیف بڑھ جاتی تھی۔ اس کے علاوہ گلے میں خراش اور درد تھا۔ پیٹ میں کبھی کبھی درد ہوتا تھا۔ درد کا ایریا چھوٹا تھا یعنی انگوٹھے کے نیچے آتے تھے۔ بچے میں پائی گئی علامات کو ڈاکٹر رابن مرفی کی میڈیکل ریپرٹری سے چنا اور درج ذیل ادویات سامنے آئیں۔ یہاں صرف 2 اور 3 گریڈ کی ادویات لکھی گئی ہیں۔

FEVERS(RHEUMATIC FEVER)

AUR, BELL, CALC-P, FERR-P, KALI-B1, KALMIA, LYC,RHUST TOX, SPIG. JOINTS (Pain Joints): ARG-M ,ARN ,BRY, CALC-P, NUX-V, PULS,RHUS-T.(Kali-Bi) JOINTS (Pain Joints night) Carb-an, Iod, (Kali-Bi), Led,Merc. JOINTS: (Pain Joints wandring) AUR(Kali-Bi), Lac-c, Puls. GENERALS (pains Small Spots) ARN (Kali-Bi), Lach, Sabab, Sulph FOOD (Lose of Appitite) Alfa, Ars, Cal-c, Chel, Chin, Ferr, 1p (Kali-Bi) Lyc, Puls, Sulph, Nat-M ,Nux-v

علامات کے مطابق جو ادویات سامنے آئیں ان میں سے Kali-Bi تمام علامات کو کور کررہی تھی۔ لہذا بچے کو Kali-Bi 200 کی 4 خوراکیں ہر تیسرے دن ایک خوراک اور ساتھ پلاسیبو دے دی اور بچے کو ایک ہفتے بعد چیک کروانے کو کہا۔

1st Follow up 6-7-2006 درجہ حرارت 99.2F

بچے کو جوڑوں کے درد میں کچھ آرام تھا۔ بخار بھی کم تھا۔ بھوک کچھ بڑھ گئی تھی۔ اب بچے کو Carcinocin 1M کی ایک خوراک انٹرکرنٹ دوا کے طور پر دی اور 15 دن کے لیے پلاسیبو دے دی۔ اور دوبارہ لیبارٹری ٹیسٹ کروا کر لانے کو کہا۔

2nd Follow up

مورخہ 21-08-2006 درجہ حرارت 98.2F

بچے کو جوڑوں کے درد سے مکمل آرام تھا۔ بھوک نارمل تھی۔ بخار نہیں تھا۔ گلے میں کوئی تکلیف نہیں تھی۔ نئی لیبارٹری ٹیسٹوں کے مطابق Asotiter Negatve تھا اور ESR-14 چونکہ بچے کے لیبارٹری ٹیسٹ نارمل تھے اور اس کو کوئی تکلیف بھی نہیں تھی۔ لہذا بچے کو ایک ماہ کے لیے پلاسیبو دے دی اور دوبارہ تکلیف کی صورت میں آنے کا کہا۔

اس کے بعد آج تک بچے کو RHEUMATIC FEVER دوبارہ نہیں ہوا اور وہ مکمل صحت مند ہے۔

کتابیات

1-Medical Diagnosis and Management (By Mohammad Inam Danish)
2-Homoeopathic Medical Repertory (By Robin Murphy ,ND
3-Carcinosin (By Dr. Israr-ul-Haque)



سرجیکل ہومیوپیتھی

ہومیوپیتھک ڈاکٹر لیاقت علی۔ٹوپی (صوابی)

عمومی طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ ہومیوپیتھی سرجیکل کیسز کے علاوہ دیگر بیماریوں میں شفاء دینے کی صلاحیت رکھتی ہے چونکہ سرجری کے میدان میں اس کا کوئی خاص رول نہیں ہے۔لیکن حقیقت اس کے برعکس ہے۔ ہومیوپیتھی کے وسیع وعریض میٹیریا میڈیکا میں بہت سی ایسی نادر اور قیمتی ادویات موجود ہیں۔ جنہوں نے سرجری کے میدان میں اپنا لوہا منوایا ہے۔ سرجری کے میدان میں ہومیوپیتھی کی جو سرتاج ادویہ ہیں ان میں آرنیکا، رہس ٹاکس، لیڈم پال، اسٹافی سیگریا اور ہائی پریکم سرفہرست ہیں۔ یہ وہ ادویات ہیں جو کہ نیم سرجیکل حالات میں یا زخموں میں استعمال ہوتی ہیں۔

جب جسم کو ٹا پیٹا گیا ہو اور جسم پر سیاہ اور نیلے نشان پڑ چکے ہوں تو اس حالت میں آرنیکا استعمال ہوتی ہے۔چوٹوں اور دھمن کی علامات میں آرنیکا کا استعمال بہت مفید رہتا ہے اور اس سے جسمانی دردوں میں کافی حد تک کمی واقع ہوجاتی ہے۔ لیکن اگر آرنیکا پوری طرح کام نہ کر پائے اور muscles اور Tendons میں درد بدستور باقی رہے تو رہس ٹاکس باقی ماندہ کام احسن طریقے سے پورا کردیتی ہے۔رہس ٹاکس Muscles اور Tendons میں چوٹ یا زخمی ہوجانے کے بعد کی کمزوری کو بھی دور کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ اور اگر رہس ٹاکس کے استعمال کے بعد کمزوری کے اثرات باقی ہوں تو پھر کلکیر یا کارب شفا کے اس عمل کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کی آخری دوا ہے۔اس طرح یہ تینوں ادویات ایک سیریز میں تسلسل کے ساتھ شفا کا عمل مکمل کرتی ہیں۔ان تین ادویات کے علاوہ ایک انتہائی بیش قیمت دوا ہائی پریکم بھی ہے جو کہ اپنے اثرات کے لحاظ سے لیڈم پال کے زیادہ قریب ہے۔لیڈم پال میں بھی آرنیکا کی طرح جسم میں کوٹنے پیٹنے جانے جیسا درد محسوس ہوتا ہے لیکن ہائی پریکم اور لیڈم پال میں جو قدر مشترک ہے وہ یہ ہے کہ Nerves کو چوٹ لگنے یا زخمی ہونے کے بعد جب سوزش ہوتی ہے۔تب ان کے استعمال کا وقت ہوتا ہے۔جب کہ آرنیکا رہس ٹاکس ہومو کلکیر یا کارب کا اثر Muscles، ہڈیوں (Bones) اور خون کی رگوں Blood Vessels پر ہوتا ہے۔

جب ہاتھ یا پاؤں کی انگلیاں زخمی ہوجائیں یا ان پر چوٹ آجائے یا ناخن کسی وجہ سے اکھڑ جائے اور وہاں پر موجود Nerves میں سوزش پیدا ہوجائے تو یہ تکلیف آہستہ آہستہ پورے جسم کو اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہے۔ ایسے حالات میں صرف ہائی پریکم ہی وہ واحد دوا ہے جو ایسی صورت حال کو بہت جلد قابو کرلیتی ہے۔

جب کوئی کتا کسی انسان کو ہاتھ کے اوپر کاٹ لے یا کلائی میں اپنے تیز



دانت اس طرح گاڑے کہ Radial Nerves اور اس سے نکلی شاخوں کو زخمی کر دے تو ابتدائی دنوں میں تو ہائی پریکم کی علامات نہیں ملیں گی لیکن آہستہ آہستہ تمام علامات ہائی پریکم ہی کی جانب جائیں گی۔ اس لیے بہتر ہے کہ صورت حال خراب ہونے سے پیشتر ہی ہائی پریکم کا استعمال شروع کر دیا جائے۔ ہائی پریکم میں Tetanus کو بھی روکنے کی صلاحیت موجود ہے۔

بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ کسی زخم میں سوجن سی آ جاتی ہے اور زخم کھلا رہ جاتا ہے۔ اس کے کنارے خشک اور زخم میں سوزش، سوجن کے ساتھ شدید درد بھی ہوتا ہے۔ ایسے زخم ہائی پریکم کے ہوتے ہیں۔

جب کسی کے جسم پر پرانا ٹھیک شدہ زخم ہو اور یہ جگہ کسی سخت چیز سے ٹکرا جائے تو اس میں بڑا شدید قسم کا درد پیدا ہو جاتا ہے۔ جس کو **ہائی پریکم** فوری طور پر ٹھیک کر دیتی ہے۔

دوسری ادویات میں آرنیکا ایک دوا ہے جو کہ کسی بھی (Injury) کی ابتدائی مرحلے کی دوا ہے۔ جب متاثرہ جگہ کوئی پٹی ہوئی اور شدید درد ہو حتیٰ کہ مریض Shock میں بھی چلا جائے تو ان ابتدائی علامتوں میں آرنیکا ایک روٹین کی دوا ہے۔ لیکن یہ خیال رہے کہ کھلے زخم پر آرنیکا بھی نہیں لگانا چاہیے۔

ہڈی کے چوٹ، Cortilage (کروی ہڈی۔ نرم ہڈی)، Tendons (نسیج) یا جب Tendons، Cortilage کے اندر گھس جائیں۔ تو اس حالت میں روٹا سب سے بہتر دوا ہے۔ ان ادویات کے علاوہ ایک بیش قیمت دوا لیڈم پال ہے۔ جس کو ہم Preventive Medicine بھی کہتے ہیں کیونکہ جب کسی حادثہ کے نتیجہ میں انگلیوں کے سرے یا ناخن زخمی ہو جائیں اور اس کے نتیجہ میں Lockjow یا Tetanus کا خدشہ ہو تو فوری طور پر لیڈم دینے سے ایسا خطرہ ٹل جاتا ہے۔ لیڈم کے زخم (Punctured Wounds) جیسے کہ چوہے نے کاٹ لیا۔ بلی نے کاٹ لیا یہ تمام زخم لیڈم سے درست ہو جاتے ہیں۔

اس ساری بحث سے یہ نتیجہ اخذ ہوا کہ لیڈم پال۔ Tetanus ہو جانے سے قبل کی دوا ہے۔ جب Tetanus ہو جائے تو پھر لیڈم کام نہیں کرے گی۔ پھر ہائی پریکم Lacerated Wound (پھٹے ہوئے کناروں والا زخم) کی دوا ہے۔ جبکہ (Punetured wound) نوکیلے اوزار سے بنایا گیا زخم کی دوا لیڈم ہے۔

ریڑھ کی ہڈی کی چوٹ (Spinal Injury) خاص کر کمر کے نچلے مہروں کی چوٹ کیلئے اور اس وجہ سے ہونے والے فالج میں ہائی پریکم چوٹی کی دوا ہے۔ بچے کی پیدائش کے دوران یا اس کے بعد زچہ کی کمر میں جو درد ہوتا ہے اس کے لیے بھی ہائی پریکم مفید ہے۔

اگر زخم تیز دھار آلہ سے ہو گیا ہو جسے (Ineized Wound) یا شگاف دار زخم (Clear Cut Wound) کہتے ہیں۔ جس طرح کہ پیٹ کے آپریشن میں ہوتا ہے تو اس طرح کے زخم کی دوا اسٹافی سیگر یا ہوگی جو بہت تیزی کے ساتھ زخم کو بھر دے گی اور درست کر دے گی۔

سرجیکل آپریشن کے بعد جب خون بند نہ ہو رہا ہو۔ بدن انتہائی ٹھنڈا ہو جائے۔ کمزوری آخری حدوں کو چھولے ایسا محسوس ہو کہ جیسے مریض جانکنی کے آخری مراحل میں ہے۔ شاید آپ کے ذہن میں فوراً کاربوویج آئے لیکن اس موقع پر کاربوویج آپ کی کوئی مدد کرنے سے قاصر ہوگی۔ اس وقت جو دوا آپ کے کام آئے گی وہ سٹرانشیم کارب ہے جو بہت جلد مریض کو موت کی ٹھنڈک کی طرف بڑھنے سے روک کر زندگی کی حرارت کی طرف لے آئے گی۔

سرجیکل آپریشن کے بعد کلوروفارم کے بداثرات کی وجہ سے مریض ہوش میں نہ آئے یا بے تحاشہ الٹیاں کرے تو آپ فاسفورس سے مدد لے سکتے ہیں۔ حوالاجات: کینٹ لیکچرز آن ہومیوپیتھک میٹریا میڈیکا سے ترجمہ۔



موٹاپے کا مستقل علاج معالجہ

ہومیوپیتھک ڈاکٹر جاوید اقبال۔راولپنڈی

اکثر لوگ یہ شکایت کرتے ہیں کہ ہم جب تک دوا کھاتے رہتے ہیں موٹاپا قابو میں رہتا ہے۔دوا کھانا بند کر دیں تو موٹاپا واپس آنا شروع ہو جاتا ہے۔اس میں جہاں اور بہت سی باتوں کا دخل ہے وہیں پر غلط طرز عمل، فرسودہ ٹوٹکے اور بری عادات کا بھی عمل دخل ہے۔اور اس کے علاوہ موٹاپے کی اصل وجوہات کو جب تک ختم نہیں کیا جاتا تو اس وقت تک مستقلاً اس سے جان چھڑانا مشکل ہوتا ہے۔میرے پاس ایک خاتون آئیں جو موٹاپے کا شکار تھیں کیس ٹیکنگ کے دوران محترمہ نے بتایا کہ انہیں عموماً سردرد کی شکایت رہتی تھی، والدہ کی ایک سہیلی نے مشورہ دیا کہ بچی کو روزانہ بھینس کے گرم دودھ میں آدھا کلو گرام جلیبیاں بھگو کر صبح شام کھلائی جائیں۔ایسا کیا گیا، سردرد تو ٹھیک نہ ہوا البتہ محترمہ کا وزن بڑھ گیا اور وہ بہت موٹی ہو گئیں۔یاد رکھیں کہ گلوکوز کی کمی سے ہونے والا سردرد اس ٹوٹکے سے ٹھیک ہو سکتا ہے لیکن اس بات کا تعین صرف معالج ہی کر سکتا ہے۔اسی طرح کے چند ایک کیسز قارئین کی معلومات کے لیے دیئے جا رہے ہیں جن سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ موٹاپے کی اصل وجوہات کو دور کرنے کے بعد ہی یہ ختم ہوتا ہے۔بصورت دیگر کئی اور مسائل آگھیرتے ہیں:

☆ ایک محترمہ کا وزن دن بدن بڑھتا جا رہا تھا دل بہت گھبراتا تھا۔دل کی دھڑکن بے ترتیب رہتی۔بہت پرہیز کرتی تھیں اور طرح طرح کے وزن کم کرنے والی مہنگی اور سستی دونوں دوائیں بھی کھاتی رہتیں تھیں۔وزن تھا کہ کم ہونے کے بجائے بڑھتا ہی جا رہا تھا۔ایک دن کام کرتے کرتے بیہوش ہو گئیں۔ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو گئے، ٹھنڈے پسینے سے بدن شرابور ہو گیا۔ایمرجنسی علاج کے بعد جب روٹین چیک اپ ہوا۔پتہ چلا کہ گلے کا تھائی رائیڈ غدود فعال نہیں ہے۔کمی خون کی وجہ سے ہیموگلوبن کی مقدار بھی کم ہے۔ایسی صورتحال میں موٹاپے کی وجہ معلوم ہو گئی یعنی خاتون کو تھوسل اوڈیما Myxoedema ہو گیا تھا۔انہیں تھائیراڈینم۔1M کی ایک خوراک دینے کے بعد جسمانی عوارض سے بھی نجات مل گئی۔

☆ ایک کالج کی طالبہ کا وزن دن بدن بڑھتا جا رہا تھا۔یہ لڑکی پڑھنے میں بہت ذہین تھی لیکن وزن بڑھنے کے ڈر سے کم کھانا کھاتی تھی۔چکر آتے تھے اور دل گھبراتا تھا۔آرام کرنے پر ہاتھ پاؤں کا بھاری پن کچھ کم ہو جاتا تھا۔چلنے پھرنے سے دوبارہ ہاتھ پاؤں وزنی محسوس ہونے لگتے۔طالبہ کی مکمل کیس ہسٹری لینے کے بعد بلڈ سی پی بھی کرایا گیا تو خون میں ہیموگلوبن اور فولاد کی کمی پائی گئی۔طبی زبان میں اس حالت کو Femine Oedima کہتے ہیں۔یہ چھوٹا موٹاپا کہلاتا ہے۔اس عارضے میں خون پتلا ہو جاتا ہے اس کے برعکس جسمانی خلیات کا پروٹو پلازمہ گاڑھا ہوتا ہے اس لیے خون کے پانی (پلازمہ) کو خلیاتی پروٹو پلازم عمل نفوذ کے تحت اپنی طرف کھینچ لیتا ہے اس لیے کام کے دوران سوجن ہو جاتی ہے۔جبکہ آرام کرنے پر یہ زائد جذب شدہ سیال واپس خون میں شامل ہو جاتا ہے۔اس مریضہ کو درج ذیل ادویہ استعمال کرائی گئیں:

فیرم میٹ 3x	(Ferrum Met-3x)
فیرم فاس 6x	(Ferrum phos-6x)
سی می سی فیوگا-30	(Cimicifuga-30)

دوا کھانے کے بعد جوں جوں خون کے اجزائے ترکیبی طبعی حالت میں آتے گئے۔ خوراک کی کمی پوری ہوتی گئی۔ سرخ خلیات خون کا شمار طبعی حدوں میں آگیا اور ہیموگلوبن کی فیصد وگرام مقدار خاتون کی ضرورت کے لحاظ سے درست ویلیوز کے مطابق ہوگئی۔ اور وزن بھی عمر وصحت کے لحاظ سے متناسب ہوگیا۔

☆ ایک اسکول کا طالبعلم اپنے ہم عمروں کے مقابلے میں زیادہ کھاتا تھا۔ خاص کر چکنی اور میٹھی چیزوں کو بہت شوق سے کھاتا تھا۔ سستی اور کاہلی بھی پائی جاتی تھی۔ اس کا وزن اس کی عمر اور قد کے لحاظ سے کئی گناہ زیادہ تھا۔ اس لڑکے کا علاج صرف اور صرف ورزش تجویز کیا گیا اور بھوک کو قابو میں لانے کے لیے آئیوڈیم۔۳۰ چند دن استعمال کرائی گئی۔ ایک ماہ بعد بچے کا وزن بالکل نارمل حد میں آگیا۔

ایک پچاس سالہ صاحب دن بدن اپنے بڑھتے ہوئے بدن سے بہت نالاں نظر آرہے تھے۔ یہ صاحب کھانے کے رسیا افراد میں شمار کیے جاتے تھے۔ کیس ہسٹری کے بعد شوگر ٹیسٹ تجویز کیے گئے۔ رپورٹس آنے پر وہی ہوا جس کا خدشہ تھا۔ یعنی یہ صاحب ذیابیطس ٹائپ۔۲ کا شکار ہوگئے تھے۔ یہ صاحب باقاعدہ علاج سے پہلے چورن اور پھکیاں لیتے تھے۔ درج ذیل ادویہ سے تین ماہ کے اندر اندر صرف ذیابیطس کنٹرول ہوگئی بلکہ موٹاپا بھی کم ہوا۔

ایسڈ فاس۔Q (Acidphos.Q)

سائزی جیم۔Q (Syzigium-Q)

☆ ایک کیس اور ملاحظہ فرمایئے۔ ایک بچہ دن بدن موٹا ہوتا جارہا تھا۔ بھوک دن بدن زیادہ ہوتی جارہی تھی۔ جلد کی رنگت سیاہی مائل تھی۔ پوچھنے پر بتایا گیا کہ یہ بچہ پہلے اتنا کالا نہیں تھا۔ کچھ عرصہ سے جلد کا رنگ کالا ہورہا ہے۔ سورج کی روشنی رنگت کو مزید گہرا کرنے کا موجب تھی۔ ہلکی سی چوٹ یا بیماری سے بچہ Collapse ہو جاتا تھا۔ پیٹ میں درد کی شکایت رہتی تھی۔ جسمانی محنت کرنا بچے کے بس سے باہر تھا۔ بچے کے مختلف ٹیسٹ کرائے گئے۔ تو ایڈیسن بیماری (Addisons Disease) کا عارضہ پایا گیا۔ درج ذیل ادویہ سے اللہ تعالیٰ کی ذات نے بچے پر فضل کردیا:

ایڈرینالین۔3x (Adrenaline-3x)

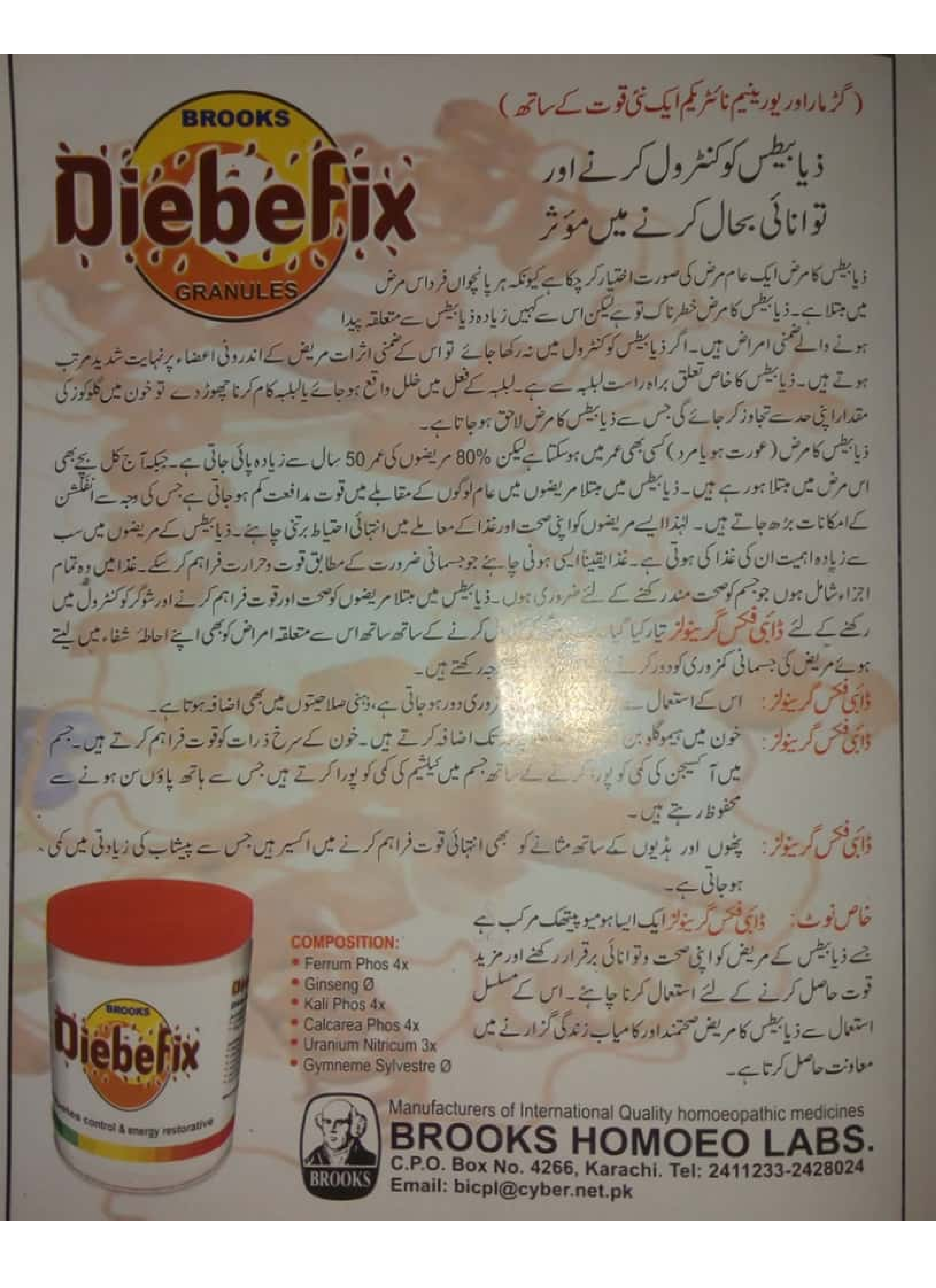
کلکیریا آرس۔3x (Calcarea Ars-3x)

آئیوڈیم۔3x (Iodum-3x)

تینوں ادویہ کو ملا کر دن میں تین مرتبہ استعمال کرایا گیا۔

ٹیوبرکولینم۔200 (Tuberculinum-200)

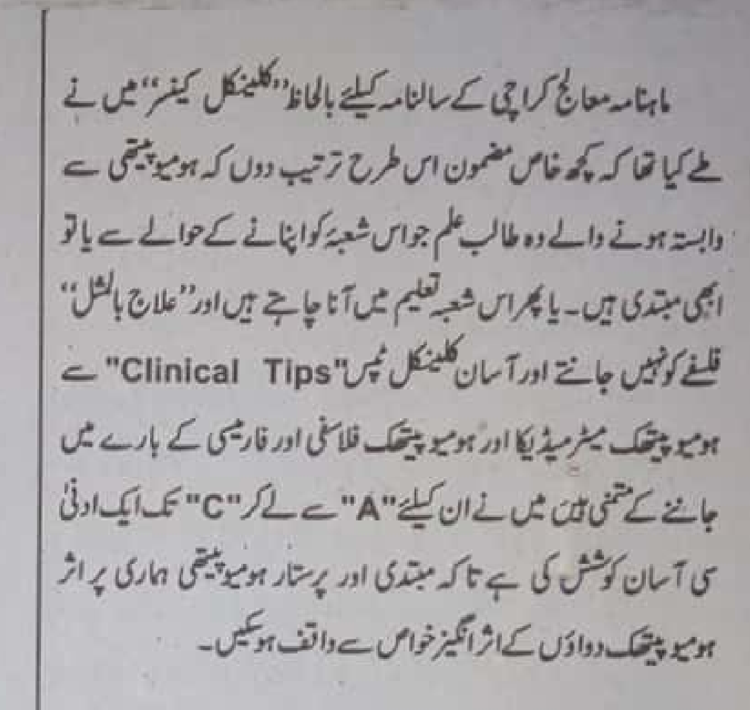
یہ دوا بطور انٹرکرنٹ ریمیڈی کے کبھی کبھار استعمال کرائی گئی۔


(گڑمار اور یورینیم نائٹریکم ایک نئی قوت کے ساتھ)
BROOKS
DiebeFix
GRANULES
ذیابیطس کو کنٹرول کرنے اور
توانائی بحال کرنے میں مؤثر
ذیابیطس کا مرض ایک عام مرض کی صورت اختیار کر چکا ہے کیونکہ ہر پانچواں فرد اس مرض میں مبتلا ہے۔ ذیابیطس کا مرض خطرناک تو ہے لیکن اس سے کہیں زیادہ ذیابیطس سے متعلقہ پیدا ہونے والے ضمنی امراض ہیں۔ اگر ذیابیطس کو کنٹرول میں نہ رکھا جائے تو اس کے ضمنی اثرات مریض کے اندرونی اعضاء پر نہایت شدید مرتب ہوتے ہیں۔ ذیابیطس کا خاص تعلق براہ راست لبلبہ سے ہے۔ لبلبہ کے فعل میں خلل واقع ہو جائے یا لبلبہ کام کرنا چھوڑ دے تو خون میں گلوکوز کی مقدار اپنی حد سے تجاوز کر جائے گی جس سے ذیابیطس کا مرض لاحق ہو جاتا ہے۔
ذیابیطس کا مرض (عورت ہو یا مرد) کسی بھی عمر میں ہو سکتا ہے لیکن 80% مریضوں کی عمر 50 سال سے زیادہ پائی جاتی ہے۔ جبکہ آج کل بچے بھی اس مرض میں مبتلا ہو رہے ہیں۔ ذیابیطس میں مبتلا مریضوں میں عام لوگوں کے مقابلے میں قوت مدافعت کم ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے انفکشن کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔ لہٰذا ایسے مریضوں کو اپنی صحت اور غذا کے معاملے میں انتہائی احتیاط برتنی چاہیے۔ ذیابیطس کے مریضوں میں سب سے زیادہ اہمیت ان کی غذا کی ہوتی ہے۔ غذا یقیناً ایسی ہونی چاہیے جو جسمانی ضرورت کے مطابق قوت و حرارت فراہم کر سکے۔ غذا میں وہ تمام اجزاء شامل ہوں جو جسم کو صحت مند رکھنے کے لئے ضروری ہوں۔ ذیابیطس میں مبتلا مریضوں کو صحت اور قوت فراہم کرنے اور شوگر کو کنٹرول میں رکھنے کے لئے ڈائی فکس گرینولز تیار کیا گیا ... کرنے کے ساتھ ساتھ اس سے متعلقہ امراض کو بھی اپنے احاطۂ شفاء میں لیتے ہوئے مریض کی جسمانی کمزوری کو دور کر ... رکھتے ہیں۔
ڈائی فکس گرینولز: اس کے استعمال سے ... روری دور ہو جاتی ہے، ذہنی صلاحیتوں میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔
ڈائی فکس گرینولز: خون میں ہیموگلوبن ... تک اضافہ کرتے ہیں۔ خون کے سرخ ذرات کو قوت فراہم کرتے ہیں۔ جسم میں آکسیجن کی کمی کو پورا کرنے کے ساتھ جسم میں کیلشیم کی کمی کو پورا کرتے ہیں جس سے ہاتھ پاؤں سن ہونے سے محفوظ رہتے ہیں۔
ڈائی فکس گرینولز: پٹھوں اور ہڈیوں کے ساتھ مثانے کو بھی انتہائی قوت فراہم کرنے میں اکسیر ہیں جس سے پیشاب کی زیادتی میں کمی ہو جاتی ہے۔
خاص نوٹ: ڈائی فکس گرینولز ایک ایسا ہومیوپیتھک مرکب ہے جسے ذیابیطس کے مریض کو اپنی صحت و توانائی برقرار رکھنے اور مزید قوت حاصل کرنے کے لئے استعمال کرنا چاہیے۔ اس کے مسلسل استعمال سے ذیابیطس کا مریض صحتمند اور کامیاب زندگی گزارنے میں معاونت حاصل کرتا ہے۔
COMPOSITION:
* Ferrum Phos 4x
* Ginseng Ø
* Kali Phos 4x
* Calcarea Phos 4x
* Uranium Nitricum 3x
* Gymneme Sylvestre Ø
BROOKS
Diebefix
control & energy restorative
Manufacturers of International Quality homoeopathic medicines
BROOKS HOMOEO LABS.
C.P.O. Box No. 4266, Karachi. Tel: 2411233-2428024
Email: bicpl@cyber.net.pk
BROOKS

ہومیوپیتھی سے وابستہ ہونے والے طالب علموں کے لیے خاص الخاص

آسان کلینکل ٹپس

ڈاکٹر [illegible] ایرانی۔ کاشف۔ کراچی۔


ماہنامہ معالج کراچی کے سالنامہ کیلئے بالحاظ ''کلینکل کینسر'' میں نے طے کیا تھا کہ کچھ خاص مضمون اس طرح ترتیب دوں کہ ہومیوپیتھی سے وابستہ ہونے والے وہ طالب علم جواس شعبۂ کواپنانے کے حوالے سے یاتو ابھی مبتدی ہیں۔ یاپھراس شعبہ تعلیم میں آنا چاہتے ہیں اور ''علاج بالمثل'' فلسفے کونہیں جانتے اور آسان کلینکل ٹپس "Clinical Tips" سے ہومیوپیتھک میٹرمیڈیکا اور ہومیوپیتھک فلاسفی اور فارمیسی کے بارے میں جاننے کے متمنی ہیں میں نے ان کیلئے "A" سے لے کر "C" تک ایک ادنیٰ سی آسان کوشش کی ہے تاکہ مبتدی اور پرستار ہومیوپیتھی ہماری پراثر ہومیوپیتھک دواؤں کے اثرانگیزخواص سے واقف ہوسکیں۔

A) ایکونائیٹ:

ہماری یہ دوا پیشاب آور Diuretic اثرات بھی رکھتی ہے۔ اچانک پیشاب بند ہوجانے کی حالتوں میں جبکہ اس علامت مرض کی وجہ بیرونی موسمی اثرات گرمی یاسردی وغیرہ ہوں۔ تواس دواسے محیر العقول اثرات حاصل کیے جاسکتے ہیں۔ ایک مریض بچہ سردیوں کے موسم میں کلینک لایا گیا۔ اس کا پیشاب بند ہوگیا تھا۔ Aconite کی خوراک دینے کے بعد اس کا پیشاب جاری ہوگیا۔

B) بیلاڈونا:

حاد حالات مرض، مع جلن، خراش پذیری، سرخی کا غلبہ، درد اور خشکی



(بالخصوص کھلے حصوں پرخشکی اور ڈھکے ہوئے حصوں پر قدرے نمی) سوجن اور متعلقہ سوزش عضو میں کارکردگی کا نہ ہونا تو دوا بیلاڈونا کے علاوہ کوئی اور نہیں ہوسکتی۔ Itis یعنی سوزش "Inflammation" کی Acute حالتوں میں یہ بڑی نابغۂ روزگار دوا ہے۔ ایک بچہ ہمارے کالج کی ڈسپینسری میں حلق کی سوزش میں لایا گیا۔ بیلاڈونا کی مکمل مرضیاتی تصویر تھا۔ ہم نے On the spot ڈیوٹی پرموجود ڈی ایچ ایم ایس فائنل ایئر کے طالب علموں کومتعلقہ Briefing کے بعد Bell-30 کی چند ننھی منی میڈیکیٹڈ گولیاں دلوائیں۔ بچہ گلے کے درد، خشکی اور گلے کے عضلات میں Spasms کے باعث تھوک بھی نہیں نگل پارہا تھا۔ تھوڑے توقف کے بعد بتدریج علامات مرض میں تخفیف کے بعد بہتری کی طرف گامزن ہوگیا۔



دوا دینے کے بعد ہم نے اپنے کالج سے ملحقہ ہسپتال میں بچے کو داخل کروا دیا۔ جب میں اپنے طلبہ کے ساتھ دوپہر اور شام کے وزٹ پر گیا۔ تو بچہ وارڈ میں بھاگ دوڑ کر کھیل کود میں مصروف تھا اور والدین ڈسچارج سلپ لینے کیلئے بیتاب تھے اور داخل مریضوں کی درخواست تھی کہ اس نے مریضوں کی طبع پر شور و غل اور اچھل کود سے ناگوار اثرات مرتب کیے ہوئے ہیں۔ ہمارے اسٹوڈنٹس نے ہومیوپیتھی کے سریع الاثر پر کامل یقین ''باقاعدہ عملی طور'' اسم بامسمّی حاصل کی۔

C) کیمومیلا:

اس دوا کو ہومیوپیتھی کی ناک Nose of homoeopathy ہمارے ممدوح ہومیوپیتھی ڈاکٹر کینٹ نے قرار دیا۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ ایک امیر و کبیر ایلوپیتھی کی دلدادہ فیملی کا بچہ اپنے گھر والوں کے لیے اودا، نیلا، پیلا اور سرخ رنگ بدل کر پریشان کرنے والا بچہ بنا ہوا تھا۔ روایتی Sedatives سے بچہ نیند میں جا کر کچھ لمحہ گھر میں عارضی سکون کا باعث ہوتا تھا۔ لیکن روایتی دوا کے اثرات موقوف ہونے پر پہلے سے زیادہ چڑچڑا، بدتمیز، چیخ چیخ کر امیروں کے محل نما کمروں میں چیخ و پکار اور اٹھا پٹخ سے اور زبردست Eco-Effects سے کوئی بھوت بنگلے کا منظر پیش کر رہا تھا۔ والدین، آیا، ملازم اور تمام گھر کے مکین اس گونجدار سمع خراشی کے متحمل تو نہیں تھے لیکن چار و ناچار ناگوار اثرات کے ساتھ برداشت کرنے پر مجبور تھے۔ متعلقہ دوا کی کمپنی کے کیس نہ کر دینے کے باعث اس روایتی دوا کے نام سے اجتناب کر رہا ہوں کہ ان کو ناراض کرنا میرا مطلوب ہرگز بھی مقصد نہیں ہے۔ بلکہ اخلاقی ذمہ داری ہے۔ اپنے اسٹوڈنٹس کو ہم Community Oriented کرنا چاہتے ہیں۔ لہٰذا اپنی طلبہ کی ٹیم کے ساتھ ہم اس بچے کے گھر پہنچے۔ لمحہ بھر توقف کے لیے خاموش ہو کر بچے نے ہم کو دیکھا اور پھر وہی راگنی پر اتر آیا۔ ہسٹری لینے پر عمر کے لحاظ سے دانت نکلنے کے زمانے کی تکالیف اور اسی وقت آیا اس کا خراب Pamper اتارنے کی کوششوں میں مصروف تھی۔ تو مزاحمت کے بعد جب وہ کامیاب ہوئی پیمپر پر Absorbed Stool کیمومیلا کے سبز پاخانے کی پکچر پیش کر رہا تھا۔ والدین نے اسے روایتی شربت جو کہ نیند اور الرجی کے اثرات کیلئے اکسیر ہے دکھایا کہ ہم اس کے Double Dose دے چکے ہیں۔ ہم نے اس کو بند کروایا۔ اور Chamomilla 30c کے چھوٹی چھوٹی دوائی زدہ گلوبیولز کی ایک خوراک بچے کو دلوائی۔ جو اس نے قدرے حجت کے ساتھ لی اور اس میں سے بھی چند گولیاں ادھر ادھر لڑھک کر گر گئیں اور کچھ تو ناک سے نکلنے اور منہ سے نکلنے والے مواد کے اطراف چپک گئیں۔ بچے نے پہلے تو ان کو منہ سے نکالنا چاہا۔ لیکن کچھ ذائقے کے احساس سے (اور شاید رب کو ہماری عزت رکھنی مطلوب تھی) کی وجہ سے بہ رغبت لینے پر مجبور ہو گیا۔ (ہم تو اس کے فوری اثرات الحمدللہ بارہا دیکھ چکے ہیں) لیکن ہماری برگر فیملی کے افراد اور اسٹوڈنٹس پر مبنی ٹیم نے لمحہ بہ لمحہ بچے کے چہرے پر آئی ہوئی تبدیلی کو محسوس

کیا۔ بچہ ایک دم خراش پزیری کی حد تک بے چین پاؤں ڈھیلے اور آرام دہ حالت میں لایا۔ اور گاہے بہ گاہے ادھر ادھر نگاہیں گھماتا رہا اور ہلکے ہلکے غنودگی کا غلبہ آیا اور نیند میں، جی ہاں پرسکون نیند میں چلا گیا۔ بڑے بڑے محل نما کمروں میں چیخوں کی گونج سمٹیں اور خاموشی آئی تو لگا کہ طوفان کے بعد جو توڑ پھوڑ اور شور ہوا تھا وہ تھم سا گیا۔ ہم بھی ڈرے سہمے اس معجزاتی اثرات کے متمنی تھے اور بچے کے والدین ہومیوپیتھی کے خلاف اور خائف تھے۔ اپنی ایک رشتہ دار کی سفارش پر ہمیں Call کیا تھا۔ قدرے قدرے خوش اور قدرے قدرے خائف اور شرمندہ تھے۔ خاموشی کی اس سرد فضا کو بھی انہی نے توڑا۔ ڈاکٹر صاحب یہ کوئی Narcotic Drug تو نہیں۔ والدہ بولیں کہیں آپ نے Cortisone تو نہیں دے دیا۔ دادا، دادی ایک ساتھ (جو دراصل Grand Pa & Grand Ma تھیں) گویا ہوئیں اس دوا کے کہیں خطرناک Side Effects تو نہیں ہوں گے۔ ہم تو غصے کی وجہ سے اندر ہی اندر کھول اٹھے۔ بحیثیت معالج اور استاد (مریض اور اس کے لواحقین اور شاگردوں کے جم غفیر) میں اپنے آپ کو Cool & Calm رکھنے کی حتی المقدور کوششیں کر کے اپنے آپ کو باتمیز اور موقع کے مناسبت سے وضعدار بنایا اور ان کے تمام خدشاتی سوالوں کا جواب Scinetific Way میں دیا اور اپنے طالب علموں کو Community Visits کیلئے مہیا کی گئی وین میں بیٹھا کر واپس کالج لے آئے۔ بعد میں وہ والدین معذرت اور شکریہ ادا کرنے کے لیے کالج آئے اور اب باقاعدہ ہمارے کالج کی ڈسپنسری اور ہسپتال سے علاج کرواتے ہیں۔ مضمون کے اختتام پر بھی ہم اس سے بچے کے دادا یعنی Grand Pa کے فوری اور فی البدیہہ کیس پر کرتے ہیں۔ جب وہ شکریہ اور معذرت کیلئے آئے تو گویا ہوئے ہمارے پوتے کو تو آپ نے ہمارے گھر کا تمیزدار اور سمجھدار بچہ بنا ہی دیا ہے لیکن میرا فوری کیس حل کریں تو جانوں۔

وہ تو جانے خود ٹھیک ہو گیا یا آپ کی دوا نے کیا۔ اور پھر وہ تو ابھی نا سمجھ چھوٹا ہے Explain بھی نہیں کر سکتا۔ ابھی ابھی آپ کے پاس آنے سے قبل میں نے تازہ بہ تازہ بنوا کر پان کھایا تھا۔ چونے کی زیادتی سے زبان کٹ گئی ہے، بڑی تکلیف ہے۔ ہمارے اسٹوڈنٹس کے سامنے ہمارا ایک اور امتحان تھا۔ ہم نے بچوں کو کہا کہ موصوف کو کلکیریا کارب کی 30 کی طاقت میں دوا سے منجذب شدہ شوگر آف ملک کی ایک خوراک فوری دی جائے۔ ہمارے سٹوڈنٹس نے فوری فارمیسی کا رخ کیا اور درخواست کردہ انداز میں ایک خوراک محترم کے منہ میں کلی کروا کے منہ صاف کرنے کے بعد دلوائی۔ بخدا وہ خوراک لینے کے تھوڑی دیر بعد ہی بول اٹھے، واہ! سبحان اللہ فوری آرام آ گیا۔ کیونکہ چونے کی بالشل Cal-Carb30 ہی تو ہے۔

کامیاب ہومیو پیتھک ڈاکٹر

ہومیو ڈاکٹر سید مجتبیٰ حسین زیدی۔ کراچی

ہر ہومیو پیتھک ڈاکٹر کی دلی خواہش ہوتی ہے کہ وہ کامیاب ڈاکٹر بنے۔ کامیابی حاصل کرنے کیلئے انتھک محنت اور لگن کی ضرورت ہوتی ہے۔ جو ہر ڈاکٹر کو کرنی چاہیے۔ میں ہومیو پیتھ کیسے بنا۔ ایک گھر کے واقعے سے متاثر ہو کر میں ہومیو پیتھ بنا۔ واقعہ کچھ اس طرح ہے کہ میں ایک آفس میں کام کرتا تھا۔ میری اہلیہ کو دوران حمل ایک ڈاکٹر نے آئرن کا انجکشن کولہے پر لگایا۔ دو چار دن میں وہ پک گیا۔ اہلیہ کا چلنا پھرنا مشکل ہو گیا۔ پوری ٹانگ متاثر ہو گئی۔ میں نے اپنے آفس کے ڈاکٹر سے رجوع کیا۔ ڈاکٹر نے درد ختم کرنے والی اور اینٹی بائیوٹک کیپسول دیئے جو میں نے تقریباً سات دن تک اہلیہ کو کھلائے لیکن بجائے افاقہ کے دن بدن تکلیف بڑھتی گئی۔ میں نے ڈاکٹر سے رجوع کیا۔ ڈاکٹر نے کہا تم ایک لاکھ روپے کی دوا کھلا دو، تمہاری بیوی ٹھیک نہیں ہوگی۔ بہتر یہ ہے کہ انہیں اسپتال میں داخل کرا دو۔ وہاں ان کا آپریشن ہوگا، تب یہ ٹھیک ہوں گی۔ میں پریشان ہو گیا۔ سوچا اگر اسپتال میں داخل ہو گئی تو بچوں کو کون دیکھے گا۔ میں اکثر شوقیہ ہومیو پیتھک کی کتابیں پڑھتا رہتا تھا۔ یہ سوچ کر کے کیوں نہ ہومیو پیتھک کو آزمایا جائے۔ میں صدر میں ایک ہومیو پیتھک اسٹور پر گیا میں نے اسٹور سے ایک ڈرام سلیشیا 3x اور ایک ڈرام ہیپر سلفر 200 لیا۔ جو اس وقت تقریباً دونوں دوائیں پانچ روپے میں آئیں۔ میں گھر آ گیا۔ اہلیہ سے کہا پہلے ہر تین گھنٹے بعد سلیشیا 3x کی چار گولیاں چوسیں تقریباً دو تین دن میں۔ پیر سے تمام پیپ باہر نکل گئی اس کے بعد میں نے ہیپر سلفر ہر چار گھنٹے بعد دینا شروع کیا۔ مجھے انتہائی تعجب ہوا کہ صرف پانچ روپے میں اہلیہ صحت یاب ہو گئی۔ تقریباً اس واقعہ کو



پندرہ سال ہو گئے۔ آج تک اہلیہ ٹھیک ہے۔ اس واقعہ سے متاثر ہو کر میں نے ہومیو پیتھک کالج میں داخلہ لے لیا۔ چار سال مکمل کرنے کے بعد میں نے ایک چھوٹی سے کلینک کھول لی جو بفضل ربی بخوبی چل رہی ہے۔ تقریباً سوسوا سو مریض روزانہ دیکھ لیتا ہوں۔ شفاء منجانب اللہ ہوتی ہے لیکن میں مریض کو دلچسپی کے ساتھ دیکھتا ہوں تاکہ وہ ٹھیک ہو جائے۔ اس پیشہ میں سب سے اہم چیز تشخیص ہوتی ہے اگر آپ نے مرض صحیح طریقے سے تشخیص کر لیا تو آپ آسانی سے دوا دے سکتے ہیں۔ مریض یقیناً ٹھیک ہو جائے گا۔ ایسے بہت سے واقعات ہیں جو میں معالج کے لیے تحریر کرتا رہوں گا۔ میں تمام ہومیو پیتھک ڈاکٹروں سے گزارش کروں گا کہ وہ ایسے تمام واقعات جو پریکٹس کے دوران وقوع پذیر ہوئے ہوں تحریر کرتے رہا کریں تاکہ دوسرے ہومیو پیتھ اس سے مستفید ہو سکیں۔



A Case of Stye

(Cured in 24 hours)

By Dr. MAS - Gujrat

The mother of this patient reported his son case at our college hospital. I was In the group of medical officers who examine the patient under the guidance of a high- ranking supervisor. The supervisor after examining the patient said, "This is a case of 24 hours treatment; and must be cured with homeopathy". For clinical observation patient was detained at hospital. We took the case as a challenge and examine the patient. The patient had the following symptoms.

Case Reg. No. 7:

Patient Name: xyz, Gender: Male, Age: 7 Years,

Noted Symtoms:

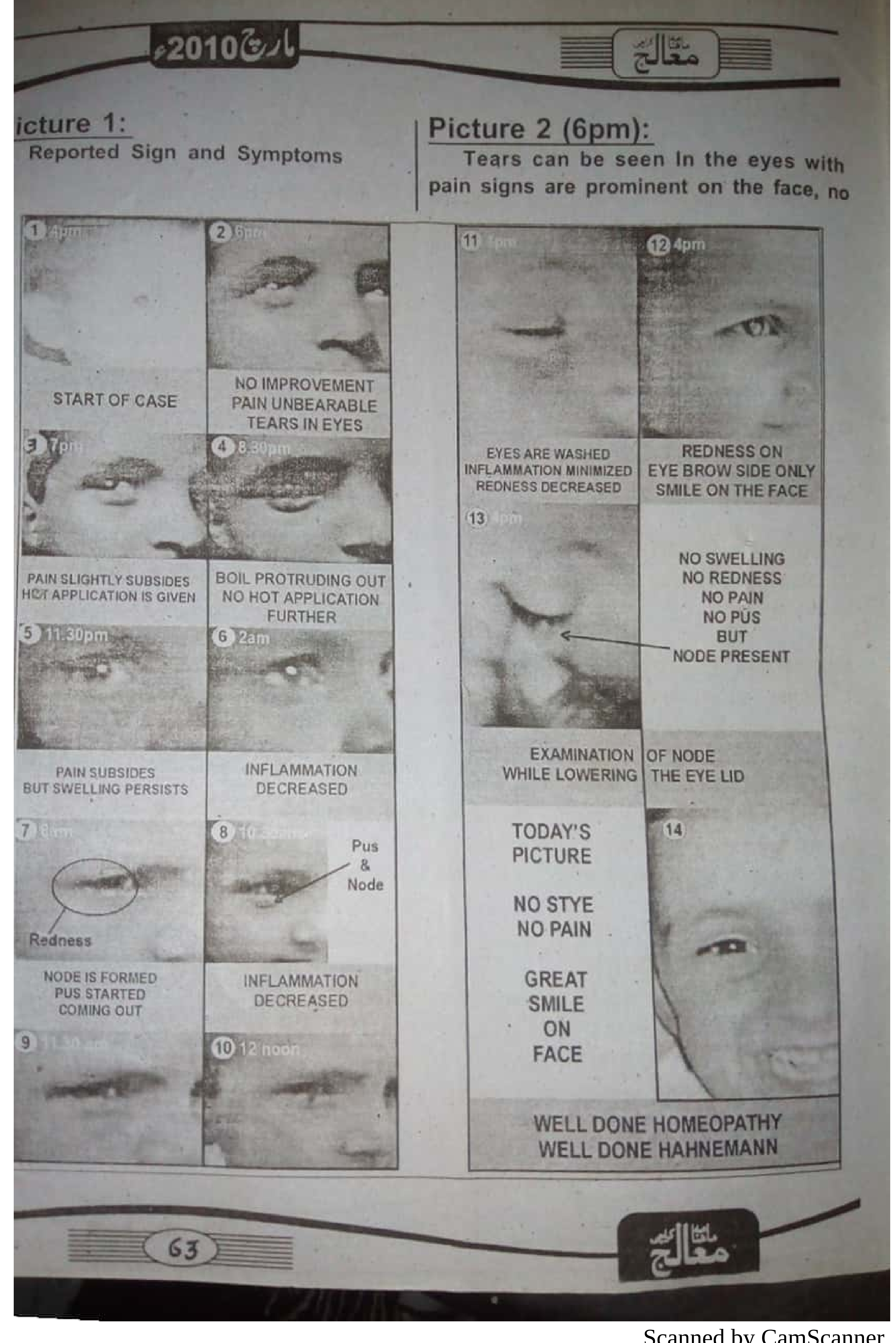
- ☆ stye on lower lid
- ☆ Left eye
- ☆ Severe Pain
- ☆ Soreness around eye
- ☆ Redness of eye lid
- ☆ Redness of left eye brow
- ☆ Swollen lower lid surrounding area
- ☆ Crying bitterly
- ☆ Earlier used OTC (Oxytetracycline) and Ibuprofen
- ☆ History of recurrent styes on both eyes one after another
- ☆ This time on lower lid left eye.
- ☆ Throbbing / sharp pain without pus.
- ☆ Very sensitive to touch
- ☆ Heat application ameliorate

Case Evaluation:

Redness, severe pain and stye with no pus refer to Belladonna. Sensitiveness and sharp pain demands Hep sulph. This also helps in aborting pus in lower potency eke 6c. It also subsides pain. Hot application gives relief is the notable symptom of silicia. Tendency of formation of stye represents in arnica and Staphy. No pus was present so rule out Calc sulph and Silicea. Boil was red and not blue so Lachesis cannot be considered, although sensitive to touch that can be found in Lachesis. In puts the styes appear in upper lid. Staphy is head remedy for recurrent styes and for chronic cases.

Prescription:

Keeping in view of sensitiveness and suppuration (this sensitiveness was actually the cause of pain) of the case and recurrence factor, Hep Sulp 6c was prescribed every half an hour this is very a suitable remedy for first stage of pus formation Let's see go through the case picture to picture.



icture 1:

Reported Sign and Symptoms

Picture 2 (6pm):

Tears can be seen In the eyes with pain signs are prominent on the face, no

Improvement

Picture 3 (7pm):

Slight Improvement, Pain slightly subsides Hot Application was also given to minimize the pain intensity .

Picture 4 (8.30pm):

Boll IS protruding out No further hot application

Picture 5 (11.30pm):

Swelling stall persists but pain subsides (Night Picture)

Picture 6 (2am):

Swelling Decreased Patient is stall awaking.

Picture 7 (8am):

Node has developed, Pus has started coming out. Eearly Morning Picture)

Picture 8 (10.30am):

Pus has completely formed, Redness around lower eye lid also decreased, No pain, A sigh of relief of pain with little smile on the face

Picture 9 (11.30am):

Pus is coming out, pain is bearable

Picture 10 (12 noon):

Dralnage of Pus complete with small blood at end

Picture 11 (1 am):

Eyes are washed, swelling has been decreased and redness IS also minimized Patient Is taking sound sleep after remained In discomfort for one complete night

Picture 12 (4 am):

Redness only persists on left eyebrow only No stye except remaining of stye (node) not In picture but can be seen If lower lb Is pushed down Little smile on face, Medicine stopped

Picture 13 (4am):

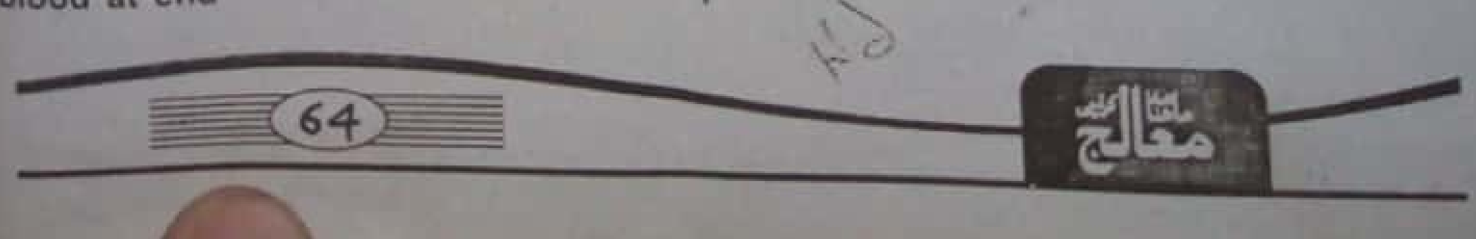
Examination of lower lb See node Inside of lid No Swelling, No Redness, except after effects of Styes Siight discoloration of skin around eyebrow and lower lid Patient was despatched at home after 24 hours treatment Treatment was Involved medication and management

Picture 14 (Today):

This picture was taken today Great smile can be seen No Paln, No Stye Well donel Homeopathy & Well donee Hahnemann

Reference:

BHMS Lesson Plan "How to treat Styes" by Dr. MAS.





بغیر آپریشن
Superior Turnibate
Ethmoid sinus
Middle turbinate
Orifice of Maxillary sinus
Inferior turbinate
Maxillary sinus
ناک کی ہڈی کا کامیاب علاج
جی ہاں!
اب استعمال کیجئے مؤثر نباتات سے
تیار شدہ ایک ایسا فارمولا جو
آپ کو ناک کے بے شمار مسائل
سے بیک وقت نجات دلا دے۔
سائینو زپیکس۔ سائینو زائٹس اور
اس سے متعلقہ شکایات جیسے موسمی یا
دائمی نزلہ، الرجی، زکام یا ناک کی
جھلی میں خراش، سب ہی کو رفع
کرنے میں نہایت کارگر۔ اس کی
بدولت آپ کو بے چینی اور بے
آرامی سے مستقل چھٹکارا مل جائے
گا اور چین کا سانس نصیب ہوگا۔
IMPORTED FROM FRANCE
No Side Effects
SINUSPAX
SINUSITES
60 comprimés
Lehning
Lehning
French Homeopathic Laboratory